مقدمه: حج کی فضیلت اور اہمیت 4
پہلی فصل:کلیات 6
حج کا وجوب اوراس کو ترک کرنے کا حکم 6
حج اور عمرہ کی اقسام 7
حج تمتع اور حج افراد و قران کے درمیان فرق 8
حج افراد اور قِران 10
حج افراد اور قِران کے استفتاءات 11
حج تمتّع کا خاکہ 12
حج تمتع کے عمومی احکام 14
دوسرا باب: واجب حج (حجّۃ الاسلام) 16
حج کے واجب ہونے کے شرائط 17
عقل اور بلوغ 18
استطاعت 19
الف: مالی استطاعت 20
ب ۔ استطاعت بدنی 25
ج ۔ راستے کی استطاعت 26
د ۔ استطاعت زمانی 27
استطاعت کے بارے میں استفتاءات 28
تیسرا باب: حج نیابتی (کسی کی طرف سے حج کرنا) 31
نائب کے شرائط 33
منوبٌ‌عنہ کے شرائط 34
نیابت کے احکام 35
نیابت سے متعلق چند استفتائات 38
چوتھا باب: عمرۂ تمتّع کے اعمال 41
اوّل: احرام 42
عمرۂ تمتع کے احرام کے میقات 43
میقات سے متعلق مسائل 45
میقات سے متعلق استفتاءات 47
واجبات احرام 49
اول: احرام کے دو جامے پہننا 49
دوم ۔ نیت 51
سوم ۔ لبّیک کہنا 53
احرام کے استفتائات 55
مستحبّات احرام 56
مکروھات احرام 57
محرّمات احرام 58
مردوں سے مخصوص محرمات 60
1۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا 60
2۔ ایسا کفش یا جوتا پہننا جو پورے پاؤں کو ڈھانپ لے 61
3۔ سر ڈھانپنا 62
4۔ سر پر سایہ کرنا 63
خواتین کے لیے مخصوص محرمات 64
5۔ چہرہ چھپانا 64

6۔ دستانے پہننا 65
مرد و خواتین دونوں کے مشترک محرمات 66
7۔ خوشبو کا استعمال 66
8۔ آئینے میں دیکھنا 67
9۔ زینت کرنا 68
10۔ بدن پر تیل لگانا 69
11۔ بدن کے بال صاف کرنا 70
12۔ ناخن کاٹنا 71
13۔ بدن سے خون نکالنا 72
14۔ فسوق 73
15۔ جدال (اللہ کے نام کی قسم) 74
16۔ بدن پر موجود حشرات کو مارنا 75
17۔ حرم کے درخت اور گھاس اکھاڑنا 76
18۔ اسلحہ ساتھ رکھنا 77
19۔ صحرائی جانوروں کا شکار 78
20۔ نکاح (عقد ازدواج) 79
21۔ جماع 80
22۔ استمناء (خود ارضائی) 81
23۔ پانی میں سر ڈبونا 82
کفاروں کے احکام 83
محرّمات احرام کے بارے میں استفتاءات 84
مکۂ مکرمہ کے آداب اور مستحبات 88
دوم طواف 89
طواف کے شرائط 90
اول: نیت 91
دوم۔ حدث اکبر و اصغر سے پاک ہو 92
طہارت میں شک 94
سوم: بدن اور لباس پاک ہو 95
چہارم: ختنہ شدہ ہو 97
پنجم: شرم گاہ چھپائے 98
ششم: لباس طواف غصبی نہ ہو 99
ہفتم: طواف موالات کے ساتھ ہو 100
طواف کے واجبات 101
طواف ترک کرنے اور اس میں شک کے احکام 104
طواف سے متعلق استفتاءات 106
طواف کے آداب اور مستحبات 109
سوّم: نماز طواف 110
نماز طواف کے آداب اور مستحبات 112
مستحب طواف 113
مستحب طواف کے استفتائات 114
چوتھا: سعی 115
استفتائات سعی 117

سعی کے آداب اور مستحبات.... 119
پنجم: تقصیر.... 121
عمرۂ تمتّع اور حجّ تمتّع کے مشترک احکام.... 122
عمرۂ تمتّع اور حج کے مشترک احکام سے متعلق استفتاءات.... 123
آٹھواں: منی میں رات گزارنا.... 125
پانچواں باب: حج تمتّع کے اعمال.... 127
اوّل: احرام.... 127
دوم: عرفات میں وقوف.... 129
وقوف عرفات کے آداب اور مستحبات.... 130
سوم: مشعرالحرام (مزدلفہ) میں وقوف.... 132
مشعرالحرام میں وقوف سے متعلق استفتاءات.... 133
وقوف مشعر الحرام کے آداب اور مستحبات.... 134
چوتھا عمل: جَمرۂ عَقبہ کی رَمی.... 135
رمی جمرات سے متعلق استفتاءات.... 137
رمی جمرات کے آداب اور مستحبات.... 139
پنجم: قربانی.... 140
قربانی سے متعلق استفتائات.... 142
ششم: تقصیر یا حلق.... 144
استفتاءات تقصیر و حلق.... 146
ہفتم مکہ کے اعمال.... 147
آٹھواں: منی میں رات گزارنا.... 149
آٹھواں: منی میں رات گزارنا.... 151
بیتوتہ کے بارے میں استفتائات.... 153
منی کے آداب اور مستحبات.... 155
نواں:تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا.... 156
رمی جمرات سے متعلق استفتائات.... 158
مکہ اور منی سے خارج ہونے سے متعلق استفتائات.... 159
چھٹا باب: عمرہ مفردہ.... 160
عمرۂ مفردہ کے بارے میں استفتائات.... 162
متفرق استفتائات.... 165
رہبر معظم شہید امام خامنہ ای کے بیانات اور پیغامات سے چند اقتباسات.... 170

شریعتِ اسلام میں حج مخصوص عبادتوں کا ایک مجموعہ ہے، جو اسلام کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے: «بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلَی خَمْسٍ عَلَی الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصَّوْمِ وَ الْحَجِّ وَ الْوَلَایَةِ»[1]

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: نماز، زکات، روزہ، حج اور ولایت۔

حج خواہ واجب ہو یا مستحب، بڑی فضیلت اور بےشمار اجر و ثواب کا حامل ہے۔ نبی اکرم صلی سے حج کی فضیلت میں بہت سی روایات منقول ہیں۔)

امام جعلیہ السلام () فرماتے ہیں:

»الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللَّهِ إِنْ سَأَلُوهُ أَعْطَاهُمْ وَ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَ إِنْ شَفَعُوا شَفَّعَهُمْ وَ إِنْ سَكَتُوا ابْتَدَأَهُمْ وَ يُعَوَّضُونَ بِالدِّرْهَمِ أَلْفَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.«[2]

حج اور عمرہ ادا کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اگر کچھ مانگیں تو اللہ عطا کرتا ہے ؛ دعا کریں تو مستجاب ہوتی ہے ؛ کسی کے حق میں شفاعت کریں تو اللہ قبول کرتاہے اور اگر کچھ نہ کہیں تو بھی اللہ خود ان پر کرم فرماتا ہے اور (حج پر خرچ ہونے والے) ایک درہم کے بدلے اللہ اسے دس لاکھ درہم عطا کرتا ہے۔

حج دین اسلام کے اہم ترین واجبات اور شریعت کے ارکان میں سے ہے اور ایک ایسا فریضہ ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ گویا دین کے تمام فردی، اجتماعی، زمینی، آسمانی، تاریخی اور عالمی پہلوؤں کو حج میں سمیٹنا مقصود ہے۔ حج میں ایسی معنویت ہے جو تنہائی یا گوشہ نشینی سے دور ہے ؛ ایسا اجتماع ہے جس میں لڑائی جھگڑا، بدگوئی اور بدخواہی کا شائبہ نہیں۔ ایک طرف انسان کا دل اللہ سے راز و نیاز، دعا اور ذکر سے لبریز ہوتا ہے، تو دوسری طرف لوگوں سے محبت اور تعلق بھی برقرار رہتا ہے۔

حاجی ایک آنکھ سے ماضی میں جھانکتا ہے اور حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل اورحضرت ہاجرہ کے ساتھ پیش آنے والے واقعات اور رسول خدا کا فاتحانہ انداز میں ا بتدائے اسلام کے مومنین کے جھرمٹ میں مسجد الحرام میں داخل ہونےکے مناظر کو خیال میں لاتا ہے اور دوسری آنکھ سے اپنے آس پاس مؤمنوں کا جم غفیر دیکھتا ہے، جو سب ایک دوسرے کے مددگار اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے متمسک ہیں۔

حج پر غور و فکر کرنے سے انسان اس یقین پر پہنچتا ہے کہ دین کے بہت سے اہداف اوربشریت کے لئے اس کی آرزوئیں اس وقت پورے ہو سکتی ہیں جب اہل ایمان آپس میں تعاون، یکجہتی اور ہم آہنگی کا جذبہ پیدا کریں۔اگر باہمی تعاون اور ہمدلی کا یہ جذبہ قائم ہو جائے، تو دشمنوں

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

کی سازشیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔

---

[1]. وسائل الشیّعه، ج1، ص13، باب1، ح1

[2]. الکافی، ج4، بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَ ثَوَابِهِمَا، ص255، ح14

حج کا وجوب اوراس کو ترک کرنے کا حکم

مسئلہ1۔ حج دین کے یقینی احکام میں سے ہے، اور اس کا واجب ہونا قرآن و سنت میں موجود بہت سے دلائل کی روشنی میں ثابت ہوچکا ہے۔

مسئلہ2۔ اگر کوئی شخص حج کی شرائط پوری ہونے اور اس کے واجب ہونے پر علم رکھنے کے باوجود حج ادا نہ کرے تو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: میفرماید: «وَلِلّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ» [1]؛

اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا واجب ہے اگر اس راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو کافر ہوجائے تو خدا تمام عالمین سے بے نیاز ہے ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام] فرماتے ہیں: «مَنْ مَاتَ وَ لَمْ يَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذَلِكَ حَاجَةٌ تُجْحِفُ بِهِ أَوْ مَرَضٌ لَا يُطِيقُ فِيهِ الْحَجَّ أَوْ سُلْطَانٌ يَمْنَعُهُ فَلْيَمُتْ يَهُودِيّاً أَوْ نَصْرَانِيّاً.»[2]

"جو شخص حج اسلام (یعنی واجب حج) ادا کیے بغیر مر جائے، جبکہ نہ اسے کوئی سخت ضرورت ہو، نہ ایسا مرض جو اسے حج سے عاجز کر دے، اور نہ کوئی ظالم حکومت ہو جو اسے روکے، تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا۔

---

[1]. سورہ ی آل عمران، آیہ ی 97 کا ایک حصہ

[2] تهذيب الاحكام، ج5، بَابُ كَيْفِيَّةِ لُزُومِ فَرْضِ الْحَجِّ مِنَ الزَّمَانِ ، ص17

مسئلہ3۔ حج کی دو اقسام ہیں: واجب اور مستحب۔ اسی طرح جو حج انسان انجام دیتا ہے، وہ یا اس پر خود واجب ہوتا ہے اور اپنے لیے انجام دیتا ہے، یا کسی اور پر واجب ہوا ہے اور اس کی نیابت میں کرتا ہے۔ اس قسم کے حج کو "حجِ نیابتی" کہتے ہیں۔

مسئلہ4۔ شریعتِ اسلام میں ہر وہ مسلمان جو حج کی استطاعت رکھتا ہو، اس پر زندگی میں ایک بار حج بجالانا واجب ہے جس کوحجۃالاسلام کہا جاتا ہے۔ حج باطل ہونے یا نذر وغیرہ کی وجہ سے بھی حج واجب ہونا ممکن ہے۔

مسئلہ5۔ حج تین قسموں یعنی تمتّع، افراد اور قِران میں تقسیم ہوتا ہے۔

پہلی قسم، یعنی حجِ تمتّع، ان لوگوں پر واجب ہے جن کا وطن مکہ سے 48 میل (تقریباً 82 کلومیٹر) سے زیادہ دور ہو۔

دوسری اور تیسری قسم یعنی افراد اور قِران، ان لوگوں پر واجب ہے جو مکہ کے رہائشی ہوں یا ان کی رہائش گاہ کا مکہ سےفاصلہ مذکورہ مسافت سے کم ہو۔

مسئلہ6۔ حج تمتع، حج قِران اور اِفراد سے بعض اعمال میں مختلف ہے۔ حج تمتع، عمرہ اور حج پر مشتمل ایک عبادت ہے ۔ اس کا پہلا حصہ عمرہ تمتع ہے جو حج پر مقدم ہوتا ہے اور عمرہ و حج کے درمیان فاصلہ زمانی بھی پایا جاتا ہےاگرچہ مختصر کیوں نہ ہو اور اس فاصلے میں انسان احرام سے باہر آجاتا ہے اور وہ سب چیزیں جو احرام کی حالت میں حرام تھیں، حلال ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسے حج تمتّع کہا جاتا ہے۔

دوسرا حصہ حجِ تمتّع ہے جو عمرہ کے بعد انجام دیا جاتا ہے اور دونوں عبادتیں ایک ہی سال میں ہونی چاہئیں۔ اس کے برعکس حج افراد اور قِران صرف حج پر مشتمل ہوتے ہیں، جبکہ عمرہ الگ اور مستقل عبادت ہے جسے عمرہ مفردہ کہا جاتا ہےاسی وجہ سے عمرہ مفردہ کو ایک سال میں اور حجِ افراد یا قِران کو دوسرے سال میں انجام دینا ممکن ہے۔

مسئلہ7۔ عمرہ تمتّع اور عمرہ مفردہ کے بعض احکام مشترک ہیں، جنہیں باب چہارم میں بیان کیا جائے گا، اور کچھ فرق بھی ہیں، جن کا ذکر باب ششم میں ہوگا۔

مسئلہ 8۔ عمرہ بھی حج کی طرح بعض اوقات واجب اور بعض اوقات مستحب ہوتا ہے۔

مسئلہ 9۔ جو لوگ مکہ سے دور ہیں اور ان کا وظیفہ عمرہ تمتع اور حج تمتع ہوچنانچہ عمرہ تمتع اور حج تمتع کے لئے استطاعت رکھتے ہوں تو عمرہ واجب ہوتا ہے کیونکہ حج دو اعمال سے مرکب ہے جو دونوں ایک سال کے اندر انجام دینا چاہئے اور حج اور عمرہ کی استطاعت ایک دوسرے سے جدا نہیں ہے۔ لیکن جو لوگ مکہ کے اندر یا مکہ سے 48 میل کے فاصلے اندر رہتے ہیں چنانچہ عمرہ کی استطاعت رکھتے ہوں (جو حج کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے[1]) ، تو اس پر عمر میں ایک بار عمرہ کرنا واجب ہے، اور حج کی طرح اس کابھی واجب ہونا فوری ہے [2] اور اس کے وجوب میں حج بجالانے کی استطاعت شرط نہیں ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص عمرہ کی استطاعت پیدا کرلے تو اس پر عمرہ واجب ہوجاتا ہےاگرچہ وہ حج کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ اسی طرح اس کے برعکس یعنی اگر کوئی حج کی استطاعت رکھتا ہو لیکن عمرہ کی استطاعت نہیں رکھتا ہو تو حج انجام دینا چاہئے۔

مسئلہ 10۔ کسی بھی مکلف شخص کے لیے جائز نہیں کہ بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو چنانچہ حج کے علاوہ کسی اور موسم میں مکہ جانا چاہے تو عمرہ مفردہ کے احرام کے ساتھ مکہ میں داخل ہونا واجب ہے۔ البتہ دو قسم کے لوگ اس حکم سے مستثنی ہیں:

الف) وہ لوگ جن کاپیشہ مکہ میں بار بار آنا جانا ہے۔

ب) وہ افراد جو حج یا عمرہ کے اعمال کے بعد مکہ سے باہر گئے ہیں اور جس مہینے میں حج یا

عمرہ انجام دیا ہے اسی قمری مہینے کے اندر دوبارہ مکہ آنا چاہتے ہیں۔

---

[1] مسئلہ 27 کے بعد

[2] یعنی استطاعت حاصل ہونے کے بعد ابتدائی ممکنہ سال میں انجام دینا چاہئے اور کسی عذر کے بغیر تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 11۔ حجِ افراد کی کیفیت (طریقہ کار) حج تمتّع جیسی ہی ہے،البتہ اس لحاظ سے فرق ہے کہ حج تمتّع کا میقات مکہ ہے جبکہ حجِ افراد کا احرام پانچ مخصوص مقامات (میقات) سے باندھا جاتا ہے، جن کا ذکر آگے آئے گا۔ جو لوگ میقات یا میقات کے مساوی مقام اور مکہ کے درمیان رہتے ہیں ، ان کے لیے اپنی رہائش گاہ میقات ہے اور احرام باندھنے کے لئے کسی میقات تک جانا واجب نہیں اسی طرح حج تمتّع میں قربانی واجب ہے جبکہ حجِ افراد میں قربانی مستحب ہے۔

مسئلہ 12۔ حجِ قِران کی کیفیت بھی حجِ افراد کی طرح ہے البتہ اس فرق کے ساتھ کہ حج قران میں احرام باندھتے وقت حاجی کے ساتھ قربانی ہونا ضروری ہے،اس صورت میں اس پر قربانی واجب ہے۔ اسی طرح حجِ قِران میں لبیک کہنے ، اشعار یا تقلید [1] سے احرام ہوجاتا ہے جبکہ حجِ افراد میں صرف لبیک کہنے سے احرام ہوتا ہے۔

---

[1] اشعار یعنی اونٹ کا کوہان زخمی اور خون آلود کرنا تاکہ حج کی قربانی ہونا معلوم ہواور تقلید یعنی حیوان کے پاوں میں نعلین یا گردن میں رسی باندھنا تاکہ قربانی کا جانور ہونا معلوم ہوجائے۔

حجِ افراد اور قِران کے استفتاءات

سوال 13۔ جو شخص حجِ افراد بجالارہا ہے خواہ واجب ہو یا مستحب، اور اس سے پہلے کئی عمرے کر چکا ہے، کیا اس پر واجب ہے کہ اس حجِ افراد کے لیے ایک اور عمرہ بھی کرے؟

جواب: اس پر عمرہ واجب نہیں سوائے ان صورتوں کے جب حجِ تمتّع کسی وجہ سے حجِ افراد میں تبدیل ہوجائے ۔

سوال 14۔ جو شخص حجِ افراد کے لیے احرام باندھ چکا ہے، کیا وہ طواف و سعی سے پہلے یا بعد میں جدّہ یا کسی اور جگہ جا کر وہاں سے عرفات جاسکتا ہے؟

جواب: اگر وہ عرفات اور مشعر میں وقوف کو درک کر سکے، تو کوئی اشکال نہیں۔

سوال 15۔ جو خاتون حجِ افراد انجام دے رہی ہے، کیا وہ عید قربان کی رات کو رمیِ جمرات کے بعد تقصیر کر سکتی ہے؟

جواب:وہ منیٰ میں تقصیر کر سکتی ہے۔

سوال 16۔ جس مسافت کے اندر رہنے والے حجِ افرادبجالاتے ہیں، وہ مکہ سے 82 کلومیٹر ہے۔یہ فاصلہ کہاں سے کہاں تک شمار کیا جائے گا؟

جواب: سکونت والے شہر کے آخری حصے سے شہر مکہ کے ابتدائی حصہ تک معیار ہے۔

مسئلہ 17۔حجِ تمتّع دو اعمال پر مشتمل ہے: عمرۂ تمتّع اور حجِ تمتّع

عمرۂ تمتّع حج سے پہلے انجام دیا جاتا ہے، اور ان میں سے ہر ایک کے مخصوص اعمال ہیں جن کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

مسئلہ 18۔ عمرۂ تمتّع کے اعمال درج ذیل ہیں:

1. احرام

2. طوافِ کعبہ

3. نماز طواف

4. سعی

5. تقصیر

مسئلہ 19۔ حجِ تمتّع کے اعمال درج ذیل ہیں:

1. احرام

2. عرفات میں وقوف

3. مشعر الحرام میں وقوف

4. جمرۂ عَقبہ پر کنکریاں مارنا

5. قربانی

6. سر منڈوانا یا تقصیر

7. طوافِ حج

8. نماز طواف

9. سعی

10. طوافِ نساء

11. نماز طوافِ نساء

12. منیٰ میں بیتوتہ[1]

13. تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا

---

[1] بیتوتہ کا مطلب کسی جگہ رات گزارنا ہے

مسئلہ 20۔ حج تمتع (عمرۂ تمتع اور حج تمتع) صحیح ہونے کے شرائط درج ذیل ہیں:

اول. نیت: جب عمرۂ تمتع کے لیے احرام باندھنے کا ارادہ کرے، تو حج تمتع ادا کرنے کا قصد ہونا چاہیے، ورنہ حج صحیح نہیں ہوگا۔

دوم: عمرہ اور حج، حج کے مہینوں میں انجام دیے جائیں۔

سوم: عمرہ اور حج ایک ہی سال میں انجام پائیں۔

چہارم: عمرہ اور حج ایک ہی شخص کے لیے اور ایک ہی شخص کے ذریعے انجام دیے جائیں۔

مسئلہ 21۔جس شخص کا وظیفہ حج تمتع ہے، وہ بغیر کسی وجہ کے اور عمداً اس کو حج افراد یا قران میں بدل نہیں سکتا۔

مسئلہ 22۔ جس شخص کا اصلی فریضہ حج تمتع ہے اور وہ احرام سے پہلے جانتا ہے کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے عمرہ مکمل کر کے حج انجام نہیں دے سکے گا تو اس پر واجب ہے کہ حج افراد کی نیت سے احرام باندھے۔ پھر حج مکمل کرنے کے بعد عمرۂ مفردہ ادا کرےاور اگر وہ شخص عمرۂ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد متوجہ ہوجائے کہ عمرہ مکمل کرکے حج ادا نہیں کر سکے گا تو اسے اپنی نیت کو حج افراد میں تبدیل کر دینا چاہیے اور حج مکمل کرنے کے بعد عمرۂ مفردہ انجام دے۔

مسئلہ 23۔ جس عورت کا وظیفہ حج تمتع ہے، حج افراد کی طرف نیت بدلنے کے سلسلے میں کئی صورتیں ہیں:

الف) اگر عورت میقات پر حائض ہو اور اُمید ہو کہ حج تمتع کے لئےاحرام باندھنے کا وقت تنگ ہونے سے پہلے وہ پاک ہو جائے گی اور غسل کے بعد عمرۂ تمتع کے اعمال انجام دے سکے گی اور حج کے لئے احرام باندھنے کے بعد عرفہ کے دن ظہر سے پہلے وقوفِ عرفات کے لئے پہنچ جائے گی تو اس صورت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اگر پاک ہو جائے اور عمرہ کے اعمال انجام دینے اور ابتدائے ظہر میں وقوف عرفات کے لئے پہنچنے کا وقت بھی کافی ہوتو عمرہ کے اعمال انجام دے اور حج کا احرام باندھے۔

اگر پاک نہ ہوئی یا پاک ہوگئی لیکن عمرہ کے اعمال انجام دینے کے لئے وقت کافی نہ رہا تو اسی احرام کے ساتھ عمرۂ تمتع کو حج افراد میں تبدیل کرے، اور عمرۂ مفردہ انجام دے۔ یہ عمل حج تمتع کے لیے کافی ہے۔

ب) اگر عورت میقات پر حائض ہو اور مطمئن ہو کہ حج کے لیے احرام باندھنے کے وقت اور وقوف عرفات سے پہلے پاک نہیں ہو گی، یا اگر پاک ہوجائے تو اعمال عمرہ انجام دینے اور ابتدائے ظہر میں عرفات پہنچنے کے لیے وقت نہیں ملے گا، تو اسے چاہیے کہ میقات پر ما فی الذمہ یا حج افراد کی نیت سے احرام باندھے اور حج مکمل کرنے کے بعد عمرۂ مفردہ انجام دے۔ یہ عمل بھی حج تمتع کے لیے کافی ہے۔[1]

ج) اگر عورت میقات پر پاک ہو اور عمرۂ تمتع کا احرام باندھ لے، مگر مکہ کے راستے میں یا مکہ میں عمرہ کا طواف اور نماز سے پہلے یا طواف کی حالت میں چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے حائض ہو جائے اور عمرہ کے اعمال انجام دینے اور ابتدائے ظہر سے عرفات کو درک کرنے کے وقت تک پاک نہ ہوجائے تو اس کو اختیار ہے کہ عمرہ تمتع کے احرام کے ساتھ حج افراد کی طرف نیت بدل دے اور حج افراد انجام دینے کے بعد عمرہ مفردہ انجام دے۔ یہ عمل حج تمتع کے لئے کافی ہے۔ یا طواف اور اس کی نماز چھوڑ کر سعی اور تقصیر کرکے احرام سے باہر آئے، پھر حج کا احرام باندھے اور دونوں وقوف اور منیٰ کے اعمال انجام دے۔ پھر طوافِ حج اور اس کی نماز اور سعی سے پہلے یا اس کے بعد عمرہ کا طواف اور نماز قضا کرے۔ یہ عمل بھی حج تمتع کی جگہ کافی ہے اور اس پر کوئی اور ذمہ داری نہیں۔

د) گذشتہ صورت میں اگر عورت طوافِ عمرہ کے چوتھے چکر کے بعد حائض ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ طواف اور اس کی نماز چھوڑ دے، سعی اور تقصیر انجام دے، عمرہ کے احرام سے نکلے اور عرفات و مشعر میں وقوف اور منیٰ کے اعمال انجام دے۔ اس کے بعد جب مکہ واپس آئے تو طوافِ حج، اس کی نماز اور سعی سے پہلے یا بعد، عمرہ کا طواف اور نماز اس طریقے سے قضا کرے جیسا کہ مسئلہ 351 میں بیان کیا جائے گا۔ یہ عمل بھی حج تمتع کے طور پر کافی ہے، اور اس پر کوئی اضافی ذمہ داری نہیں۔

---

[1] اس کا برعکس انکشاف ہونے کی صورت میں اس کا حکم نیت کے استفائات میں آئے گا۔

مسئلہ 24: اسلامی شریعت کے مطابق ہر مستطیع مکلف پر زندگی میں ایک مرتبہ حج واجب ہوتا ہے، جسے "حجّة الاسلام" کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 25: حج کا وجوب فوری ہے ؛ یعنی جب بھی استطاعت حاصل ہو، اسی سال حج پر جانا چاہئے اور بلا عذر تاخیر کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص بغیر عذر حج مؤخر کرے، تو وہ گناہگار ہوگا اور اس کے ذمہ حج باقی رہے گا،اگرچہ بعد میں استطاعت ختم ہو جائے۔ اور واجب ہے کہ جیسے ہی ممکن ہوجائے اولین سال میں حج ادا کرے۔

مسئلہ 26: کسی سال کے دوران استطاعت حاصل ہوجائے چنانچہ حج انجام دینا کچھ مقدمات فراہم کرنے سے مشروط ہو مثلا سفر کرنا اور اس کے اسباب اور لوازمات تیار کرناتو ان کاموں کے لئے اس انداز میں اقدام کرنا چاہئے کہ اس سال حج درک کرنے کے بارے میں مطمئن ہوجائے پس اگر وہ سستی کرے جس کی وجہ سے حج سے محروم رہ جائے تو گناہگار ہوگا اور اس کے ذمہ حج باقی رہے گااور ادا کرنا چاہئے اگرچہ بعد میں استطاعت ختم ہوجائے۔

مسئلہ 27: حجّۃ الاسلام مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے:

1. عقل

2. بلوغ

3. استطاعت

عقل اور بلوغ

مسئلہ 28: پہلی شرط عقل ہے۔ لہذا دیوانے پر حج واجب نہیں۔

مسئلہ 29: دوسری شرط بلوغ ہے۔ پس نابالغ پر حج واجب نہیں، اگرچہ وہ بالغ ہونے کے قریب ہو۔ اگر نابالغ حج کرے تواگرچہ حج صحیح ہے لیکن وہ حجّۃ الاسلام کے لئے کافی نہیں ہوگا۔اگر نابالغ احرام باندھے اورمشعر میں وقوف سے پہلے بالغ ہو جائے تو اس کا حج، حجّۃ الاسلام شمار ہوگا۔

مسئلہ 30: اگر نابالغ احرام کی حالت میں کوئی حرام کام کرے چنانچہ وہ حرام کام شکار ہو تو اس کا کفارہ ولی پر واجب ہے۔ لیکن دیگر محرمات کا کفارہ ادا کرنا واجب نہیں ، نہ نابالغ پر اور نہ ہی اس کے ولی پر۔

مسئلہ 31: نابالغ شخص کے حج کے دوران قربانی کا خرچ اس کے ولی کے ذمہ ہے۔

مسئلہ 32: واجب حج کے لیے عورت کو شوہر کی اجازت یا بچے کو والدین کی اجازت ضروری نہیں۔بنابراین شوہر یا والدین راضی نہ ہونے کی صورت میں بھی حج کو جانا واجب ہے۔

مسئلہ 33: تیسری شرط استطاعت ہے، یعنی حج پر جانے کی قدرت جوکہ چند امور پر مشتمل ہے:

1. مالی استطاعت

2. جسمانی اور بدنی استطاعت

3. راستے کی استطاعت (یعنی راستہ پرامن ہو)

4. وقت کی استطاعت

مندرجہ بالا موارد میں سے ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے:

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

الف: مالی استطاعت

مسئلہ 34: مالی استطاعت حاصل ہونے کے لیے درج ذیل اخراجات پورا ہونا ضروری ہے:

1. رفت و آمد اور توشہ سفر کے اخراجات

2. دوران سفر اپنے اہل و عیال کے اخراجات

3. روزمرہ زندگی کی بنیادی ضروریات

4. حج سے واپسی کے بعد معمول کے مطابق عزت کی زندگی گزارنے کا امکان (یعنی انسان محتاج نہ ہو)

1- رفت و آمد اور توشہ سفر کے اخراجات

مسئلہ 35: توشۂ سفر سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کی دوران سفر ضرورت ہوتی ہے، جیسے کھانا، پینا اور سفر کے دیگر لوازمات۔

مسئلہ 36:جس شخص کے پاس حج پر جانے اور واپس آنے کا خرچ اورتوشہ موجود نہ ہو، اور نہ ہی ایسا مال ہو جس سے وہ یہ خرچ پورا کر سکے، تو اس پر حج واجب نہیں۔ اگرچہ وہ محنت مزدوری کرکے یہ رقم کما سکتا ہو۔

مسئلہ 37: سفر کے لوازمات کا عیناًموجود ہونا شرط نہیں ہے ؛ اگر مکلف کے پاس اتنا مال یا رقم ہو جس سے وہ یہ سامان خرید سکتا ہو، تو کافی ہے اور وہ مستطیع شمار ہوگا۔

مسئلہ 38: اگر کسی کا دوسرے پر اتنی رقم قرضہ ہو جو حج کی استطاعت حاصل ہونے کے لئے کافی ہوچنانچہ رقم طلب کرنا ممکن ہو اس طرح کہ قرض ادا کرنے کا وقت پہنچ گیا ہو یا مقروض وقت سے پہلے ادا کرسکتا ہو تو اس کو وصول کرکے حج پر جانا چاہئے۔

مسئلہ 39: اگر عورت کا مہر اتنا ہو کہ وہ حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو اور وہ شوہر کے ذمے ہو لیکن شوہر اس وقت اسے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو عورت اس کا مطالبہ نہیں کرسکتی اور مستطیع نہیں ہے۔البتہ اگر شوہر ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور مہر مانگنا منفی اثرات کا باعث نہ بنے توواجب ہے کہ مہر طلب کرے اور حج پر جائے اوراگر مہر مانگنا منفی اثرات رکھتا ہو تو مہر طلب کرنا واجب نہیں اور وہ مستطیع نہیں ہے۔

مسئلہ 40: جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہیں ہیں لیکن کسی اور سے آسانی سے قرض لے کر بعد میں ادا کرسکتا ہے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ قرض لیکر اپنے آپ کو مستطیع بنائے

لیکن اگر اس نے قرض لے لیا تو حج واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ 41: اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس کے پاس حج کے ضروری اخراجات کے علاوہ قرض کی ادائیگی کے لئے کوئی مال موجود نہیں تو چنانچہ قرض ادا کرنے کی مہلت بھی ہو اور اطمینان رکھتا ہو کہ قرض ادا کرنے کے وقت اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے، اسی طرح قرض ادا کرنے کا وقت پہنچا ہو لیکن قرض خواہ تاخیر سے ادا کرنے پر راضی ہواور مقروض مطمئن ہو کہ مطالبہ کے وقت قرض ادا کرسکے گا، تو اس کے لئے حج پر جانا واحب ہے، مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 42: اگر کسی شخص کو نکاح کی ضرورت ہو اور نکاح نہ کرنے کی صورت میں وہ مشکلات اور پریشانی میں مبتلا ہو جائے، اور اس کے لیے نکاح کرنا ممکن ہو، تو اُس پراس صورت میں حج واجب ہو گا جب اس کے پاس حج کے اخراجات کے ساتھ نکاح کا خرچ بھی موجود ہو۔

مسئلہ 43: اگر استطاعت والے سال حمل و نقل کے وسائل کا کرایہ معمول کی حد سے زیادہ بڑھ گیا ہوتو چنانچہ کسی حرج اور مشقت کے بغیر اضافی کرایہ ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہوتو اس کو ادا کر کے حج پر جانا واجب ہے اور فقط مہنگائی استطاعت میں مانع نہیں بنے گیلیکن اگر اضافی رقم کو ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا اس کا ادا کرنا اس کے لئے حرج کاسبب بنے، تو اس پر واجب نہیں ہے کہ اسے ادا کرے اور وہ مستطیع نہیں ہے، اور سفر حج کی دیگر ضروریات خریدنے یا ان کو کرائے پر لینے کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اسی طرح اگر اپنے مال کو معمول سے اتنی کم قیمت پر بیچنا پڑے جو زیادہ مشقت کا باعث بنے تو ا س کو فروخت کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ 44: حج میں مالی استطاعت کا معیار یہ ہے کہ عام لوگوں کے درمیان متعارف طریقے سے حج کرنے کی طاقت ہواگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ اس متعارف طریقے سے مستطیع نہیں ہے لیکن احتمال دیتا ہے کہ اگر تحقیق و جستجو کرے تو کوئی ایسی راہ مل جائے گی جس کے سبب موجودہ مالی حالت میں حج انجام دینے کے لئے مستطیع ہوجائے گا تو اس کے لئے جستجو اور تحقیق کرنا واجب نہیں ہے۔ اگر اسے مالی استطاعت میں شک ہو تو اسے اپنے مالی حالات کا جائزہ لینا واجب ہے۔

۲- سفر کے زمانے میں زیر کفالت افراد کے اخراجات

مسئلہ 45: مالی استطاعت ثابت ہونے میں شرط ہے کہ حج سے واپسی تک اپنے زیر کفالت افراد کے اخراجات موجود ہوں۔

مسئلہ 46: زیر کفالت افراد سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں عرفاً اس کا عیال کہا جاتا ہو، اگرچہ ان کا نفقہ دیناً واجب نہ بھی ہو۔

۳- ضروریاتِ زندگی

مسئلہ 47: مکلف پر حج کے واجب ہونے کے لیے شرط ہے کہ اس کے پاس زندگی کی بنیادی ضروریات اور عرفاً اس کے مقام و حیثیت کے مطابق ضرورت کی چیزیں موجود ہوں البتہ ضروری نہیں کہ یہ اجناس خود موجود ہوں، بلکہ اگر ان کو خریدنے کے لیے پیسہ یا متبادل مال موجود ہو، تو بھی وہ مستطیع شمار ہوگا۔

مسئلہ 48: افراد کی عرفی حیثیتیں مختلف ہوتی ہیں مثلاً: اگر کسی کے لیے ذاتی مکان رکھنا ضروریا ت زندگی شمار ہوتا ہو، یا اس کا عرفی مقام تقاضا کرتا ہو کہ اس کے پاس گھر ہو، یا کرائے یا وقف کےمکان میں رہائش اس کے لیے مشقت اور مشکل ہویا خفت کا سبب ہو، تو اس کے مستطیع ہونے کے لیے ذاتی مکان یا اس کے برابر قیمت کا ہونا شرط ہے۔

مسئلہ 49: اگر کسی کے پاس اتنا مال ہو جو حج کے لیے کافی ہے، لیکن وہ کسی اہم ضرورت جیسے مکان، بیماری کا علاج یا گھریلو سامان کے لئے اس کی طرف محتاج ہوتو وہ مستطیع نہیں ہے، اور اس پر حج واجب نہیں۔

مسئلہ 50: جس شخص کے پاس زندگی کی ضروری اشیاء جیسے مکان، گھریلو سامان، گاڑی یا کام کے آلات اس کی ضرورت سے زیادہ ہوں، اور اضافی سامان کو فروخت کرنا اس کے لیے مشقت یا خفت کا باعث نہ ہواور اس کو فروخت کرکے ملنے والی قیمت حج کے اخراجات کے لئے کافی ہو یا اخراجات کو پورا کرتی ہو تو ضروری ہے کہ زائد مقدار کو فروخت کرے اور حج پرجائے۔

مسئلہ 51: اگر مکلف رہائش کا مکان خریدنے کے لئے زمین بیچ دے تو چنانچہ حقیقتا یا عرفا اس کو گھر کی ضرورت ہے تو زمین کی قیمت ملنے سے مستطیع نہیں ہوگا اگرچہ حج کے اخراجات کے برابر ہو یا اس کو پورا کرتی ہو۔

مسئلہ 52: اگر کسی شخص کے کچھ اموال اب اس کی ضرورت کے نہیں مثلا نئی گاڑی خریدنے کی وجہ سے پرانی گاڑی کی ضرورت نہ ہواور ان اموال کی فروخت سے ملنے والی قیمت حج کی استطاعت یا رقم کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو تو دیگر شرائط موجود ہونے کی صورت میں اس پر حج واجب ہے۔

۴- حج کے بعد کی متعارف زندگی سے بہرہ مند ہونا

مسئلہ 53: مالی استطاعت ثابت ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ حج سے واپسی کے بعد اس کے پاس ایسا مال یا ذریعہ آمدن مثلا کاروبار، زراعت، صنعت اور دکان کا کرایہ وغیرہ ہو جو اس کی اور اس کے خاندان کی عرفی حیثیت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے کافی ہو۔

مسئلہ 54: جس شخص کے پاس حج کے بعدکوئی ذریعہ آمدن نہ ہو، لیکن وہ شرعی اموال جیسے خمس، زکات وغیرہ سے اپنی زندگی چلا سکتا ہو، تو اس پر حج واجب ہے۔

مسئلہ 55: عورت کے لیے بھی رجوع بہ کفایت (متعارف زندگی سے بہرہ مند ہونا) شرط ہے پس اگر شادی شدہ عورت شوہر کی حیات میں مستطیع ہوجائے تو شوہر کی طرف سے ملنے والا نفقہ استطاعت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اگر کسی عورت کا شوہر نہ ہو تو حج سے واپسی کے بعد اپنی عرفی حیثیت کے مطابق زندگی گزارنے کے لئے مال یا ذریعہ آمدن ہونا چاہئے۔اس صورت کے علاوہ مستطیع نہیں ہے۔

مسئلہ 56:اگر کسی شخص کے پاس سفر کے لوازمات نہ ہوں لیکن اگر کوئی اس کو حج کے تمام اخراجات دینے کی پیشکش کرے مثلا کہے: "تم حج پر جاؤ، خرچ میری طرف سے"تو اس صورت میں اس پر حج واجب ہو جاتا ہے اور اسے قبول کرنا لازم ہے۔ اسے "حج بذلی" کہتے ہیں۔ حج بذلی میں رجوع بہ کفایت شرط نہیں ہے اور اسی طرح خود سامان اور ضروری لوازمات ہونا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ نقد رقم دینا کافی ہے۔البتہ اگر حج انجام دینے کے عنوان سے مال نہ بخشے بلکہ فقط اتنا مال دے جو حج کے لئے کافی ہو تو اس کو قبول کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر ہدیہ قبول کرے تو رجوع بہ کفایت کی شرط بھی ہونے کی صورت میں حج واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ 57: حج بذلی، حجۃ الاسلام (عمر بھر میں واجب حج) کے بدلے کافی ہے اور اگر بعد میں مستطیع ہو جائے، تو دوبارہ حج واجب نہیں۔

مسئلہ 58: اگر کوئی شخص کسی ادارے یا فرد کی طرف سے کسی کام کو انجام دینے کے لئے مدعو ہو اور حج سے مشرف ہوجائے تو چنانچہ حج کی دعوت کے عوض کوئی کام انجام دینے کی ذمہ داری لے تو اس کا حج، حج بذلی نہیں ہے۔

استطاعتِ مالی سے متعلق متفرق مسائل

مسئلہ 59: جو شخص مستطیع ہوچکا ہے، مال کو حج کے لئے خرچ کرنے کا وقت پہنچنے کے بعد اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہیں کرسکتا ہے، بلکہ احتیاط واجب یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھی اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہ کرے۔

مسئلہ 60: مالی استطاعت میں شرط نہیں ہے کہ وہ مکلف کے شہر میں حاصل ہو ، بلکہ اگر میقات پر استطاعت حاصل ہو جائے تو بھی کافی ہے۔بنابراین میقات میں استطاعت حاصل ہو تواس شخص پر حج واجب ہے اور یہی حج ، حجۃ الاسلام کے لئے کافی ہوگا۔

مسئلہ 61: جو شخص میقات پر پہنچ کر حج ادا کرنے کے قابل ہوجائے، اُس صورت میں مستطیع اور اس پر حج اس وقت واجب ہوگا جب وہ مالی استطاعت کی دیگر تمام شرائط بھی رکھتا ہو۔ لہٰذا اگر کاروان کے خادمین وغیرہ، اپنے اہل و عیال کے اخراجات، اپنی ضروریاتِ زندگی اور آئندہ کے لیے مناسب زندگی کا خرچ رکھتے ہوں، تو ان پر حج واجب ہے اور یہی حج، حجۃ الاسلام کے بدلے کافی ہے۔ اس صورت کے علاوہ ان کا حج مستحب شمار ہوگا اور جب وہ بعد میں مستطیع

ہوجائیں تو اُن پر حجۃ الاسلام ادا کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ 62: اگرکوئی شخص حج کے راستے میں خدمت کیلئے اتنی اجرت کے ساتھ اجیر بن جائے جس سے وہ مستطیع ہو جائے تو اگرچہ استطاعت حاصل کرنے کے لئے اجیر بننا واجب نہیں تاہم قبول کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے بشرطیکہ اعمال حج کی ادائیگی ان خدمات کی انجام دہی میں رکاوٹ نہ بنے جن کے لئے وہ اجیر بنا ہے ورنہ اس اجرت سے اس سال مستطیع نہیں ہوگا ۔

مسئلہ 63: جو شخص مالی استطاعت نہ رکھتا ہو چنانچہ کسی اور کی طرف سے حج کے لیے اجیر ہو، اور عقد اجارہ ہونے کے بعداس کی اجرت کے علاوہ کسی اور مال سے مستطیع ہو جائے، تو اس سال اپنا حج ادا کرناچاہئے اور نیابتی حج اگلے سال کرے۔ لیکن اگر اجارہ اسی سال کے لیے ہو، تو وہ اجارہ باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ 64: اگر کوئی مستطیع شخص غفلت کی وجہ سے یا عمدا مستحب حج کی نیت کرے اگرچہ اس کا مقصداگلے سال بہتر انداز میں حج کے اعمال انجام دینے کی مشق ہویا مستطیع نہ ہونے کا عقیدہ رکھتا ہوچنانچہ بعد میں معلوم ہو کہ وہ اس وقت مستطیع تھا، تو اس حج کاحجۃ الاسلام کےبدلے کافی ہونا محل اشکال ہے اور احتیاط واجب کی بنا پر اگلے سال حج انجام دے۔ ہاں، اگر اس نے یہ نیت کی ہو کہ موجودہ وقت میں جوواجب ہے وہی حج کر رہا ہوں اور یہ سمجھا ہو کہ اس وقت کا وظیفہ مستحب حج ہے، تو ایسی صورت میں وہ حج، حجۃ الاسلام کے بدلے کافی ہے۔

ب ـ استطاعت بدنی

مسئلہ 65: استطاعت بدنی سے مراد یہ ہے کہ انسان کے پاس حج کے لئے جانے کی توانائی ہو۔ بنابراین بیمار یا ضعیف العمر جو حج کے لئے جانے کی طاقت نہیں رکھتا ہے یا حج کے لئے جانا اس کے لئے مشقت کا باعث ہے تواس پر حج واجب نہیں ہے ۔

مسئلہ 66: احرام باندھنے کے وقت تک استطاعت بدنی باقی ہونا چاہئے بنابر این اگر کوئی شخص حج کی نیت سے سفر کرے لیکن احرام سے پہلے ہی بیمار ہو جائے اور آگے نہ جا سکے، تو ثابت ہوگا کہ استطاعت بدنی حاصل نہیں ہوئی تھی اور اس پر حج واجب نہیں اور حج کے لئے نائب بنانا واجب نہیں ہے لیکن اگر حج اس پر پہلے سے فرض ہو چکا ہو چنانچہ آئندہ سالوں میں بھی بیماری سے صحت یابی اور توانائی حاصل کرکے بغیر سخت مشقت کے حج انجام دینے کی امید نہ ہو تو نائب بنانا واجب ہے۔ لیکن اگر صحت یابی اور حج انجام دینے کی امید ہو اگرچہ آئندہ سالوں میں کیوں نہ ہو، تو اولین ممکنہ سال میں خود حج کے لئے جانا واجب ہے۔ اگر احرام باندھنے کے بعد بیمار ہوجائے تو اس کے مخصوص احکام ہیں۔

ج ۔ راستے کی استطاعت

مسئلہ 67: راستے کی استطاعت کا مطلب یہ ہے کہ حج کا راستہ کھلا اور محفوظ ہو۔ لہٰذا اگر راستہ بند ہواس طرح کہ انسان میقات یا حج کے اعمال مکمل نہ کرسکے اور اسی طرح جس شخص کے لئے راستہ کھلا ہے لیکن محفوظ نہیں مثلا راستے میں جان، جسم، مال یا عزت کو خطرہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 68: اگر کوئی مالی استطاعت رکھتا ہو اور حج کے لئے قرعہ اندازی میں رجسٹریشن ضروری ہو چنانچہ احتمال ہو کہ اسی سال قرعہ اندازی میں ا س کا نام نکلے گا تو احتیاط واجب کی بناپر رجسٹریشن کروانی چاہئے۔ اگر قرعہ نہ نکلے، تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں۔ اگر مستقبل میں حج کے لئے جانا انتظار کی صف میں رہنے سے مشروط ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر استطاعت برقرار رکھنی چاہئے انتظارکی صف میں رہنا چاہئے تاکہ حج سے مشرف ہوجائے۔

مسئلہ 69: اگر کسی نے حج کے لیے رجسٹریشن کروائی ہو اور اس کی باری آئندہ سالوں میں ہوچنانچہ کسی کی حق تلفی اور حکومت اسلامی کے قوانین کی خلاف ورزی کے بغیر اپنی باری آگے لاسکتا ہو، تو ایسا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 70: واجب حج کی ادائیگی کے لئے عورت کا سفر شوہر کی اجازت پر موقوف نہیں ہے اور شوہر اسے حج پر جانے سے نہیں روک سکتا۔

د ـ استطاعت زمانی

مسئلہ 71: استطاعتِ زمانی اس وقت حاصل ہوگی جب انسان کے پاس اتنا وقت ہو کہ وہ حج کے مخصوص دنوں میں وہاں پہنچ سکے۔ لہٰذا اگر کسی کو اتنی دیرسے استطاعت حاصل ہوجائے کہ وقت کی کمی کی وجہ سے حج کے لئے نہ پہنچ سکے یا اس کے لیے جانا بہت مشقت ہو، تو اس سال اس پر حج واجب نہیں ہے۔

استطاعت کے بارے میں استفتاءات

سوال 72: اگر کوئی شخص خمس یا زکات جیسے شرعی اموال سے گزر بسر کرتا ہے، اور اس کے پاس خمس اور زکات سے اتنی بچت ہو جائے جو حج کے اخراجات کے لیے کافی ہو تو باقی شرائط کی موجودگی میں وہ مستطیع ہے یا نہیں ؟

جواب: اگر شرعی طور پر دریافت کرنے کا حقدار ہے تو مستطیع ہوگا۔

سوال 73: چونکہ حج پر جانے سے پہلے میڈیکل چیک اپ ہوتا ہے اور جو لوگ جسمانی توانائی نہیں رکھتے ہیں ان کو اجازت نہیں ملتی، تو میڈیکل میں فیل ہونے والےافراد کی استطاعت ثابت نہیں ہوگی جن کے لئے ابھی تک راستہ نہیں کھلا ہے ؟

جواب: ایسے افراد مستطیع نہیں ہیں۔ البتہ اگر انہیں صحت یاب ہونے کی امید ہو، تو احتیاط واجب کی بناپر خود کو استطاعت مالی سے خارج نہ کریں ۔

سوال 74: اگر بیوی کا مہر مدت دار ہو جو ممکن ہونے کی صورت میں شوہر پر ادا کرنا لازم ہے پس اگر بیوی مطالبہ نہ کرے تو شوہر مستطیع ہوگا یا مہر ادا کرنا مقدم ہے؟

جواب: جب تک بیوی مطالبہ نہ کرے، شوہر پر مہر ادا کرنا واجب نہیں۔ اور اگر وہ مہر آسانی سے ادا کر سکتا ہو، تو حج انجام دینا مقدم ہے۔

سوال 75: کیا کوئی شخص کئی مہینوں کی بچت سے مستطیع بن سکتا ہے؟ خاص طور پر جب وہ جانتا ہو کہ اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں۔

جواب: اس طرح سے استطاعت حاصل کرنا واجب نہیں ہے، لیکن اگر وہ حج کے اخراجات کے برابر رقم بچت کر لے اور باقی شرائط بھی پوری ہوں، تو وہ مستطیع شمار ہوگا۔

سوال 76: کیا والدین سے ملنا ایک شرعی، سماجی یا ذاتی ضرورت شمار ہوتی ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو کیا ایک مستطیع شخص حج کو مؤخر کر سکتا ہے تاکہ والدین سے ملنے پر خرچ کرے، خاص طور پر جب اس کے لیے سفر وغیرہ کرنا پڑے؟

جواب: اگر انسان مستطیع ہو چکا ہے تو اس پر حج کرنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے کہ حتی کہ صلہ رحم کی خاطر خود کو استطاعت سے خارج کرے۔صلہ رحم بالمشافہ ملاقات میں منحصر نہیں ہے بلکہ خط یا ٹیلی فوج کے ذریعے بھی انجام دیا جاسکتا ہے۔ البتہ اگر والدین دوسرےشہر میں ہوں اور ان کی یا انسان کی اپنی حالت کی وجہ سے والدین سےملاقات ضروری ہو اور عرفاً بھی یہ اس کی ضرورت سمجھی جائے، اور اس کے پاس دونوں (ملاقات اور حج) کے لیے کافی پیسہ نہ ہو، تو وہ مستطیع شمار نہیں ہوگا۔

سوال 77: اگربچے کو دودھ پلانے والی عورت مستطیع ہو جائےچنانچہ حج پر جانا اس کے شیرخوار بچے کے لیے نقصان دہ ہو، تو کیا وہ حج پر نہ جانے کی مجاز ہے؟

جواب: اگر ایسا نقصان ہو کہ ماں کا بچےکے ساتھ رہنا ضروری ہو، یا حج پر جانا دودھ پلانے والی عورت خود کے لئے مشقت اور سختی کا باعث بنے، تواس پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال 78: اگر عورت کے زیور ات کی قیمت حج کی استطاعت کے لیے کافی ہو تو کیازیورات بیچ کر حج پر جانا ہوگا؟

جواب: اگر زیور ات کی ضرورت ہو اور اس کی حیثیت سے بڑھ کر نہ ہوں تووہ مستطیع نہیں ہے اور حج کے لیے زیورات کو بیچنا واجب نہیں ہے۔

سوال 79: اگر عورت حج پر جانے کی قابل ہو جائے لیکن اس کا شوہر اجازت نہ دے، تو عورت کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کے لیے واجب حج ادا کرنے کے لیے شوہر کی اجازت شرط نہیں ہے۔ البتہ اگر شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جانا اس کے لیےسختی اور مشقت کا باعث بنے، تو وہ مستطیع نہیں ہوگی اور اس پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال 80: میرے شوہر نے نکاح کے وقت وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے حج پر لے جائے گا۔ کیا میرےاوپرحج واجب ہو گیا ہے؟

جواب: وعدے سے حج واجب نہیں ہوتا۔

سوال 81: کیا انسان کے لئے جائز ہے کہ اپنے ضروری اخراجات میں سختی برداشت کرے تاکہ حج کے لیے استطاعت حاصل کرے؟

جواب: ایسا کرنا جائز ہے، لیکن شرعاً واجب نہیں۔ البتہ یہ سختی صرف اپنی ذات تک محدود ہےاور بال بچوں جن کا نان و نفقہ اس پر واجب ہے، ان پر معمول سے زیادہ سختی کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال 82: میں ماضی میں دینی مسائل کا پابند نہیں تھا اور میرے پاس اتنا مال تھا جو حج کے سفر کے لئے کافی تھا (یعنی مستطیع تھا) ، مگر اس وقت کے حالات کی وجہ سے حج پر نہیں گیا۔ اب میرا وظیفہ کیا ہے؟ یاد رہے کہ اس وقت پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ حج پر جا سکوں، دوسری طرف اس کام کے لئے دو راستے ہیں: حج کے سرکاری ادارے میں رجسٹریشن اور دوسرا زیادہ اخراجات ادا کر کے ذاتی طور پر جانا، پس کیا سرکاری رجسٹریشن کافی ہے؟

جواب: اگر ماضی میں آپ تمام شرائط کے ساتھ مستطیع تھے تو آپ کے ذمے حج واجب ہوچکا ہے اور آپ کو ہر ممکن اور شرعی طریقے سے حج ادا کرنا ہوگا بشرطیکہ سختی اور مشقت سے دوچار نہ ہو۔

لیکن اگر ماضی میں آپ مکمل مستطیع نہیں ہوئے تھے، تو مذکورہ فرض میں آپ پر حج واجب نہیں ہے۔

سوال 83: کیا جان کا خطرہ استطاعت حاصل ہونے میں مانع ہے؟

جواب: اگر جان کا خطرہ معقول نہ ہوتو استطاعت میں مانع نہیں ہے۔

سوال 84: اگرورثاء کی اجازت سے میّت کے کوٹےسے حج پر جانا ممکن ہو توکیاواجب کے مقدمات مثلا رجسٹریشن کے عنوان سے اجازہ لینا واجب ہے؟ اگر اجازت کے بغیر اسی کوٹے سے حج پر چلا جائےتو اس فرض کے ساتھ کہ استطاعت کی دیگر شرائط موجود ہیں، کیا یہ حج صحیح ہے اور حجۃ الاسلام کے لئے کافی ہوگا؟

جواب: اجازت لینا واجب نہیں ہے، مگرمیت کے کوٹے سے استفادہ کرنے کے لیے ورثاء سےاجازت لینا ضروری ہےـچنانچہ کسی نے بغیر اجازت اس سے استفادہ کیا تو میقات کے بعد بھی اس کی استطاعت اس کوٹے کی وجہ سے ہو تو اس کا حج حجہ الاسلام شمار نہیں ہوگا لیکن اگر میقات کے بعد کوٹے سے قطع نظر استطاعت کی شرائط موجود ہوں تو ا س کا حج حجہ الاسلام کے بدلے کافی ہوگا۔

مسئلہ 85۔ وہ شخص جس پر حج فرض ہو چکا ہے[1] ، اگر بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے خود حج پر جانے کے قابل نہ ہو، یا اس کے لیے حج پر جانا دشوار اور باعث مشقت ہو، اور آئندہ سالوں میں بھی صحت یابی اور بغیر مشقت کے حج انجام دینے کی کوئی امید نہ ہو، تو اس پر واجب ہے کہ نائب مقرر کرے۔ لیکن وہ شخص جس پر حج ابھی فرض نہیں ہوا، اس پر کسی کو نائب بنانا واجب نہیں۔

مسئلہ 86۔ نائب کے ذریعے حج کو انجام دینے کے بعد معذور منوب عنہ سے حج کا وجوب ساقط ہو جائے گا اور اس پر خود حج بجالانا لازم نہیں اگرچہ بعد میں اس کا یہ عذر ختم کیوں نہ ہوجائے لیکن اگر نائب کے حج انجام دینے کے دوران اس کا عذر ختم ہو جائے تو نائب کا حج کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ خود اولین فرصت میں حج انجام دے۔

مسئلہ 87۔ جس شخص پر حج واجب ہوچکا ہےچنانچہ راستے میں فوت ہو جائے تو اگر احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعدفوت ہوجائے تو اس کا یہ حج حجۃ الاسلام کے لئے کافی ہوگا لیکن اگر احرام باندھنے سے پہلے فوت ہو جائے تو حج اس کے ذمےباقی ہے اور اس کے لئے نائب بنانا چاہئے۔ اور جو شخص محرم ہونے کے بعد اور حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہوجائے،احتیاط واجب کی بناپر حجہ الاسلام کے لئےکافی نہیں ہے۔

مسئلہ 88۔ جس شخص پر حج واجب ہوچکا ہےچنانچہ حج انجام دینے سے پہلے مرجائے اور وہ اپنے پیچھے اتنا اثاثہ چھوڑ گیا ہو جو حج انجام دینے کے لئے کافی ہے تو اس کے وارثوں کو مرحوم کےاصل مال سے اس کے لئے نائب مقرر کرنا چاہیے، مگر یہ کہ اس نے وصیت کی ہو کہ حج کے اخراجات اس کے مال کے ایک تہائی حصے سے ادا کئے جائیں تو اس صورت میں اس کی اس وصیت پر عمل کرنا دیگر مستحب وصیتوں پر فوقیت رکھتا ہے اور اگر مال کا ایک تہائی حصہ حج انجام دینے کے لئے کافی نہ ہو تو کمی کو اصل مال سے پورا کیا جائے گا۔

مسئلہ 89۔ جن مواقع پر حج کے لیے نائب مقرر کرنا ضروری ہے،خواہ منوب عنہ زندہ ہو یا فوت ہو چکا ہو، اولین ممکنہ سال میں ہی نائب مقرر کرنا چاہیے۔

مسئلہ 90۔ انسان میقات سے بھی کسی کواپنا نائب مقرر کر سکتا ہے۔ اسی طرح ورثاء بھی میت کی طرف سے میقات سے نائب مقرر کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر صرف میت کے وطن یا کسی مخصوص شہر سے نائب بنانا ممکن ہو، تو وہیں سے نائب بنانا چاہئے۔ اگر میت نے حج بلدی[2] کی وصیت کی ہو تو اسی پر عمل کیا جائے، اور میقات سے حج کے مقابلے میں جو اضافی خرچ ہوگا وہ مال کے ثلث سے ادا کیا جائےگا۔

مسئلہ 91۔ اگر کوئی شخص وصیت کرے کہ اس کی طرف سے مستحب حج کیا جائے تو اس کا خرچ مال کے ثلث میں سے ادا کیاجائےگا۔

مسئلہ 92۔ اگر ورثاء یا وصی کو علم ہو کہ میت پر حج فرض ہو چکاتھا لیکن اس کے انجام دینے کے بارے میں شک ہو تو اس کی طرف سے حج انجام دینا ضروری ہےلیکن اگر حج واجب اور مستقر ہونے پر علم نہ ہو اور میت نے وصیت بھی نہیں کی ہو تو ان کا کوئی وظیفہ نہیں ہے۔

مسئلہ 93۔ اگر دو افراد کو میت کی طرف سے اجیر بنایا جائے کہ ایک عمرہ تمتع اور دوسرا حج تمتع ادا کرے، تو یہ عمل درست نہیں۔

مسئلہ 94۔ اگر میت پر حج فرض نہیں تھا اور اس نے وصیت بھی نہیں کی، تو ورثاء پر کچھ واجب نہیں ۔ چنانچہ اس نے حج کے لیے رجسٹریشن کروائی ہو تو اس کاکوٹہ اس کے ترکے کا حصہ سمجھا جائے گا اور اس کا حکم دیگر اموال کی طرح ہوگا۔

مسئلہ 95۔ وہ شخص جس نے حج کے لیے رجسٹریشن کروائی ہے، چنانچہ حج پر روانگی سے پہلے ہی وفات پا جائے اور اس کے لئے استطاعت بھی حاصل نہ ہوئی ہو تو ورثاء پر واجب نہیں کہ اس کی نیابت میں حج بجالائیں۔

---

[1] یعنی پہلے اس پر حج واجب ہوا ہو اور اس کو انجام دینے میں کوتاہی کی ہو

[2] یعنی اپنے شہر سے حج کرنے کی وصیت کی ہو

نائب کے شرائط

مسئلہ 96۔ جو شخص حج بجالانے کے لئے نائب بنتا ہے، اس کے لئے درج ذیل شرائط کا حامل ہونا ضروری ہے:

1. احتیاط واجب کی بنا پر بالغ ہو

2. عاقل ہو

3. مورد وثوق اور قابل اعتماد ہو کہ حج کے اعمال کو بجالائے گا۔

4. احتیاط واجب کی بناپر شیعہ ہو

5. حج کے اعمال و احکام سے واقف ہو یا حج کے دوران کاروان کے مذہبی سالار کی رہنمائی میں یا مناسک حج کی کتاب سے ان اعمال کو سیکھ لے۔

بہرحال اگر حج کے بعد یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے اعمال درست طور پر انجام دیے ہیں تو کافی ہے۔

6. اس سال اس پر خود حج واجب نہ ہو۔ ہاں! اگر نائب کو معلوم نہ ہو کہ اس پر خود حج واجب ہے، تو اس کا حج نیابتی کاصحیح ہونا بعید نہیں ۔

7. حج کے اعمال کو مکمل انجام دینے کی قدرت رکھتا ہو یعنی کسی عذر کی وجہ سے حج کے بعض اعمال کو ترک کرنے کا مجاز نہ ہو پس مثلاً اگر کوئی شخص طواف کی نماز میں صحیح قرائت کرنے کی بالکل بھی صلاحیت نہیں رکھتاہو تو اس کا نائب ہونا صحیح نہیں اور اگر صحیح قرائت سیکھ سکتا ہو تو اس پر سیکھنا واجب ہے۔

مسئلہ 97۔ جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ نائب نے حج انجام دے دیا ہے تو اس کے عمل کی صحت کا اطمینان حاصل کرنا ضروری نہیں بلکہ اس کے عمل کو صحیح سمجھا جائے گا۔

منوبٌ عنه کے شرائط

مسئلہ 98۔ منوبٌ عنه[1] درج ذیل شرائط کا حامل ہونا چاہئے:

1. مسلمان ہو لہٰذا کسی کافر کی نیابت میں حج کرنا درست نہیں۔

2. واجب حج میں نیابت اس صورت میں صحیح ہے جب منوبٌ عنه فوت ہو چکا ہو یا بڑھاپا یا بیماری کی وجہ سے آئندہ سالوں میں بھی بغیر مشقت کے حج انجام دینے کی توانائی نہ رکھتا ہو البتہ مستحب حج میں نیابت ہرحال میں جائز ہے۔

---

[1] وہ شخص جس کی طرف سے حج بجالایا جاتا ہے۔

مسئلہ 99۔ منوبٌ عنه کے لیے عاقل یا بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ 100۔ مرد کا عورت کی طرف سےنائب ہونا اور عورت کا مرد کی طرف سے نائب ہونا صحیح ہے۔

مسئلہ 101۔ صرورہ (یعنی وہ شخص جس نے آج تک خود حج نہیں کیا) دوسرے صرورہ یا غیر صرورہ کا نائب بن سکتا ہے، خواہ نایب یا منوبٌ عنه مرد ہو یا عورت۔

مسئلہ 102۔حج نیابتی میں نیابت کی نیت اور منوبٌ عنه کی تعیین خواہ اجمالی طور پرکیوں نہ ہو، شرط ہےالبتہ زبان پر جاری کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ 103۔ ایسے شخص کو اجیربنانا درست نہیں جس کا وظیفہ وقت کی تنگی کی وجہ سے حج تمتع سے حج افراد کی طرف عدول کرنا ہو البتہ اگر نایب کو اس وقت اجیر کیا گیا ہو جب وقت کافی تھا اس کے بعد اتفاقا وقت تنگ ہوجائے تو واجب ہے کہ حج افراد کی نیت سے احرام باندھے یا حج افراد کی طرف عدول کرے اور اس کا یہ عمل منوبٌ عنه کے حج تمتع کے لئے کافی ہوگا اور وہ اجرت کا مستحق ہوگا۔

مسئلہ 104۔ اگر کوئی شخص معین اجرت پر حج کیلئے اجیر بن جائے اور اجرت حج کے اخراجات سے کم ہو تو اجیر کرنے والے پر اس کمی کو پورا کرنا واجب نہیں ہے اسی طرح اگر ادا کی گئی رقم میں سے کچھ بچ جائے تو اسے واپس لینے کا حق نہیں ہے۔

مسئلہ 105۔ جن موارد میں نائب کا حج منوب عنہ کیلئے کفایت نہ کرے چنانچہ اسی سال حج بجا لانے کے لئے اجیر بنا ہو تو اجیربنانے والےکو اجرت واپس کرنا واجب ہے۔ بصورت دیگر تو لازم ہے کہ اگلے سالوں میں دوبارہ حج بجالائے۔

مسئلہ 106۔ جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہو، حج نیابتی کے لئے اجیر نہیں بن سکتا ہے۔ اور معذور اس شخص کو کہتے ہیں جو حج کے اختیاری اعمال جیسے تلبیہ اور طواف اور سعی میں اپنے پاؤں پر چلنے، نماز طواف کو صحیح طریقے سے بجالانے، اپنے ہاتھ سے رمی جمرات، مقررہ وقت میں عرفات اور مشعر میں وقوف اور منی میں رات گزارنے پر قادر نہ ہواس طرح کہ اس کے نتیجے میں حج کے بعض اعمال ناقص رہ جائیں۔ لیکن اگر عمل ناقص ہونے پر منتج نہ ہوجائے اور فقط احرام کے بعض محرمات کے ارتکاب میں معذور ہو تو اس کی نیابت صحیح ہے۔

مسئلہ 107۔ اگر نیابتی حج کے دوران نائب معذور ہوجائے اور اس کا عذر حج کے اعمال ناقص

ہونے کا باعث بنے تو اجارہ کا باطل ہو جانا بعید نہیں ہے ۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ منوب عنہ کی طرف سے دوبارہ حج بجالائے اور نائب اور منوب عنہ کے درمیان اجرت پرمصالحت ہونی چاہئے۔

مسئلہ 108۔ جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاری وقوف سے معذور ہیں ان کا نائب بننا صحیح نہیں ہے اور اگر ایسے لوگ نائب بن جائیں تو وہ اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے[1] مثلا کار وانوں کے خدمت گزار جن کو معذور افراد کی ہمراہی کرنا ضروری ہے یا کاروان کے انتظامات کی انجام دہی کے لئے طلوع فجر سے پہلے مشعر سے منی کی طرف نکلنا پڑتا ہے۔ اگر یہ افراد نیابتی حج انجام دینے کے لئے اجیر بنیں تو وہ ضرور اختیاری وقوف انجام دیں اور حج بجا لائیں ۔

مسئلہ 109۔ معذور نائب کا حج کافی نہ ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج انجام دے رہا ہو۔ اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے لاعلم ہو یا نائب بنانے والا اس بات سے لاعلم ہو ؛ اسی طرح کوئی فرق نہیں ہے نائب اس عذر کی وجہ سے نیابت صحیح نہ ہونے سے لاعلم ہو یا نائب بنانے والا اس سے لاعلم ہو مثلا نہیں جانتا ہو کہ نائب مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا نہیں کرسکتا ہے۔

مسئلہ 110۔ نایب کو حج کے اعمال انجام دینے میں اپنے مرجع تقلید کے فتوے کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

مسئلہ 111۔ اگر نایب احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو حج منوبٌ عنہ پرسے حج ساقط ہوگا لیکن اگر احرام کے بعد اور حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہوجائے تو احتیاط واجب کی بناپر حج کافی نہیں ہوگا، خواہ نیابت مفت ہو یا اجرت پر، حجۃ الاسلام ہو یا کوئی دوسرا واجب حج۔

مسئلہ 112۔ اگر نایب احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہوجائےچنانچہ وہ منوبٌ عنہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے نائب بنا تھا چنانچہ اجارہ کے اطلاق سے یہی ظاہر ہوتا ہے، لہذا وہ پوری اجرت کا مستحق ہوگا جوکہ اس کے ورثاء کو دی جائے۔

مسئلہ 113۔ جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے حج پر گیا ہو اور اس نے خود اپنی طرف سے حجۃ الاسلام ادا نہ کیا ہوتو مستحب احتیاط یہ ہے کہ وہ حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد اگر ممکن ہو تو مکہ میں اپنی طرف سے عمرہ مفردہ انجام دے۔

مسئلہ 114۔ نایب حج نیابتی مکمل کرنے کے بعد اپنی طرف سے یا کسی اور کی طرف سے طواف یا عمرہ مفردہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ 115۔ جس طرح احتیاط واجب کی بناپر خود نیابت میں ایمان (شیعہ ہونا) شرط ہے،اسی طرح ان اعمال میں بھی احتیاط واجب کی بناپر یہی شرط ہے جن میں نیابت جائز ہے، جیسے

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

طواف، رمی اور قربانی[2]

مسئلہ 116۔ نایب پر واجب ہے کہ حج کے اعمال اور طوافِ نساءمنوبٌ عنه کی نیابت کی نیت سے انجام دے۔

---

[1] خواتین معذور شمار نہیں ہوتیں ان کے نائب ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

[2] قربانی میں ایمان شرط ہونے کے بارے میں مسئلہ 514 کی طرف رجوع کیا جائے۔

نیابت سے متعلق چند استفتائات

سوال 117:کوئی شخص مدینہ منورہ میں کسی کو اپنے والد کے لیے حج میقاتی کے لیے اجیر بنائے لیکن یہ واضح نہیں کیا کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھنا ہے یا کسی اور میقات سے، تو کیا اجیر مسجد شجرہ سے عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھ سکتا ہے، پھر جحفہ یا قرن المنازل جا کر عمرہ تمتع نیابتی کے لیے احرام باندھ لے؟

جواب: ہاں، وہ مسجد شجرہ سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ سکتا ہے اور بعد میں حج نیابتی کے لیے پانچ معروف میقاتوں میں سے کسی سے احرام باندھ سکتا ہے، مگر یہ کہ مدینہ میں اجیر بنانا قرینہ ہو کہ احرام مسجد شجرہ سے ہی باندھنا چاہیے۔

سوال 118: ایک شخص نے حج کے لیے رجسٹریشن کروائی اور وصیت کی کہ اس کا بیٹا اس کے کوٹے سے نیابتی حج کرے۔باپ کی موت کے بعد بیٹے کے پاس مالی استطاعت آ گئی، اور وہ صرف والد کےکوٹے سے حج پر جا سکتا ہے۔تو کیا باپ کے کوٹے پر وہ میقات پر پہنچ کر والد کی طرف سے نیابتی حج کرے یا اپنی طرف سے؟

جواب: اگر حج میقاتی سے زائد اخراجات، مال کے ایک تہائی مقدار سے زیادہ نہ ہوں، یا ورثاء نے زائد اخراجات کی اجازت دے دی ہو،

تو اپنے والد کی نیابت میں حج کرنا چاہئے۔

سوال 119: پچھلے مسئلے میں اگر میت نے وصیت نہ کی ہو اور ورثا حج کا کوٹہ اس بیٹے کو دیں جو مالی استطاعت رکھتا ہے تاکہ وہ باپ کی طرف سے حج کرے، تو کیا وہ بیٹا جب میقات پہنچے تو اپنے باپ کی نیابت میں حج کرے یا خود مستطیع ہونے کی وجہ سے اپنے لیے؟

جواب: اس صورت میں بھی چونکہ راستہ باپ کےکوٹے کی وجہ سے ہموار ہوا ہے لہذا نیابتی حج مقدم ہے۔

سوال 120: گذشتہ دونوں مسئلوں میں اگر اس کا فریضہ نیابتی حج ہو لیکن وہ اپنے لیے حج ادا کرے، تو کیا یہ اس کے حجۃ الاسلام کے لیے کافی ہوگا؟

جواب: "حجۃ الاسلام" کے لیے کافی ہونا محلِ اشکال ہے۔

سوال 121: اگر کسی کا باپ مستطیع تھا اور وفات پا ئےاور بیٹا باپ کے کوٹے سے حج کے لیے روانہ ہو اور میقات پہنچ کر خود بھی مستطیع ہو جائے، کیا کرے؟ جبکہ نہ وصیت ہے نہ اسے نیابت کے لیے کہاگیا ہے مثلاً وہی واحد وارث ہے اور راستہ صرف اسی ذریعے ممکن تھا۔

جواب: اپنے لیے حج ادا کرے اور والد کی طرف سے کسی اور کو نائب بنائے۔

سوال 122: جو شخص حج کے بعض اعمال جیسے طواف، رمی جمرات، قربانی وغیرہ نیابتاً انجام دے رہا ہو، کیا اس کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے؟

جواب: ضروری نہیں۔

سوال 123: اگر کوئی شخص میقات پر احرام باندھتے وقت ایک خاص فرد کی نیابت کی نیت کرے، لیکن حج کے اعمال انجام دیتے وقت دانستہ یا بھول کر کسی اور کی نیت کرے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: کافی نہیں ہے اور واجب ہے کہ نائب نے محرم ہوتے وقت جو نیت کی ہے اعمال نیابتی بھی اسی کے مطابق انجام دے۔

سوال 124: اگر کوئی شخص عمرہ یا حج یا مخصوصا طواف کے لیے اجیر ہو تو کیا وہ کسی اور کی طرف سے (بلامعاوضہ یا معاوضہ کے ساتھ) قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے؟

جواب: کوئی اشکال نہیں۔

سوال 125: اگر نائب جان بوجھ کر دن میں رمی جمرات ترک کر دے، تو اس کی نیابت کا کیا حکم ہے؟

جواب: رمی جمرات حج کے اعمال میں سے ہے، اگر صحیح طریقے سے انجام نہ دے تو اس کی نیابت صحیح ہونے میں اشکال ہے، خاص طور پر اگر ایام تشریق میں اس کی قضا نہ کرے۔

سوال 126: اگر نائب حج کا عمل مکمل کرنے سے پہلے منوبٌ عنہ کا عذر ختم ہو جائے تو کیا نائب کا حج کافی ہوگا؟

جواب: کافی نہیں ہوگا۔

127: اگر اجارہ مطلق ہو (یعنی نہ ذمہ بری کرنے کی قید ہواور نہ اعمال کی قید ہو) اور اجیر احرام باندھنے اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے، تو کیا وہ پوری اجرت کا حقدار ہے یا اجرت تقسیم ہوگی؟

جواب: اگر اجارہ منوب عنہ کو ذمہ بری کرنے کے لیے ہو، جیسا کہ حج کے اجاروں میں عام طور پر ہوتا ہے، تو وہ پوری اجرت کا مستحق ہے۔

سوال 128: نائب وقت کے ایک حصے میں عمل نیابتی انجام دینے کی توانائی رکھتا تھا اور وقت وسیع ہونے کے باوجود نائب عمل نیابتی انجام نہ دے اور بعد میں عمل انجام دینا ناممکن ہوجائے

مثلا بارہویں تاریخ کے ظہر تک رمی جمرات انجام دے سکتا تھا لیکن تاخیر کی اور ظہر کے بعد رش ، بیماری یا کسی اور وجہ سے انجام نہیں دے سکے یا مکہ کے اعمال کو چند روز موخر کیا اس کے بعد بیماری یا کسی اور وجہ سے انجام نہیں دے سکے تو نیابت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اجارہ اسی سال کے لیے ہو تو احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہے، بیشتر احتیاط یہ ہے کہ قضا ہونے والے عمل کے لیے نائب مقرر کرے اور اجرت کے بارے میں مستأجر سے مصالحت کرے۔ اگر اجارہ کسی خاص سال کے لیے نہ ہو تو احتیاط واجب کی بناپرنیابتی حج کو آئندہ سال ادا کرے۔

سوال 129: اگر نائب جانتا ہو کہ وہ "حجِ تمتع" کے لیے اجیر بنا ہے، لیکن یہ نہیں جانتا کہ "حجة الاسلام کے لئے نائب بنا ہے یا حج نذری یا مستحب حج کے لیے، تو اگر وہ منوب عنہ کے لئے حج تمتع کی نیت کرے یا اس حج کی نیت کرے جس کے لیے اجیر بنا ہے، تو کیا یہ کافی اور صحیح ہے؟

جواب: جس حج کے لئے نائب بنا ہے اس کی اجمالی نیت کافی ہے۔

سوال 130: جن افراد کے لئے خواتین یا کمزوروں کے ساتھ شب عید کو آدھی رات کے وقت منیٰ جانا لازمی ہے،چنانچہ انہیں معلوم ہو کہ وقوفِ اختیاری کے لیے مشعر واپس آ سکتے ہیں، تو کیا وہ نیابتی حج کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر واپس آنے کی صورت میں طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کو درک کرسکتا ہے تو نیابت میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 131۔ عمرۂ تمتّع کے اعمال درج ذیل ہیں:

1۔ احرام

2۔ طواف

3۔ نمازطواف

4۔ سعی

5۔ تقصیر

ان میں سے ہر عمل کی تفصیل ترتیب وار بیان کی جائے گی۔

اوّل: احرام

مسئلہ ۱۳۲: احرام، عمرہ کا پہلا عمل ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ حج پر جانے والا شخص مقررہ مقامات جنہیں میقات کہا جاتا ہے، میں سے کسی ایک پر عمرہ کی نیت کرے ؛ احرام کا لباس پہنے ؛ مخصوص ذکر زبان پر جاری کرے، اور اس بات کا ارادہ کرے کہ عمرہ کے اعمال کو آخر تک انجام دے گا۔

مسئلہ ۱۳۳: عمرۂ تمتع کے احرام سے متعلق مسائل کو پانچ حصوں میں بیان کیا جائے گا:

1۔ احرام کے میقات

2۔ احرام کے واجبات

3۔ احرام کے مستحبّات

4۔ احرام کی مکروہات

5۔ حالتِ احرام میں ممنوعہ امور

مسئلہ ۱۳۴: وہ مقام جہاں احرام باندھنا ضروری ہے، میقات کہلاتا ہے۔ عمرۂ تمتع کے لیے کئی میقات مقرر ہیں، اور جو لوگ مختلف راستوں سے مکہ کی طرف آتے ہیں، ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک خاص میقات مقرر ہے جہاں سے اسے احرام باندھنا ہوگا۔[1]

1۔ مسجد شجرہ

مسئلہ ۱۳۵: مسجد شجرہ مدینہ منورہ کے نزدیک "ذوالحُلیفہ"کے علاقے میں واقع ہے اور یہ ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستے مکہ جاتے ہیں۔

مسئلہ ۱۳۶: مسجد شجرہ سے جُحْفہ تک احرام میں تاخیر کرنا جائز نہیں مگر ضرورت کے وقت مثلا بیماری، کمزوری یا کسی اور عذر کی صورت میں۔

مسئلہ ۱۳۷: مسجد شجرہ کے باہر احرام باندھنا صحیح نہیں ہے، لیکن مسجد کے تمام حصوں حتّیٰ کہ نئے اور توسیع شدہ حصوں میں احرام باندھنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۳۸: حائض عورت اگر مسجد میں توقف پر مجبور نہ ہوجائے تو مسجد سے گزرتے ہوئے احرام باندھ سکتی ہے لیکن اگر کسی بھی وجہ سے مسجد میں توقف پر مجبور ہوجائے اور عذر برطرف ہونے تک احرام میں تاخیر نہ کرسکے تو اگلے میقات یعنی جحفہ یا اس کے برابر متبادل مقام سے احرام باندھے یا نذر کرکے میقات سے پہلے کسی مقام مثلا مدینہ سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۳۹: اگر عورت کا شوہر موجود نہ ہو اور اُس سے رابطہ آسان نہ ہو، تو نذر کے ذریعے میقات سے پہلے احرام باندھنے کے لیے شوہر کی اجازت شرط نہیں۔ لیکن اگر شوہر حاضر ہو یا آسانی سے رابطہ کیا جا سکتا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اُس سے اجازت لے۔ اگر شوہر کی اجازت کے بغیر نذر کرے تو نذر کا کوئی اعتبار نہیں ۔

2۔ وادی عقیق

مسئلہ 140: وادی عقیق اہل عراق اور اہل نجد اوران لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کے لیے اس وادی سے گزرتے ہیں۔ اس وادی کے تمام حصوں میں احرام باندھنا درست ہے۔

3۔ جُحْفہ

مسئلہ 141: جُحْفہ اہل شام، مصر، مراکش اوران لوگوں کا میقات ہے جوعمرہ کے لئے اس علاقے سے گزرتے ہیں۔مسجد کے اندر یا باہر جحفہ کے دیگر مقامات پر احرام باندھنا صحیح ہے۔

4۔ يَلَمْلَم

مسئلہ 142: يَلَمْلَم ایک پہاڑ ہے جو مکہ مکرمہ کے جنوب میں واقع ہے، اور یہ یمن والوں اوران لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کے لئے اس راستے سےگزر رتے ہیں۔ اس کے تمام حصوں میں احرام باندھنا صحیح ہے۔

5۔ قَرْنُ المنازل

مسئلہ 143: قَرْنُ المنازل طائف سے آنے والوں اور اُن لوگوں کا میقات ہے جو اس راستے سے عمرہ کے لئے آ تے ہیں۔ مسجد کے اندر اور باہر احرام باندھنا صحیح ہے۔

6۔ مکلف کا گھر

مسئلہ 144: اگر کسی شخص کا گھرمیقات یا اس کے برابر مقام اور مکہ کے درمیان واقع ہو، تو گھر ہی اس کا میقات ہے اور اس شخص پر واجب نہیں کہ احرام باندھنے کے لیے کسی خاص میقات تک جائے۔[2]

پانچ میقاتوں کے برابر مقامات (محاذات)

مسئلہ 145: اگر کوئی شخص ایسے راستے سے مکہ جائے جس میں کوئی میقات نہیں آتا، لیکن وہ راستہ کسی میقات کے محاذی یعنی متوازی مقام سے گزرتا ہو، تو اُس پر لازم ہے کہ وہ اسی مقام پر احرام باندھے۔

"محاذات" یعنی مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے ایسی جگہ پہنچ جائے جو میقات کے دائیں یا بائیں جانب واقع ہو اس طرح کہ اگر اس مقام سے آگےجائے تو میقات اس کے پیچھے رہ جاتا ہے۔

---

[1] حج تمتع اور عمرہ مفردہ کے میقات کا ذکر متعلقہ فصل میں آئے گا۔

[2] مزید تفصیلات کے مطابق میقات کے استفتائات (158) کی طرف رجوع کریں

مسئلہ 146: میقات یا اس کے محاذات (برابر کے مقام) کا علم نہ ہو، تو وہ شرعی گواہی یعنی دو عادل گواہوں کی شہادت یا اطمینان بخش شہرت کی بنیاد پرثابت ہوجاتا ہے اور یقین حاصل کرنے کے لیے خود تحقیق کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر علم، شرعی گواہ یا شہرت نہ ہو، تو اطلاع رکھنے والے مقامی افراد سے سوال کرکے حاصل ہونے والے ظن پر اکتفا کر سکتا ہے۔

مسئلہ 147: میقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں، مگر یہ کہ انسان نے نذر کی ہو کہ وہ میقات سے پہلے مثلاً مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھے۔ اس صورت میں اُسے نذر کے مطابق وہیں سے احرام باندھناہوگا اور یہ احرام صحیح ہے۔

مسئلہ 148: اگر کوئی شخص عمداء غفلت، فراموشی یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے بغیر احرام میقات سے گزر جائے، تو اُس پر واجب ہے کہ میقات واپس جا کر وہاں سے احرام باندھے۔

مسئلہ 149: اگر کوئی شخص غفلت، فراموشی یا جہالت کے باعث بغیر احرام میقات سے گزر جائے، اور وقت کی کمی یا کسی اور عذر کی وجہ سے واپس نہ جا سکے، تو چنانچہ ابھی حرم میں داخل نہیں ہوا ہے، تو احتیاط واجب یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو میقات کی طرف واپس جائے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہے اور وہ حرم سے باہر جا سکتا ہے، تو احرام باندھنے کے لئے باہر جاناواجب ہے۔ اگر وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے حرم سے باہر جانا ممکن نہ ہو، تو اسی جگہ سے احرام باندھے جہاں اس کا عذر ختم ہوا ہے۔

مسئلہ 150: بغیر کسی عذر کے احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے، چاہے اُس کے سامنے دوسرا میقات موجود ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 151: اگر کسی شخص کو کسی میقات پر احرام باندھنے سے روک دیا جائے، تواگلے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ 152: اگر کوئی شخص علم ہوتے ہوئےاور جان بوجھ کر میقات پر احرام باندھے بغیر گزر جائے اور وقت کی کمی یا کسی اور عذر کی وجہ سے واپس نہ جا سکے، اور آگے کوئی دوسرا میقات بھی نہ ہو، اور عمرہ کا وقت بھی تنگ ہوجائے تو وہ عمرہ اور حج سے محروم ہو گیا ہے اور اگر اُس پر حج واجب ہوچکا تھایا اسی سال مستطیع ہوا تھا تو اُسے اگلے سال حج کرناچاہئے۔

مسئلہ 153: جدّہ نہ میقات ہے اور نہ ہی کسی میقات کا محاذی لہٰذا جدّہ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہےاور کسی میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔

مسئلہ 154: اگر کوئی شخص میقات پر احرام باندھنے کے بعد آگے جا کر متوجہ ہوجائے کہ اُس

کا احرام صحیح نہیں تھا، تو اگر ممکن ہے تو اُسےمیقات واپس جا کر وہاں سے صحیح احرام باندھنا چاہئے اور اگر مکہ آئےبغیر میقات واپسی ممکن نہ ہو، تو حرم میں داخل ہونے سے پہلے، "اُدنی الحِلّ[1] " سےمکہ میں داخل ہونے کے لئے عمرہ مفردہ کی نیت سے احرام باندھے اورعمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد کسی میقات پر واپس جائے اور وہاں سے عمرۂ تمتّع کے لیے احرام باندھے۔

[1] حرم کے باہر نزدیک ترین مقام

میقات سے متعلق استفتاءات

سوال 155: ایک شخص نے حکم نہ جاننے کی وجہ سے جدّہ سے احرام باندھا اور عمرۂ مفردہ کے اعمال انجام دیے، بعد میں اُسے معلوم ہوا کہ اُسے میقات جانا چاہیے تھا ؛ کیا اس کا عمرہ صحیح ہے؟

جواب: اس کی کوئی شرعی ذمہ داری نہیں لیکن اگر نائب ہو یا نذر وغیرہ کی وجہ سے عمرہ واجب ہوا ہے، کافی نہیں ہے۔

سوال 156: کیا حدیبیہ پانچ مقررہ میقاتوں کے حکم میں ہے؟ کیا وہاں سے احرام باندھنا صحیح ہے؟

جواب: حدیبیہ میقات خمسہ کے حکم میں نہیں آتا، لہٰذا عمرۂ تمتع کے لیے وہاں سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے۔

سوال 157: اگر کوئی شخص مکہ میں مقیم ہو اور عمرۂ تمتع ادا کرنا چاہے، لیکن میقات تک جانے سے معذور ہو، تو کیا "ادنی الحِلّ" سے احرام باندھنا کافی ہے؟

جواب: کافی ہے۔

سوال 158: اگر کوئی مکلف مکہ سے سولہ فرسخ سے کم فاصلے میں رہتا ہو، تو کیا اُسے اپنے گھر سے احرام باندھناچاہئے یا شہر کے کسی بھی مقام سے احرام باندھ سکتا ہے؟

جواب: وہ اپنے شہر کے کسی بھی مقام سے احرام باندھ سکتا ہے، اگرچہ اولیٰ اور احوط یہی ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھے۔

سوال 159: کیا میں بغیر کسی عذر کےمیقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کر سکتا ہوں جبکہ مجھے علم ہے کہ احرام کے بعد مجھے سایہ میں جانا پڑے گا، مثلاً ہوائی جہاز میں سوار ہونا ہوگا؟

جواب: میقات سے پہلے احرام کی نذر کرنا اور اُس نذر پر عمل کرنے کے لیےمیقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح ہے۔ اور دن کے وقت سایے میں جانا حرام ہےاور ہر مسئلے کا حکم دوسرے مسئلے پر اثرانداز نہیں ہوتا۔

سوال 160: اگر کوئی مدینہ یا اس کے نواح میں رہتا ہو اور عمرہ انجام دینا چاہے، تو کیا وہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے بغیر جدّہ جا سکتا ہے اور اس کے بعد حرم سے نزدیک مقام مثلاً مسجد تنعیم سے احرام باندھے؟

جواب: اگر وہ مدینہ سے عمرہ کے قصد سے نکلے، تو شجرہ سے احرام باندھنا واجب ہے اور وہ بغیر احرام

کے وہاں سے نہیں گزر سکتا، چاہے پہلے جدّہ جانا ہولیکن اگر مدینہ سے جدّہ کے قصد سے نکلا ہو، تو شجرہ سے احرام باندھنا واجب نہیں اور جدّہ جا سکتا ہےاس صورت میں اگر عمرہ کا ارادہ کرے، تو میقات خمسہ میں سے کسی ایک پر جا کر احرام باندھنا ہوگا ؛ جدّہ یا ادنی الحِلّ سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے۔

سوال 161۔ مدینہ سے مکہ جانے کے دو راستے ہیں: ایک جُحْفہ کے قریب سے گزرتا ہے جس میں محاذات ثابت ہے ؛ دوسرا ایک ہائی وے ہے جو اگرچہ جُحْفہ کے قریب سے گزرتا ہے لیکن سو کلومیٹر سے زیادہ طویل اور راستہ کج ہے۔ کیا اس راستے میں بھی محاذات ثابت ہوتا ہے؟

جواب: مکہ کی طرف جانے والے کے لیے محاذات کا مطلب یہ ہے کہ راستے میں ایسے مقام پر پہنچ جائے جس کے دائیں یا بائیں جانب میقات واقع ہو۔ لہٰذا مذکورہ دونوں راستوں میں محاذات ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہے۔

سوال 162۔ اگر کوئی شخص خود یا اپنے اہل خانہ کے لیے میقات پر احرام باندھنے سے خطرہ محسوس کرے، تو کیا وہ بغیر احرام کے میقات سے گزر سکتا ہے اور پھر حرم سے باہر کسی قریب مقام پر احرام باندھے؟

جواب: وہ میقات سے بغیر احرام گزر سکتا ہے۔ اگر میقات سے عبور کرنے کے بعد اس کا عذر ختم ہو جائے تو اُس پر واجب ہے کہ میقات واپس جا کر احرام باندھےورنہ اگلے میقات یا کسی اور میقات سے احرام باندھے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اسی جگہ احرام باندھے۔

سوال 163۔ کیا مسجد شجرہ کا صحن (یعنی کھلا ہوا بیرونی حصہ) احرام کے لیے مسجد کے حکم میں آتا ہے یا صرف وہ جگہ مراد ہے جہاں نماز ہوتی ہے؟ اور کیا حائضہ عورت مسجد کے صحن کے اندر دائیں یا بائیں جانب کسی جگہ احرام باندھ سکتی ہے؟ اور مسجد کے پچھلے صحن میں احرام کا کیا حکم ہے؟

جواب: میقات "مسجد شجرہ" کے اندر ہے،اگرچہ وہ نئی تعمیر شدہ جگہ کیوں نہ ہو۔ جس عورت کو شرعی عذر ہو، وہ صحن میں احرام نہیں باندھ سکتی بلکہ اُسے مسجد کے اندر سے گزرنے کی حالت میں (ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکلتے ہوئے) احرام باندھنا چاہئے یا نذر کرکے مسجد سے پہلے احرام باندھے۔ اگر مسجدسے حتی کہ گزرتے ہوئے بھی احرام نہ باندھ سکے تو جُحْفہ یا اس کے محاذات سے احرام باندھ سکتی ہے۔

مسئلہ164۔ مردوں کو چاہیے کہ احرام کے لیے سلے ہوئے تمام کپڑے، بشمول انڈرویئر اتاردے اور سلے بغیردو کپڑے پہنے ایک کو لنگی کی طرح کمر پر باندھے اور دوسرے کو کندھے پر ڈالے۔

مسئلہ 165۔ احتیاط واجب کی بناپر کہ یہ دو نوں کپڑے احرام کی نیت اور تلبیہ سے پہلے پہننا چاہئے۔

مسئلہ 166۔ دو جامہ احرام پہننا صرف مردوں کے لیے واجب ہے۔ عورتیں اپنے عام لباس میں ہو سکتی ہیں بشرطیکہ وہ خالص ریشم کا نہ ہو اور نماز کے کپڑوں کے شرائط پر پورا اترتا ہو۔

مسئلہ 167۔ لازم نہیں کہ لنگی ناف سے گھٹنے تک مکمل طور پر ڈھانپے بلکہ جہاں تک عام طور پر لنگی سمجھی جائےتو کافی ہے۔

مسئلہ 168۔ لنگی کا گردن سے گِرہ باندھنا جائز نہیں لیکن اسکو پن یا کلپ وغیرہ لگانے یا لنگی کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے گِرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک لنگی کے عنوان سے خارج نہ ہوجائے۔ اور اسی طرح اگر ردا کو پن یا کلپ سے گرہ باندھنا یا اس کے دونوں اطراف میں کنکریاں باندھنا یا اسے دھاگے سے متعارف صورت میں باندھنا، جب تک ردا صدق کرے، جائز ہے۔

مسئلہ 169۔ لباس احرام پہننے میں احتیاط واجب کی بناپر قصد قربت ہونا لازم ہے۔

مسئلہ 170۔ جس لباس میں محرم ہونا چاہے اس میں نماز ی کے لباس کے تمام شرائط ہونے چاہئیں پس نجس نہ ہو (مگر خون کی اتنی مقدار ہو جو نمازی کے لباس میں جائز ہے) ، غصبی نہ ہو،حرام گوشت حیوان یا مردار کے اجزاء سے نہ بنا ہواور خالص ریشم نہ ہو۔

مسئلہ 171۔ لازم ہے کہ لنگی نازک اور بدن نما نہ ہو، لیکن رداءمیں بدن نظر آئے تو کوئی اشکال نہیں ہے بشرطیکہ اس کو رداء کہا جائے۔

مسئلہ 172۔ لازم نہیں احرام کا لباس بُنا ہوا یا کاٹن یا اُون و غیرہ کا ہو بلکہ چمڑے ، پلاسٹک یا نمدے کا ہو اور اس کو لباس کہا جائے اور اس کا پہننا متعارف ہو تو کافی ہے۔

مسئلہ 173۔ اگر جانتے ہوئے اور عمدا احرام کے وقت سلے ہوئے کپڑے نہ اتارے، تو احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں اور احتیاط واجب یہ ہے کہ کپڑے اتارنے کے بعد میقات میں نیت اور تلبیہ دوبارہ تکرار کرے۔

مسئلہ 174۔ اگر سردی یا دیگر وجوہات کی بناپر سلے ہوئے کپڑے پہننا ضروری ہو تو عام لباس

مثلا پیراہن استعمال کرسکتے ہیں البتہ انہیں پہننے کی بجائے اُلٹا کرکے (اوپر سے نیچے یا الٹا کرکے) خود پر ڈالے۔

مسئلہ 175۔ احرام باندھنے والا سردی وغیرہ سے بچنے کے لیے دو سے زیادہ کپڑے بھی پہن سکتا ہے، مثلاً ایک سے زائد کپڑے کندھے یا کمر پر ڈال سکتا ہے۔

مسئلہ 176۔ غسل کرنے، نہانے یا کپڑےوغیرہ بدلنے کے لیے احرام کا لباس اتارسکتے ہیں۔

مسئلہ 177۔ اگر احرام کا لباس نجس ہو جائے تو احتیاط واجب کی بناپر اسے دھونا یا بدلنا چاہئے۔

مسئلہ 178۔ حدث اصغر اور اکبر سے پاک ہونا احرام صحیح ہونے کی شرط نہیں ہےبنا براین جنابت یا حیض کی حالت میں احرام باندھنے میں کوئی اشکال نہیں ۔

دوم - نیت

مسئلہ 179۔ نیت کے شرائط و کیفیت درج ذیل ہے:

الف) حج یا عمرہ کے اعمال انجام دینے کا قصد کرے بنابراین جو شخص عمرہ تمتع کے لیے احرام باندھ رہاہے، احرام کے وقت اس کو بجالانے کی نیت کرے۔

ب) قصد قربت اور اللہ سے نزدیک ہونے اور اس کی اطاعت کی خالص نیت رکھتا ہو کیونکہ حج و عمرہ کے تمام اعمال عبادت ہیں لہذاقصد قربت اور اللہ سے نزدیک ہونے کی نیت کے ساتھ انجام دینا چاہئے۔

ج) احرام کے وقت واضح کرنا چاہئے کہ حج کا احرام ہے یا عمرہ کا ، حج تمتع کا ہے یاحج افرادکا ، حجۃ الاسلام ہے یا مستحب یا نذر، نایب ہے یا اپنے لیے کررہا ہے۔

مسئلہ 180۔نیت میں اعمال اور مناسک کی تفصیلی صورت کو ذہن میں لانا ضروری نہیں ہے بلکہ اجمالی طور پر حج یا عمرہ کے اعمال کے واجبات کو انجام دینے کا قصد کرے پھر ان کو تدریجا بجالائے تو کافی ہے۔

مسئلہ 181۔ احرام باندھنے کے وقت محرمات کو ترک کرنے کا قصد ضروری نہیں ؛ حتی کہ احرام باندھنے کے وقت بعض محرّمات انجام دینے کا قصد رکھتا ہوتب بھی احرام صحیح ہے، لیکن ان محرمات کا قصد کرنا جائز نہیں جو عمرہ یا حج کو باطل کر تے ہیں مثلاً بعض موارد میں بیوی سے مباشرت اور اس طرح کا قصد احرام کی نیت کے منافی ہے۔

مسئلہ 182 ۔ اگر غفلت یا مسئلہ سے ناآگاہی کی وجہ سے عمرہ کے بجائے حج کی نیت کرے تو احرام صحیح ہے ؛ مثلاً عمرہ تمتع کا احرام باندھتے وقت یوں نیت کرے کہ حج تمتع کے لئے احرام باندھتا ہوں قربۃ الی اللہ البتہ یہ قصد ہو کہ وہ اعمال انجام دے جو دوسرے لوگ عمرہ تمتع میں انجام دیتے ہیں اور یہ تصور ہو کہ ان اعمال کو حج کہتے ہیں تو اس کا احرام صحیح ہے۔

مسئلہ 183 ۔ نیت کو زبان پر جاری کرنا یا ذہن میں لانا شرط نہیں بلکہ عمل انجام دینے کا ارادہ کرے ور اسی نیت سے "لبیک" کہے تو کافی ہے۔

مسئلہ 184۔ نیت احرام باندھنے کے ساتھ ہونی چاہیےبنابراین قبل از وقت نیت کرنا کافی نہیں مگر اس صورت میں کہ احرام تک نیت قائم و دائم رہے۔

نیت احرام کے استفتائات

سوال 185۔ کوئی شخص اپنی ذمہ داریوں کی وجہ سے ممکن ہے عمرہ تمتع کے بعد مکہ سے نکلے

توکیا میقات پر وہ عمرہ تمتع کی نیت سے محرم ہو سکتا ہے؟

جواب: عمرہ تمتع کی نیت سے احرام باندھ سکتا ہے۔

سوال 186۔ اگر عورت میقات پر حائض ہو اور یقین یا اطمینان ہو کہ وقت پر عمرہ تمتع انجام نہیں دے پائے گی، تو اسے کس نیت سے محرم ہونا چاہیے؟

جواب : وہ حج افراد یا مافی الذمہ کی نیت سے احرام باندھ سکتی ہے اور پہلی صورت میں مقررہ وقت سے پہلے پاک ہوجائے تو عمرہ تمتع کے لئے دوبارہ پانچ میں سے کسی ایک میقات پر جاکر احرام باندھنا لازم ہے لیکن دوسری صورت میں اگر مقررہ وقت سے پہلے پاک نہ ہوجائے تو احرام حج افراد کا ہوگا اور اگر پاک ہو جائے تو اسی احرام سے عمرہ تمتع کر سکتی ہے۔

سوم ۔ لبّیک کہنا

مسئلہ 187۔ احرام میں تلبیہ نماز میں تکبیرۃ الاحرام کی مانند ہے، جب انسان مکمل تلبیہ کہہ دے تو مُحرم ہوجاتا ہےاور عمرہ تمتع کے اعمال شروع کرتا ہےتلبیہ حقیقت میں اللہ تعالی کی دعوت قبول کرنے کے مترادف ہے جس نے مکلفین کو حج کی دعوت دی ہے اسی لئے مناسب ہے کہ تلبیہ کو پورے خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے۔

مسئلہ 188۔ تلبیہ کی واجب مقدار یہ جملے ہیں: «لبّیکَ اللّهمَّ لبّیک، لبّیکَ لا شریکَ لکَ لبّیک»

اوراحتیاط مستحب ہے اس کے بعد کہے: «إنّ الحمدَ و النّعمَةَ لکَ و المُلک لا شریکَ لکَ لبَّیک»

اور مستحب ہے کہ معتبر روایات میں آنے والے ان جملوں کو حضور قلب اور خشوع کے ساتھ اضافہ کرے: «لبَّیکَ ذَا الْمَعارجِ لبَّیکَ، لبَّیْکَ داعِیاً إلی دارالسَّلامِ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ غَفّارَ الذُّنُوبِ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ أهْلَ التَّلْبِیَةِ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ ذَا الْجَلالِ وَالإکْرامِ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ تُبْدِئُ وَ الْمَعادُ إلَیْکَ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ تَسْتَغْنِی و یُفْتَقرُ إلَیْکَ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ مَرْهُوباً وَ مَرْغُوباً إلَیْکَ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ إلهَ الْحَقِّ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ ذَا النَّعْماءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیلِ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ کَشّافَ الْکُرَبِ الْعِظامِ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ عبدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ لبَّیْکَ، لبَّیْکَ یا کریمُ لبَّیْکَ»

مسئلہ 189 ۔ احرام کے آغاز سے مکہ پہنچنے تک بار بار لبیک کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ 190۔ لبیک کی واجب مقدار کو صحیح تلفظ کرنا لازم ہے ؛ اگر نہیں آتا تو سیکھے یا کوئی ہر کلمے کو ادا کرے اور وہ اس کو صحیح طریقے سے دہرائے۔ اگر ان میں سے کچھ بھی ممکن نہ ہو تو ہر ممکن طریقے سے تلفظ کرے اور احتیاط واجب کی بناپر کسی کو نائب بھی بنائے جو اس کے بدلے صحیح طرح سے ادا کرے۔

مسئلہ 191۔ اگر کوئی جان بوجھ کر لبیک نہ کہے تو گویا اس نے میقات پر احرام ترک کر دیا ہے۔[1]

مسئلہ 192۔ اگرکوئی بغیر عذر کے صحیح لبیک نہ کہے تو اس کا حکم اس شخص جیسا ہے جس نے جان بوجھ کر تلبیہ ترک کردیا۔

مسئلہ 193۔ جو شخص عمرہ تمتع کے لئے محرم ہوا ہے اس کو چاہئے کہ مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہی لبیک نہیں کہنا چاہئے اور واجب ہے کہ لبیک کہنا بند کرے۔ مکہ کے گھروں سے مراد احتیاط واجب کی بناپر وہ مکانات ہیں جو آج مکہ کا حصہ ہیں اگرچہ تازہ اور حال ہی میں تعمیر کیے گئے ہوں۔

مسئلہ 194 ۔ حج تمتع ، عمرہ تمتع ، حج اِفراد اور عمرہ مفردہ کا احرام صرف تلبیہ سے ہوتا ہے لیکن حج قِران کا احرام تلبیہ کے ساتھ بھی محقق ہو سکتا ہے اور اِشعار اور تقلید[2] کے ساتھ بھی، اِشعار اونٹ کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ تقلید، قربانی کے سارے جانوروں پر صدق آتی ہے۔

---

[1] جس کا حکم مسئلہ 148 اور 152 میں بیان کیا گیا ہے۔

[2] اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ کی کوہان کو زخمی یا خون آلود کرے تاکہ قربانی کا جانور ہونا معلوم ہوجائے۔ اور تقلیدکا مطلب یہ ہے کہ جوتے یا کسی دھاگے کو جانور کی گردن میں لٹکا دے تاکہ پتہ چل سکے کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔

احرام کے استفتائات

سوال 195- تلبیہ میں حرکت پر وقف کرنے اورسکون پر وصل کرنے کا کیا حکم کیا ہے؟

جواب: کوئی اشکال نہیں اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ حرکت پر وقف اورسکون پر وصل نہ کیا جائے۔

سوال 196- اگر لبیک کہنے کے بعد لباس احرام پہنےتو کیا تلبیہ تکرار کرنا واجب ہے؟

ج: اگرچہ احتیاط کی بناپر احرام کا لباس تلبیہ سے پہلے پہننا چاہئے لیکن تلبیہ تکرار کرنا واجب نہیں، اگرچہ احتیاط کے مطابق ہے۔ مگریہ کہ نیت اور تلبیہ کے وقت جان بوجھ کرسلا ہوا لباس نہ اتارا گیا ہو تو اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر لباس اتارنے کے بعد نیت اور تلبیہ تکرار کرے۔

سوال 197- اگر کسی کو وطن واپس آنے کے بعد پتہ چلے کہ اعمال انجام دینے کے دوران احرام کا لباس نجس تھاتو کیا احرام سے خارج ہوگیا؟

جواب: اس فرض کے ساتھ کہ اعمال کے دوران احرام کا لباس نجس ہونے سے بے خبر تھا ، احرام سے خارج ہوا ہے اور طواف اورحج صحیح ہیں۔

سوال 198- کیا احرام کے وقت تمام اعمال حج کی نیت کرنا ضروری ہے؟ اگر کوئی نہیں جانتا ہو کہ حج تمتع میں عمر ہ تمتع کے سعی اور طواف کے علاوہ ایک اور سعی اور طواف بھی ہیں اس لئے احرام کے وقت حج تمتع کے سعی اور طواف کی نیت نہ کی ہو اورفقط کلی طور پر حج کی نیت کی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: احرام کے وقت اعمال کی طرف تفصیلی طور پر متوجہ ہونا واجب نہیں بلکہ ہر عمل کو اس کے مخصوص مقام پر اور صحیح طریقے سے انجام دے تو عمرہ اور حج کی اجمالی نیت کافی ہے۔

مستحبّات احرام

مسئلہ 199۔ احرام کے مستحبات درج ذیل ہیں:

الف) ذی القعدہ کے مہینے کے آغاز سے سرنہ منڈوائے اور داڑھی نہ کاٹے۔

ب) احرام سے پہلے جسم کو صاف کرے، زائد بال اور ناخن کاٹ لے اورمسواک کرے۔

ج) میقات میں احرام باندھنے سے پہلےیا میقات تک پہنچنے سے پہلے مثلا مدینہ میں غسل کرے اور احتیاط مستحب ہے کہ اس غسل کو ترک نہ کرے۔

د) نماز ظہر یا کوئی اورواجب نماز کے بعد احرام باندھے یا احرام سے پہلے دو رکعت نماز مستحب ادا کرے، اور بعض احادیث میں آیا ہے کہ چھ رکعت نماز پڑھے جس کی فضیلت زیادہ ہے۔

مسئلہ 200 ـ احرام کے مکروہات درج ذیل ہیں:

الف) احرام میں سیاہ، گندا یا دھاری دار کپڑے پہننا مکروہ ہے،بہتر ہے سفید ہو۔

ب) زرد تکیے یا بستر پر سونا

ج) احرام سے پہلے حنا لگانا اگر رنگ احرام کے وقت تک باقی رہے۔

د) محرم کو کوئی آواز دے تو اس کے جواب میں لبیک کہنا۔

ھ) نہانا اور جسم کوکسی چیز سے رگڑ کر دھونا (البتہ مستحب غسل انجام دینے میں کراہت نہیں ہے)

محرّمات احرام

مسئلہ 201۔ انسان پر واجب ہے کہ احرام شروع ہونے کے لمحے سے لے کر جب تک مُحرم ہے، بعض چیزوں سے پرہیز کرے۔ ان چیزوں کو "محرمات احرام " کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 202 ۔ محرمات احرام 23 چیزیں ہیں۔ اور ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں اور بعض عورتوں سے مخصوص ہیں جبکہ بعض دونوں پر حرام ہیں۔

مردوں سے مخصوص محرمات

1. سلے ہوئے لباس پہننا

2. ایسی چیز پہننا جو پاوں کے اوپر والے حصے کو پورے طور پر ڈھانپے

3. سر ڈھانپنا

4. دن کو مسافت طے کرتے وقت سروں پر سایہ کرنا

عورتوں سے مخصوص محرمات

5۔ چہرہ ڈھانپنا

6۔ دستانے پہننا

مردوں اور عورتوں کے درمیان مشترک محرمات

7. خوشبو کا استعمال

8. آئینہ دیکھنا

9۔ زینت کرنا

10۔ جسم پر تیل یا روغن لگانا

11۔ اپنے یا دوسروں کے بال کٹوانا یا اکھاڑنا

12۔ ناخن کاٹنا

13۔ بدن سے خون نکالنا

14۔ فسوق (جھوٹ بولنا، گالیاں دینا، فخر و مباہات کرنا)

15۔ جدال (اللہ کے نام کی قسم کھانا)

16۔ جسم پر موجود کیڑے مکوڑوں کو مارنا

17۔ حرم کے علاقے میں درخت یا پودے اکھاڑنا یا کاٹنا

18۔ ہتھیار اٹھانا

19۔ صحرائی اور جنگلی جانوروں کا شکار کرنا

20۔ عقد ازدواج

21۔ شریک حیات کے ساتھ مباشرت اورہر قسم کی لذت لینا

22۔ استمناء (خودارضائی) کرنا

23۔ سر کو پانی میں ڈبونا

مسئلہ 203۔ کچھ محرّمات ایسے ہیں جو احرام کے علاوہ عام حالت میں بھی حرام ہیں۔ احرام کی حالت میں ان کا گناہ زیادہ ہے۔

1۔ سلے ہوئے کپڑے پہننا

مسئلہ 204۔ سِلا ہوا لباس جیسے قمیص، قبا، شلوار، کوٹ، اوور کوٹ، اندرونی لباس وغیرہ کا پہنا، اسی طرح بٹن لگے ہوئے کپڑے کہ جو بٹن لگنے کے بعد قمیض یا اس سے ملتی جلتی شکل بن جاتے ہیں، احرام کی حالت میں مردوں کے لئے پہننا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 205۔ گذشتہ مسئلے میں سِلے ہوئے لباس یا بنے ہوئے لباس وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

206۔ سلی ہوئی ایسی چیز جس کا پہننا جو لباس شمار نہیں ہوتی ہے جیسے کمربند، یا و ہ تھیلی کہ جس میں پیسے رکھے جاتے ہیں اور گھڑی کا پٹہ و غیرہ کے پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے -

مسئلہ 207۔ سِلے ہوئے بستر یا اس لباس پر بیٹھنے، سونے اور اوڑھنے کے لئے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے -

مسئلہ 208۔ شانوں پر لحاف یا کمبل یا اس کے مانند کوئی اور چیز ڈالنا جس کا کنارہ سلا ہوا ہو، کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 209۔ لباسِ احرام کے کنارے سلائی شدہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ 210۔ اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ایک دنبہ کفارہ دینا چاہئے اور اگر سلے ہوئے متعد د کپڑے پہنے جیسے شلوار ، قمیص ، کوٹ اور اندرونی لباس پہنے تو ہر کپڑے کے لئے الگ الگ کفارہ ادا کرنا چاہئے۔

مسئلہ 211۔ اگرمُحرم سردی، بیماری یا کسی اور وجہ سے مجبور ہو کر سلے ہوئے کپڑے پہن لے تو جائز ہے لیکن احتیاط واجب کی بنا پر کفارے کے طور پر قربانی کرے۔

2۔ ایسا کفش یا جوتا پہننا جو پورے پاؤں کو ڈھانپ لے

مسئلہ 212۔ مرد احرام کی حالت میں موزے اور جوراب نہ پہنے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ ہر اس چیز کے پہننے سے اجتناب کرے جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جیسے جوتے اور چپل و غیرہ ۔

مسئلہ213۔چوڑی پٹی والے جوتے اور چپل پہننے میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہیں ڈھانپتا ۔

مسئلہ 214۔اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے یا بیٹھنے یا سونے کی حالت میں پاؤں پر کمبل و غیرہ ڈالے تو کوئی اشکال نہیں ہے ۔

مسئلہ 215۔ اگر مُحرم پاؤں کے اوپر والے حصے کو پورا ڈھانپنے والا جوتا و غیرہ پہننے پر مجبور ہوتو پہن سکتا ہے لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ اس کے اوپر والا کچھ حصہ کاٹ دے تاکہ پورے پاؤں کو ڈھانپ نہ سکے۔

مسئلہ 216۔ جوتا اور جوراب و غیرہ پہنے تو کفارہ نہیں ہے لیکن جوراب پہننے کی صورت میں احتیاط مستحب کی بنا پر ایک دنبہ کفارہ کے طور پر قربان کرے۔

مسئلہ 217۔ جوراب وغیرہ پہننا حرام ہونا مردوں سے مخصوص ہے لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ عورتیں بھی اس کی رعایت کریں۔

3۔ سر ڈھانپنا

مسئلہ 218۔ محرم مردکے لئے ٹوپی ، عمامے ، تولیہ ، رومال وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 219۔ احتیاط واجب کی بناپر سر کے اوپر کوئی ایسی چیز نہ لگائے جو سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندی یاصابن کی تہہ و غیرہ ۔

مسئلہ 220۔ کان بھی سر کا حصہ ہے اس لیےمرد کے لئےاحرام کی حالت میں اسے بھی چھپانا جائز نہیں۔

مسئلہ 221۔ سرکے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ عرف میں سرڈھانپنا کہا جائےمثلا چھوٹی سی ٹوپی سرکے درمیانی حصے پر رکھنا جائز نہیں۔ لیکن قرآن اور اس جیسی دیگر چیزوں کو سر پر رکھنا یا اپنے سرکے بعض حصے کو تدریجاً خشک کرنا اشکال نہیں ہے۔ اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ 222۔ اگر جان بوجھ کر سر ڈھانپے تو احتیاط واجب کی بناپر ایک دنبہ کفارہ دے اور فراموشی، غفلت یا جہالت کی صورت میں کفارہ واجب نہیں۔

4۔ سر پر سایہ کرنا

مسئلہ 223۔ مردوں کے لئے احرام کی حالت میں اور چلتے ہوئے یعنی میقات سے مکہ اور مکہ سے عرفات وغیرہ جاتے ہوئے سایے میں سرپر سایہ کرنا جائز نہیں لیکن اگر راستے میں کہیں رک جائے یا منزل مقصود تک پہنچنے کے بعد سایہ کے نیچے چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے پس چھت والی بس میں سفر کرنا جائز نہیں ہے۔لیکن مکہ پہنچنے کے بعد گھروں یا ہوٹلوں میں سائے تلے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ 224۔ مُحرم کو چاہئےکہ مکہ پہنچنے کے بعد اور عمرہ کے اعمال بجالانے سے پہلے اور اسی طرح عرفات اور منی میں احرام کی حالت میں متحرک سایہ مثلا چھت والی بس یا چھتری کے نتیجے جانےسے احتیاط واجب کی بناپر اجتناب کرے۔

مسئلہ 225۔ سابقہ دومسئلوں میں مذکور حکم دن کے ساتھ مختص ہےاور رات کے وقت چھت والی بس میں سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ احتیاط کی رعایت کرنا مطلوب ہے۔

مسئلہ 226۔ بارانی یا ٹھنڈی راتوں میں احتیاط واجب یہ ہے کہ محرم چھت والی بس وغیرہ میں سفر نہ کرے۔

مسئلہ 227۔ دیوار، درخت یا ان جیسی چیزوں کے سایے میں بیٹھنا اور اسی طرح غیر متحرک چھتوں مثلا پل اور سرنگ کے نیچے سے گزرنا حتی کہ دن میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ228۔ سایہ کے نیچےحرکت کرنے کا کفارہ ایک دنبہ ہے ۔

مسئلہ 229۔ اگر بیماری یا کسی اور وجہ سے سایے میں حرکت کرنے پر مجبور ہو تو کوئی اشکال نہیں لیکن ایک دنبہ کفارہ دینا چاہئے۔

مسئلہ 230۔ ہر احرام میں سایہ تلے حرکت کرنے کا صرف ایک کفارہ ہے اگر چہ کئی بار حرکت کرے بنابر این اگر عمرہ کے احرام میں محرم کئی بار سائے کے نیچے حرکت کرےتو ایک سے زیادہ کفارہ واجب نہیں اور حج کے احرام میں یہی حکم ہے۔

5۔ چہرہ چھپانا

مسئلہ 231۔ احرام کی حالت میں چہرہ یا اس کا کچھ حصہ جیسے ٹھوڑی اور گال کو اس انداز میں چھپانا کہ جیسا عام طور پر خواتین نامحرم سے پردے کے لئے یا پہچانے جانے سے بچنے کے لیے کرتی ہیں، جائز نہیں ہے۔

مسئلہ 232۔ احرام کی حالت میں ناک اور منہ کو ڈھانپنے کے لیے طبی ماسک استعمال کرنے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 233۔ چہرے کے اطراف کو اوپر، نیچے یا دونوں طرف سے اس انداز میں ڈھانپنا جیسے خواتین عام طور پر مقنعہ یا اسکارف پہننے کے وقت یا نماز کے دوران سر ڈھانپنے کے لیے کرتی ہیں، اوریہ عمل چہرہ چھپانے کے زمرے میں نہیں آتا اس لیے اس میں کوئی اشکال نہیں خواہ نماز میں ہو یا دیگر مواقع پر۔

مسئلہ 234۔ پنکھا یا کسی اور چیز سے چہرہ چھپانا حرام ہے، البتہ ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپنے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 235۔ اگر عورت نامحرم کے سامنے چادر کا ایک کنارہ اس طرح چہرے پر رکھ دے کہ پیشانی سے لے کر ناک کی بالائی سطح تک کا حصہ ڈھک جائے تو اس میں کوئی اشکال نہیں ؛ لیکن احتیاطِ واجب یہ ہے کہ اگر نامحرم کی نظر میں نہ ہو تو اس سے اجتناب کرے۔

مسئلہ 236۔ گذشتہ مسئلے میں احتیاط یہ ہے کہ چادر کا وہ حصہ چہرے کو چھونے نہ پائے۔

مسئلہ 237۔ چہرہ چھپانے پر کوئی کفارہ نہیں، اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ کفارہ دے۔

6۔ دستانے پہننا

مسئلہ 238۔ احرام کی حالت میں خواتین کے لیے دستانے پہننا جائز نہیں ہے۔

7۔ خوشبو کا استعمال

مسئلہ 239۔ احرام کی حالت میں مشک، عود، گلاب اور دیگر معروف خوشبوؤں کا کسی بھی طریقے سے استعمال حرام ہے۔

مسئلہ 240۔ خوشبو لگے ہوئے لباس کو اس وقت تک پہننا جائز نہیں جب تک اس سے خوشبو آتی رہے۔

مسئلہ 241۔ معطر صابن اور شیمپو کا استعمال احتیاطِ واجب کی بناپر جائز نہیں۔

مسئلہ 242۔ احتیاطِ واجب کی بناپر مُحرم کو اُن خوشبودار چیزوں کو سونگھنے سے بھی پرہیز کرنا چاہیے جنہیں "عطر" نہیں کہا جاتا، جیسے خوشبودار پھول، سبزیاں یا پھل۔

مسئلہ 243۔محرم کے لئے ایسی غذا کھانا جائز نہیں جس میں زعفران ہو۔

مسئلہ 244۔ سیب، مالٹا اور دیگر خوشبودار پھل کھانا جائز ہے، لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ انہیں سونگھا نہ جائے۔

مسئلہ 245۔ مُحرم کو بدبو سے بچنے کے لیے ناک بند نہیں کرنا چاہئے البتہ بدبو دار جگہ سے باہر نکلنے میں کوئی اشکال نہیں ۔

مسئلہ 246۔جان بوجھ کر خوشبو (خواہ کھانے پینے کی چیز ہو یا نہ ہو) استعمال کرنے کا کفارہ احتیاط واجب کی بناپر ایک گوسفند ہے۔

8۔ آئینے میں دیکھنا

مسئلہ 247 ۔ احرام کی حالت میں زینت و آرائش کی نیت سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے ؛ البتہ اگر زینت کی نیت نہ ہو، جیسے گاڑی چلاتے وقت ڈرائیور کا آئینے میں دیکھنے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 248 ۔ صاف پانی یا چمکدار اشیاء جن میں عکس نظر آتا ہو، آئینے کے حکم میں ہیں ؛ یعنی اگر ان میں دیکھنے کا مقصد زینت ہو، تو جائز نہیں۔

مسئلہ 249 ۔ اگر محرم کے کمرے میں آئینہ ہو اور جانتا ہو کہ کبھی کبھی بھول کر اس کی نظر آئینے پر پڑ جاتی ہے، تو اس کمرے میں رہنے میں کوئی حرج نہیں ؛ تاہم بہتر یہ ہے کہ آئینہ ہٹا دیا جائے یا اس پر کوئی کپڑا ڈال دیا جائے۔

مسئلہ 250 ۔ احرام کی حالت میں کیمرے سے فوٹو کھینچنے یا ویڈیو بنانے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 251 ۔ آئینہ دیکھنے پر کفارہ نہیں، لیکن احتیاطِ واجب یہ ہے کہ دیکھنے کے بعد "لبیک" کہے۔

9۔ زینت کرنا

مسئلہ 252 ۔ احتیاطِ واجب کی بناپر محرم کو ایسی انگوٹھی پہننے سے پرہیز کرنا چاہیے جو زینت کے طور پر پہنی جاتی ہے۔

مسئلہ 253 ۔ اگر انگوٹھی زینت شمار نہ ہوتی ہو اور مستحب نیت یا کسی اور مقصد سے پہنی جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 254۔ احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننے پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ 255 ۔ احتیاطِ واجب کی بناپر محرم کو مہندی لگانے، بالوں کو رنگنے چنانچہ زینت شمار ہوجائے اور ہر اس چیز سے پرہیز کرنا چاہیے جو زینت میں شمار ہوتی ہے۔

مسئلہ 256 ۔ اگر احرام سے پہلے ہاتھ، پاؤں یا ناخن پر مہندی لگی ہو یا بال رنگے گئے ہوں اور ان کا اثر احرام تک باقی ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 257 ۔ سرمہ لگانا اگر زینت شمار ہوتا ہو، یا آنکھوں کے گرد خط کھینچنا جیسے خواتین کرتی ہیں، محرم کے لئے جائز نہیں ۔ رنگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ، سیاہ ہویا کوئی دوسرا رنگ

مسئلہ 258۔ اگر عینک پہننا زینت کے لئے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ 259 ۔ عورت کووہ زیور جو عام طور پر استعمال کرتی رہی ہے، احرام کے وقت اتارنے کی ضرورت نہیں، مگر وہ زیور کسی مرد، حتیٰ کہ اپنے شوہر کو بھی نہ دکھائے۔

مسئلہ 260۔ عورت کے لیے احرام کی حالت میں زیورات پہننا حرام ہے، لیکن کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ 261۔ زینت کرنے پر کفارہ نہیں۔

10۔ بدن پر تیل لگانا

مسئلہ 262 ۔ احرام کی حالت میں بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے زینت کے لئے استعمال ہونے والا کریم جیسا ہو یاکچھ اور، خوشبودار ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ 263 ۔ اگرتیل کی خوشبو احرام کے وقت تک باقی رہتی ہو تو احرام سے پہلے بھی اس کا استعمال جائز نہیں ہے ۔

مسئلہ 264۔ خوشبو نہ ہو توچربی یا تیل کھانے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 265 ۔ مجبوری یا ضرورت مثلا علاج یا دھوپ کے نقصان اور پسینہ سے محفوظ رکھنے کے لئے تیل مالش کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 266۔ خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ احتیاط کی بناپر ایک دنبہ ہے اوربغیر خوشبو والے تیل کے لئے کفارہ احتیاط کی بناپر ایک فقیر کوکھانا کھلانا ہے۔ اگر چہ بعید نہیں کہ دونوں موارد میں کفارہ واجب نہ ہو۔

11۔ بدن کے بال صاف کرنا

مسئلہ 267 ۔ احرام کی حالت میں بدن یا سر کے کسی بھی حصے کے بال صاف کرنا حرام ہے اور اس کے حرام ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے کہ بال زیادہ ہوں یا کم اگرچہ ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو، بالوں کو کاٹا جائے،اکھاڑا جائے یا مونڈا جائے، اور چاہے اپنے جسم کے ہوں یا کسی اور کے جسم سے۔

مسئلہ 268 ۔ اگر وضو، غسل یا تیمم کے دوران غیر ارادی طور پر کوئی بال گر جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 269 ۔ اگر بالوں کو صاف کرنا ضروری ہو، جیسے آنکھ کےبال جو تکلیف دیں یا سر کے بال جو سردرد کا سبب بن رہے ہوں توکوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 270 ۔ اگر محرم جانتے ہوئے اورعمدا سر کے بال مونڈے تو اسے ایک دنبہ کفارہ دینا چاہئے ؛ لیکن اگر غفلت میں، بھول کر یا لاعلمی میں ایسا کرے تو کفارہ نہیں۔

مسئلہ 271 ۔ اگر سر کے بال مونڈنے پر مجبور ہوجائے تو اس کا کفارہ بارہ مد کھانا ہے جو چھ فقیروں کو دیا جائے گا، یا تین دن روزہ رکھے، یا ایک دنبہ دے۔

مسئلہ 272 ۔ اگر محرم سر کے بال قینچی یا مشین سے کاٹے تو احتیاطِ واجب کی بناپر ایک دنبہ کفارہ دے۔

مسئلہ 273 ۔ اگر محرم سر یا چہرے پرہاتھ پھیرے اور ایک یا زیادہ بال جھڑ جائیں تو احتیاط مستحب یہ ہے کہ مٹھی بھر گندم، آٹا یا اس جیسی چیز کسی فقیر کو دے۔

12۔ ناخن کاٹنا

مسئلہ 274۔ محرم کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ یا پاؤں کا پورا ناخن یا کچھ اس کا کچھ حصہ کاٹنے، تراشنے یا کسی بھی ذریعے سے نکالنے سے پرہیز کرے۔

مسئلہ 275۔ اگر ناخن کاٹنا ناگزیر ہو جیسے ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ چکا ہو اور باقی بچا ہوا حصہ تکلیف دے رہا ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 276۔ دوسروں کے ناخن کاٹنے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 277۔ ناخن کاٹنے کا کفارہ:

(الف) اپنے ہاتھ یا پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ناخن پر ایک مُد طعام۔

(ب) ہاتھ یا پاؤں کے تمام ناخن کاٹے تو ایک دنبہ کفارہ ہے۔

(ج) ہاتھ اور پاؤں دونوں کے تمام ناخن ایک ہی بار کاٹے تو ایک دنبہ اور اگرایک مرتبہ ہاتھوں کے ناخن اور دوسری مرتبہ پاؤں کے ناخن کاٹے تو دودنبے کفارہ دینا ہوگا۔

13۔ بدن سے خون نکالنا

مسئلہ 278۔ محرم کو چاہیے کہ احتیاط واجب کی بناپر ایسے کام سے بچے جوبدن سے خون نکلنے کا سبب بنے۔

مسئلہ 279۔ انجکشن لگانا یا دانت نکالناچنانچہ خون نکلنے کا باعث بنے تو ضروری موارد کے علاوہ احتیاط واجب کی بناپر جائز نہیں۔

مسئلہ 280۔ اپنے بدن سے خون نکالنے پر کفارہ واجب نہیں ؛ اگرچہ مستحب ہے کہ ایک دنبہ دے۔

14۔ فسوق

مسئلہ 281۔ "فسوق" سے مراد جھوٹ بولنا، گالی دینا اور فخر و غرور کرنا ہے۔ لہٰذا احرام میں جھوٹ اور گالی دینا زیادہ حرام ہے البتہ فخرفروشی جو عام حالت میں حرام نہیں، احرام کی حالت میں حرام ہے۔

مسئلہ 282۔ فسوق پر کفارہ نہیں، صرف استغفار کرنا چاہئے۔

15۔ جدال (اللہ کے نام کی قسم)

مسئلہ 283۔ محرم کے لیے دوسروں سے جھگڑنا چنانچہ اللہ کے مقدس نام کی قسم کھانے کی نوبت آئے تو حرام ہے مثلا اختلاف انگیز گفتگو میں کہے: " واللہ ، نہیں " یا " واللہ ، کیوں نہیں"۔

مسئلہ 284۔ احتیاط واجب کی بناپر محرم کو چاہئے کہ "اللہ" کے دیگر زبانوں میں ترجمے جیسے "خدا" یا دیگر اسمائے الٰہی جیسے "رحمن، رحیم، قادر متعال" وغیرہ کی قسم سے بھی پرہیز کرے۔

مسئلہ 285۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا احرام کے محرمات میں شامل نہیں۔

مسئلہ 286۔ اگر سچی قسم کھائی جائے تو پہلی اور دوسری باراستغفار کرنا چاہئے اور کوئی کفارہ نہیں ؛ لیکن اگر دو بار سے زیادہ سچی قسم کھائی جائے تو ایک دنبہ کفارہ دینا چاہئے۔

مسئلہ 287۔ جھوٹی قسم کی صورت میں ایک یا دو بار پر ایک دنبہ کفارہ دے، اور احتیاط یہ ہے کہ دو بار پر دو دنبے دے ؛ اور اگر دو سے زیادہ بار جھوٹی قسم کھائے تو ایک گائے کفار دے۔

16۔ بدن پر موجود حشرات کو مارنا

مسئلہ 288احتیاط واجب کی بناپر بدن پر رہنے والے حشرات جیسے جوئیں اور لیکھیں وغیرہ کو احرام کی حالت میں مارنا جائز نہیں۔

17۔ حرم کے درخت اور گھاس اکھاڑنا

مسئلہ 289۔ حرم کے احاطے میں اگنے والے درخت اور گھاس کو کاٹنا، توڑنا یا اکھاڑنا حرام ہے۔ اس حکم میں محرم اورغیر محرم کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ 290۔ وہ گھاس جو چلنے یا جانوروں کے چرنے سے خود بخود اکھڑ جائیں، اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

مسئلہ 291۔ حرم کے گھاس پر کفارہ نہیں، لیکن استغفار کرنا واجب ہے ؛ البتہ اگر محرم ایسا درخت کاٹے جس کا کاٹنا حرام ہے، تو بنابر احتیاط واجب ایک گائے کفارہ دے۔

18۔ اسلحہ ساتھ رکھنا

مسئلہ 292۔ محرم کے لیے اسلحہ ساتھ رکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ 293۔ اگر اپنی یا کسی اور کی حفاظت کے لیے اسلحہ ساتھ رکھنا ضروری ہو تو جائز ہے۔

19۔ صحرائی جانوروں کا شکار

مسئلہ 294۔ احرام کی حالت میں محرم پر صحرائی جانوروں، پرندوں اور ٹڈّی کا شکار کرنا حرام ہے، سوائے اس کے کہ ان سے کوئی ضرر یا خوف ہو۔

مسئلہ 295۔ حرم کے احاطے میں شکارکرنا حتیٰ کہ غیر محرم کے لیے بھی جائز نہیں۔

مسئلہ 296۔ محرم کے لیے صحرائی شکار کا گوشت کھانا حرام ہے، خواہ خود نے شکار کیا ہو یا کسی اور نے، شکار کرنے والا محرم ہو یا غیر محرم۔

مسئلہ 297۔ احرام کی حالت میں سمندری جانوروں جیسے مچھلی، کا شکارکرنے اور ان کا گوشت کھانے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 298۔ پالتو جانوروں جیسے دنبہ یا مرغی کو ذبح کرنے اور ان کا گوشت کھانے میں کوئی اشکال نہیں۔[1]

[1] شکار اور کفارہ سے متعلق احکام کی تفصیل بہت زیادہ ہے چونکہ اس وقت پیش نہیں آتے ہیں اس لئے ان کو بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

مسئلہ 299۔ محرم کے لیے جائز نہیں کہ حالتِ احرام میں کسی کا نکاح خود کے لیے یا کسی اور کے لیے (خواہ وہ محرم ہو یا غیر محرم) پڑھائے۔ اگر نکاح کیا جائے تو وہ باطل ہوگا۔

مسئلہ 300۔ عقد حرام ہونے میں کوئی فرق نہیں کہ دائم ہو یا موقت۔

21۔ جماع

مسئلہ 301 ۔ احرام کی حالت میں ہم بستری اور ہر قسم کی جنسی لذت مثلا بوسہ لینا، چھونا، یا شہوت بھری نگاہ سے دیکھنا حرام ہے۔

مسئلہ 302 ۔ اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو شہوت اور لذت کے بغیر دیکھیں یاہاتھوں کو چھوئیں تو کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 303 ۔ محرم رشتے دار مثلا ماں باپ، بہن بھائی، چچا، پھوپھی وغیرہ، ان کی محرمیت حالتِ احرام میں بھی برقرار رہتی ہے۔

مسئلہ 304 ۔ بیوی سے ہمبستری کا کفارہ ایک اونٹ ہے، اور بعض صورتوں میں حج باطل ہو جاتا ہے۔ دیگر جنسی لذتوں پر بھی کفارہ ہے، جن کی تفصیل فقہی کتب میں موجود ہے۔

22 ـ استمناء (خود ارضائی)

مسئلہ 305۔ استمناء یعنی ایسا عمل جو منی کے انزال کا سبب بنے، احرام کی حالت میں حرام ہے اور اس کا حکم ہمبستری جیسا ہی ہے۔

مسئلہ 306 ۔ اگر بھول کر یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے استمناء کرے تو کفارہ نہیں اور استغفار کرنا چاہئے۔ لیکن اگر جانتے ہوئے اور عمدا کرے تو کفارہ ایک اونٹ ہے، اور اگر اونٹ نہ دے سکے تو ایک دنبہ ذبح کرنا کافی ہے۔ علاوہ براین اگر استمناء خود اپنے ہاتھ سے کیا ہو اور یہ مزدلفہ سے پہلے ہو تو واجب ہے کہ حج مکمل کرے اور اگلے سال دوبارہ حج بجا لائے ؛ اور اگر بیوی کے ذریعے یہ عمل انجام پایا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اسی طرح عمل کرے۔

23۔ پانی میں سر ڈبونا

مسئلہ 307 ۔ محرم کے لیے جائز نہیں کہ اپنا پورا سر پانی میں ڈبوئے اور اس حکم میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں اور ارتکاب کی صورت میں کفارہ واجب نہیں۔

مسئلہ 308 ۔ اگر محرم بعض محرماتِ احرام کو بھول کر یا غفلت میں انجام دے تو اس پر کفارہ واجب نہیں، سوائے شکار کے کہ اس پر ہر حال میں کفارہ دینا ہے۔

مسئلہ 309 ۔ عمرہ میں کفارہ ذبح کرنے کا مقام مکہ مکرمہ اور حج میں منی ہے اور احتیاط واجب یہ ہے کہ دوسرے کفاروں میں بھی اسی طرح عمل کیا جائے لیکن اگر مکہ مکرمہ یا منی میں ذبح انجام نہ دے سکے اورحج سے واپسی کے بعد وطن یا کسی اور مقام پر ذبح انجام دے تو کافی ہے۔

مسئلہ 310 ۔ کفارہ ادا کرنے والا کفارے میں ذبح کرنے والے جانور کا گوشت نہیں کھا سکتا ؛ البتہ حج کی قربانی اور مستحب قربانی یا نذر کا گوشت کھانے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 311۔ محرماتِ احرام کا کفارہ پورا فقراء کو دینا چاہئے۔

محرّمات احرام کے بارے میں استفتاءات

سوال 312۔ محرم مرد کے لیے سلے ہوئے چپل پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اسے لباس نہیں کہا جاتا ہو تو جائز ہے بشرطیکہ پا ؤں کا اوپری حصہ مکمل نہ ڈھکے۔

سوال 313۔ کیا مرد او رعورت حالتِ احرام میں تولیہ سے چہرہ خشک کر سکتے ہیں؟

جواب: مرد کے لیے کوئی اشکال نہیں، مگر عورت اگر تولیہ پورے چہرے پر ڈالے تو اس میں اشکال ہے۔ بہرحال چہرہ چھپانے پر کفارہ واجب نہیں۔

سوال 314۔محرم مرد کے لیےتولیہ وغیرہ سے سر خشک کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی اشکال نہیں، مگر اس صورت میں جب تولیہ پورے سر پر ڈال کر خشک کرے۔

سوال 315۔سر ڈھانپنے کا کفارہ کیا ہے؟ اور کیا سر کے بعض حصے کو ڈھانپنا بھی پورا سر ڈھانپنے کےحکم میں ہے؟

جواب: احتیاط کی بناپر ایک دنبہ ذبح کرے۔ اور سر کا کچھ حصہ پورےسر کا حکم نہیں رکھتا مگر اس صورت میں جب عرفاً اسے سر ڈھانپنا کہا جائے، جیسے چھوٹی ٹوپی سر پر رکھے جو سر کے بیچ کا حصہ چھپائے۔

سوال 316۔کیا محرم اپنا پورا سر یا اس کا کچھ حصہ پانی میں ڈبو سکتا ہے؟

جواب: پورا سر پانی میں ڈبونا جائز نہیں ؛ لیکن بعض حصے کا حرام ہونا معلوم نہیں۔

سوال 317۔جو شخص کو سونگھنے کی حس نہیں رکھتا یا نزلہ و زکام کی وجہ سے بو محسوس نہیں کرتا ہو تو کیالباس پر خوشبو لگانا اور بدبو سے بچنے کے لیے ناک ڈھانپنااس پر حرام ہے؟

جواب: خوشبو لگانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں اگرچہ بو محسوس نہ کرے ۔

سوال 318۔درمیان میں کفارہ دئیے بغیر ایک وقت یا مختلف اوقات میں بغیر وقفے کے بار بارعطر یا خوشبو لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب:ایک وقت میں متعدد مرتبہ استعمال کرنا چنانچہ عرفا ایک ہی بار شمار ہوتا ہو تو کفارہ متعدد ہونے کا باعث نہیں اس صورت کے علاوہ استعمال کی تعداد کے مطابق کفارہ بھی تکرار کرے اور درمیان میں کفارہ نہ دینا کوئی اثر نہیں رکھتا۔

سوال 319۔ کیا حالتِ احرام میں فخرفروشی ہر حال میں حرام ہے یا صرف اس صورت میں جب

دوسروں کی توہین کا باعث ہو؟

جواب: فخر کرنا حالتِ احرام میں ہر حال میں حرام ہےاگرچہ دوسروں کی توہین اور دشنام طرازی نہ ہو۔

سوال 320سر درد کی صورت میں سر پررومال باندھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:کوئی اشکال نہیں۔

سوال 321کیا غیر محرم شخص محرم مردکے سر پر کوئی چیز ڈال سکتا ہے مثلا محرم نیند میں ہو اور اس پر کمبل ڈالے اور اگر خود بھی محرم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: محرم پر اپنا سر ڈھانپنا یا کسی کو اپنا (محرم کا) سر ڈھانپنے کا حکم دینا حرام ہے لیکن دوسرے کا سر ڈھانپنا احرام کے محرمات میں سے نہیں اگرچہ دونوں محرم ہوں۔

سوال 322۔ اگر محرم کسی غیر محرم سے کہے کہ جب مجھے نیند آئے تو میرے سر پر کمبل ڈال دیں تو کیا حکم ہے؟ اور اگر اس نے عمل کیا تو کفارہ واجب ہوتا ہے؟ واجب ہونے کی صورت میں کس کے ذمے ہوگا؟

جواب: محرم ایسی درخواست کرنے کامجازنہیں، تاہم اگر دوسرے نے محرم کی درخواست پر عمل کیا تو کفّارہ واجب نہیں۔

سوال 323کیا محرم بارش سے بچنے کے لیےرات کو حرکت کرتے ہوئے چھتری یا چھت والی گاڑی استعمال کر سکتا ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بناپر اسے ترک کرنا چاہیے، سوائے اس کے کہ مشکل ہو یاکسی مجبوری اور بیماری کی وجہ سے سایے میں حرکت کرنا ناگزیر ہو لیکن احتیاط واجب کی بنا پر سایے میں جانے کا کفارہ ادا کرے۔

سوال 324 ۔ بعض اوقات بارش کے ہلکے اور چھوٹے قطرات برستے ہیں جو بہت کم ہے اور چند ہی منٹ سے زیادہ نہیں برستے تو یہ بھی ان موارد میں سے ہے جن میں بارش سے حفاظت جائز نہیں؟

جواب: اگر اتنی مقدار میں نہ ہو جو سخت زمین پر جاری ہوجائے تو کوئی اشکال نہیں اگر عرفا اس کو بارش کہا جاتا ہوتو احتیاط مستحب یہ ہےکہ خود کو اس سے نہ بچائے۔

سوال 325کئی مرتبہ سر ڈھانپا جائے تو کفارہ بھی تکرار ہوگا؟

جواب: احتیاط واجب کی بناپرکفارہ تکرار ہوتا ہے۔

سوال 326اگر محرم اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کرے اور منی خارج ہو جائے تو کفّارہ کیا ہے؟

جواب:کفارہ ایک اونٹ ہے اور اگر اونٹ نہ دے سکے تو دنبہ قربانی کرناکافی ہے۔

سوال 327۔کیا بوسہ لینے سے کفارہ واجب ہونے میں شہوت اور بغیر شہوت بوسہ لینے میں فرق ہے؟ اور کیا منی خارج ہونا شرط ہے؟

جواب: اگر بیوی کو شہوت کے ساتھ بوسہ دیا جائے تو کفّارہ اونٹ ہے اگرچہ منی خارجہ نہ ہو اور اگر بغیر شہوت ہو تو دنبہ ہے۔ بیوی کے علاوہ کسی کو مثلا ماں اور اولاد کا بوسہ لینا ظاہرا حرام نہیں اور کفارہ بھی نہیں ہے۔

سوال 328۔اگر حاجی وقوف عرفات و مشعر کے بعداور طواف نساء سے پہلے ہمبستری کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر طواف نساءکے بعد ہو تو کوئی اشکال نہیں اور اگر وقوف مشعر کےبعد اور طواف نساء شروع ہونے سے پہلے ہو تو حج صحیح لیکن کفارہ واجب ہے۔

سوال 329۔خلیج فارس کے علاقوں میں عورتیں"پوشیہ" نامی کپڑے سے اپنا چہرہ ڈھانپتی ہیں ؛

الف۔ احرام کی حالت میں اس سے چہرہ ڈھانپنے کا کیا حکم ہے؟

ب۔ اگر پوشیہ چادر کے ساتھ سلا گیا ہو اور چادر کا حصہ شمار ہوتا ہوتو کیا حکم فرق کرتا ہے؟

ج۔ اگر عورت کے لئے احرام کی حالت میں پوشیہ سے اپنا چہرہ ڈھانپنا جائز ہو تو اس کو چہرے سے ہٹانا اور چہرے پر لگنے سے بچانا واجب ہے؟

د۔ اگر چادر ایسی ہو جس کا بغیر سلا ہوا ایک ٹکڑا اس سے متصل ہو تو اس اضافی حصے کو چہرے سے سامنے آویزاں کرنا جائز ہے؟

جواب: عورت کے لئے احرام کی حالت میں چہرے کو چادر یا اس سے متصل یا جدا پوشیے سے ڈھانپنا جائز نہیں خواہ چادر کی جنس سے ہو یا نہ ہو۔ ہاں ! چادر، پوشیہ، مقنعہ یا کسی دوسرے لباس کو سر پر آویزاں کرسکتی ہے اس طرح کہ پیشانی کو ناک کے بالائی حصے تک ڈھانپے لیکن احتیاط واجب ہے کہ چہرے سے لگنے نہ دے او راگر نامحرم نہ ہو تو احتیاط واجب ہے کہ اس کام کو ترک کرے۔

سوال 330۔کیا معمول کے مطابق موبائل یا ٹیلی فون کان سے لگانا احرام میں کان چھپانا شمار ہوتا ہے جوکہ سر ایک حصہ ہے اور احرام کی حالت میں منع ہے؟ ہیڈ فون وغیرہ جو موبائل فون کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے؟

جواب: کوئی اشکال نہیں۔

سوال 331۔اگر کوئی ڈاکٹر کے مشورے سے احرام کی حالت میں سردی میں سر یا کان ڈھانپنے

پر مجبور ہو تو کیا حکم ہے؟کیا کفّارہ دینا چاہئے؟

جواب: مجبوری کی وجہ سے فقط حکم تکلیفی یعنی سر چھپانا حرام ہونے کا حکم ختم ہوتاہے لیکن جن موارد میں سر ڈھانپنے سے (احتیاط واجب کی بناپر) کفارہ ہوتا ہے ان میں مجبوری کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا ہے۔

سوال 332۔ سرسائے میں رکھنے کے مسئلے میں رات کی حد کہاں تک ہے؟ غروب آفتاب سےطلوع فجر تک یا طلوع آفتاب تک؟

جواب: اس مسئلے میں رات کی حد طلوع آفتاب تک ہے۔

سوال 333۔ اگر محرم چھت والی گاڑی میں ہو اور سڑک کے درمیانی لائن میں سفر کررہا ہو اور بارش شروع ہو جائے اور خطرہ ہونے کی وجہ سے گاڑی روکناممکن نہ ہو اور کنارے والی لائن پر منتقل ہوکر روکنے تک چند منٹ وقت لگتا ہو تو کیا اس مدت میں گاڑی کے اندر رہنے میں کوئی اشکال ہے؟

جواب: چونکہ اس مدت کے لئے چھت والی گاڑی میں رہنا غیر اختیاری ہے لہذا اگر کم ترین مدت میں کنارے والی لائن پر منتقل ہوکر روکے تو کوئی اشکال نہیں ۔

سوال 334۔محرم مرد اور عورت کا آلودہ آکسیجن سے بچنے کے لئے ماسک استعمال کرنے کا کیا حکم ہے جو ناک اور منہ پر لگایا جاتا ہے اور سر کے پیچھے اس کو باندھا جاتا ہے اور سر کا مختصر حصہ ڈھانپتا ہے؟

جواب: اگر ماسک متعارف حد تک منہ اور ناک کو ڈھانپے تو عورت کے لئے اس کو استعمال کرنا جائز ہےنیز مرد کے لئے اس کا بند سر کے پیچھے لگانا جائز ہے۔

سوال 335۔ مردوں کے لئے احرام کی حالت میں (ایزی لائف) پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ لباس پہننے کے حکم میں ہے اور اسی کے احکام جاری ہوں گے۔

مسئلہ 336 ـ حرم میں داخل ہونے، مکہ اور مسجد الحرام میں داخل ہونے کی بہت سی دعائیں اور آداب ہیں۔ ہم یہاں ان میں سے کچھ کو ذکر کر رہے ہیں۔ جو شخص مزید اعمال اور مستحبات پر عمل کرنا چاہے،اس موضوع پر موجود تفصیلی کتابوں کی طرف رجوع کرے۔

حرم کی حدود میں داخل ہونے کی دعا

مسئلہ 337۔ حرم کی حدود میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

«اَللّهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِی کِتابِکَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ: «وَ أَذِّنْ فِي النّاسِ بِالْحَجِّ يَأتُوکَ رِجالاً وَ عَلى كُلِّ ضامِرٍ يَاتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَميق» اَللّهُمَّ اِنّی اَرْجُو اَنْ اَكُونَ مِمَّنْ اَجابَ دَعْوَتَکَ، وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شُقَّةٍ بَعيدَةٍ وَ فَجٍّ عَميق، سامِعاً لِنِدائِکَ، وَ مُسْتَجيباً لَکَ، مُطيعاً لِاَمْرِکَ وَ كُلُّ ذلِکَ بِفَضْلِکَ عَلَيَّ وَاِحْسانِکَ اِلَيَّ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلى ما وَفَّقْتَنِی لَهُ، أَبْتَغِی بِذلِکَ الزُّلْفَةَ عِنْدَکَ، وَالْقُرْبَةَ إِلَيْکَ، وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْکَ، وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبی، وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْها بِمَنِّکَ، اَللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ حَرِّمْ بَدَنی عَلَى النّار، وَ آمِنِّي مِنْ عَذابِکَ وَ عِقابِکَ، بِرَحْمَتِکَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ»

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات

مسئلہ 338۔ مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحب اعمال درج ذیل ہیں:

الف) مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔

ب) مسجد الحرام میں داخل ہونےکی مخصوص دعائیں پڑھنا۔

مکہ کے آداب و مستحبات سے متعلق استفتاءات

سوال 339۔ کیا مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لیے مستحب غسل صرف پہلی بار داخل ہونے اور عمرہ کے اعمال انجام دینے والے کے لیے ہے یا ہر بار مسجد الحرام میں جانے کے لیے مستحب ہے؟

جواب: پہلی بار داخل ہونے کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

سوال 340۔ کیا مسجد الحرام میں داخل ہونے کے لیے مستحب غسل کے علاوہ طواف کے لیے بھی کوئی مستحب غسل موجود ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو کیا دونوں کی نیت سے ایک ہی غسل کافی ہے؟

جواب: طواف کے لیے بھی خاص طور پر مستحب غسل کا ذکر موجود ہے، لیکن دونوں کی نیت سے ایک ہی غسل کافی ہے۔

دفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

دوم طواف

مسئلہ 341۔ عمرہ کا دوسرا واجب عمل ،طواف ہے۔ جو شخص عمرۂ تمتع کی نیت سے محرم ہو کر مکۂ مکرمہ میں داخل ہوتا ہے، اس کو سب سے پہلے یہ عمل انجام دینا چاہیے کہ کعبۂ معظّمہ کے گرد طواف کرے۔

مسئلہ 342۔ طواف یہ ہے کہ سات مرتبہ خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگائےجو کہ مسجد الحرام میں واقع ہے۔ ہر چکر کو ایک "شوط" کہا جاتا ہے۔

مسئلہ 343۔ یہ ضروری نہیں کہ مکہ میں داخل ہوتے ہی فوراً طواف کرے، بلکہ اس میں اتنی تاخیر کرسکتا ہے کہ عرفات کے اختیاری وقوف[1] کا وقت تنگ نہ ہو اور محرم طواف، اور عمرہ کے دیگر اعمال انجام دینے اور حج کے لئے احرام باندھنے کے بعد عرفات میں مکمل وقوف کے لئے پہنچ سکے۔

[1] عرفات کا وقوف اختیاری نہم ذی الحجہ کے ظہر سے اسی دن کی مغرب تک ہے

مسئلہ 344۔ طواف صحیح ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں:

1۔ نیت

2۔ حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہو

3۔ نجاست سے پاک ہو

4۔ مرد ختنہ شدہ ہو

5۔ شرم گاہ کو ڈھانپے

6۔ طواف کا لباس غصبی نہ ہو

7۔ موالات

اول: نیت

مسئلہ 345۔ طواف ایک عبادت ہے، لہٰذا اسے صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے اور دینی فریضے کو ادا کرنے کی نیت سے انجام دینا چاہیے اور ریا کاری یا خودنمائی سے دور ہونا چاہئے بنا براین طواف حتی کہ بعض چکروں کو اس نیت کے بغیر انجام دے توطواف کافی نہیں ہے۔

مسئلہ 346۔ طواف کرتے وقت نیت میں یہ بھی معین ہونا چاہیے کہ یہ طواف عمرہ مفردہ کا ہے یا عمرہ تمتع کا،اسی طرح یہ طواف حجۃ الاسلام کا ہے یا نذریا مستحب حج کا طواف ہے۔ نائب ہونے کی صورت میں نیابت کا بھی قصد کرے۔

مسئلہ 347۔ طواف کی نیت کا زبان پر جاری کرنا یا دل میں الفاظ دہرانا ضروری نہیں ہے، بلکہ محض دل میں یہ ارادہ ہونا کہ میں اللہ کی اطاعت اور دینی فریضہ ادا کرنے کے لیے طواف کر رہا ہوں، کافی ہے۔

مسئلہ 348۔ طواف کے دوران بہتر ہے کہ انسان ہمیشہ خشوع اور حضور قلب رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ اللہ کے ذکر میں مشغول ہو اور ماثور دعائیں بھی پڑھے۔

دومہ حدث اکبر و اصغر سے پاک ہو

مسئلہ 349۔ تمام اقسام کے واجب طواف[1] میں ضروری ہے کہ طواف کرنے والا جنابت، حیض اور نفاس سے پاک اور وضو سے ہو۔

مسئلہ 350۔ اگر محرم وضو کے بغیر یا جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف کرےتو اس کا طواف باطل ہوگااگرچہ وہ ناآشنائی یا فراموشی کی وجہ سے ہو یا عمرہ یا حج کے اعمال مکمل ہونے کے بعد پاک نہ ہونے کی طرف متوجہ ہوجائے۔

مسئلہ 351۔ اگر طواف کے دوران حدث اصغر سرزد ہوجائے تو اس کی دو صورتیں ہیں ۔

1۔اگر حدث اصغر چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے عارض ہویعنی خانہ کعبہ کے تیسرے رکن کے سامنے پہنچنے سے پہلےحدث سرزد ہوجائے تو طواف کو ترک کرنا چاہئے اور وضو کرنے کے بعد دوبارہ طواف کرے ۔

۲۔ اگرحدث اصغرچوتھے چکر کے نصف کے بعد سرزد ہوجائے تو طواف کو وہیں روکے اور طہارت کے بعد طواف کو دوبارہ اسی جگہ سے جاری رکھےالبتہ اگر اس شرط کے ساتھ کہ موالاتِ عرفی ٹوٹ نہ جائےاگر موالات عرفی ٹوٹ جائے تو وہ دوبارہ وضو کرکے بنابر احتیاط گزشتہ طواف کو تمام کرنے کی نیت سے مکمل کرے اور نماز طواف پڑھے اور اس کے بعد ایک مکمل طواف دوبارہ بجالائے اور اس کی نماز بھی پڑھے یا ان دونوں کے بجائے اپنا حقیقی وظیفہ انجام دینے کی نیت سے ایک مکمل طواف کرے یعنی گزشتہ ناقص طواف کو مکمل کرنے یا جدید اور مستقل طواف کی نیت سے ایک طواف بجالائے۔ اسی طرح ایسا بھی کرسکتا ہے کہ گزشتہ طواف سے قطع نظر طہارت کے بعد دوبارہ طواف کو ازسرنو انجام دے۔

مسئلہ 352۔ اگر طواف کے دوران حدث اکبر عارض ہوجائے توفورا مسجد الحرام سے باہر نکل جائے۔ ایسی صورت میں اگر حدث اکبر چوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا اعادہ کرنا چاہئے اور اگرچوتھے چکر کے نصف تک پہنچنے کے بعد ہو تو غسل کے بعد طواف کو وہیں سے شروع کرے جہاں سے روکا تھا بشرطیکہ عرفی موالات میں خلل وارد نہ ہوا ہو اور اگر موالات ختم ہوئی ہو تو گزشتہ مسئلے کی طرح عمل کرے۔

مسئلہ 353۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو اور جانتا ہو کہ طواف کا وقت ختم ہونے سے پہلے عذر برطرف ہوگا مثلا وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخری وقت تک شفا یاب ہوجائے گا توعذر دور ہونے تک صبر کرے پھر وضو یاواجب غسل بجالائے بلکہ اگر اسے اپنا عذر ختم ہونے کی امید ہو تو بھی احتیاط واجب ہے کہ صبر کرے یہاں تک کہ وقت تنگ ہوجائے یا عذرکے ختم ہونے سے مایوس ہوجائے اور اسکے بعد تیمم کرکے طواف بجالائے۔

مسئلہ 354۔ جس شخص کا فریضہ تیمم یا وضو جبیرہ ہے، اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا نماز طواف بجالائے توواجب ہےممکن ہونے کی صورت میں خود اعادہ کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی کو نائب بنائے ۔

مسئلہ 355۔ عمرہ اور حج کے اعمال میں سے صرف طواف اور طواف کی نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہےاو ر واجب غسل اس کے ذمے نہیں ہونا چاہئے اورباقی تمام اعمال کے لیے حدث سے پاک ہونا (وضو اور غسل کرنا) ضروری نہیں اگرچہ ہر وقت طہارت کے ساتھ ہونا بہتر ہے۔

---

[1] واجب طواف وہ ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال میں سے ہے بنابر این مستحب حج اور مستحب عمرہ میں طواف واجب شمار ہوتا ہے۔

طہارت میں شک

مسئلہ 356۔ اگر کسی کو طہارت میں شک ہو تو اس کا فریضہ حسب ذیل ہے۔

- اگر طواف شروع کرنے سے پہلے شک کرے کہ وضو کیا ہے یا نہیں تو وضو کرے۔
- اگر اس پر غسل واجب تھا اور طواف شروع کرنے سے پہلے اس کے بجالانے میں شک کرے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔
- اگر با وضو تھا اور شک کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔
- اگر پہلےپاک تھا اور شک کرے کہ حائض یا جنب ہوا یا نہیں تو غسل لازم نہیں ہے ۔
- اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعدشک کرے کہ طہارت کے ساتھ انجام دیا یا نہیں تو طواف صحیح ہے لیکن نماز طواف کے لئے طہارت حاصل کرنا چاہئے ۔
- اگر طہارت کے ساتھ طواف شروع کرے اور طواف کے دوران حدث کے طاری ہونے میں شک کرے مثلاشک کرے کہ وضو باطل ہوا ہے یانہیں تو اپنے شک کی پرواہ نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے۔
- اگرطواف کے دوران شک کرے کہ طہارت کے ساتھ طواف میں داخل ہو ہے یا نہیں تو اگر پہلے سے باوضو تھا تو اپنے شک پر اعتبار نہ کرے اورطواف صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ وضو سے نہیں تھا یا شک کرے کہ وضو سے تھا یہ نہیں تو واجب ہے کہ وضو کرکے طواف شروع سے دوبارہ کرے۔
- اگر پہلے غسل واجب تھا اور طواف کے دوران شک کرے کہ طواف سے پہلے غسل کیا تھایا نہیں تو فورا مسجد سے خارج ہونا چاہئے اور غسل کرکے از سرنو طواف کرے۔

مسئلہ 357۔ طوا ف کی حالت میں بدن اور لباس خون سے اور احتیاط واجب کی بناپر دوسری نجاسات سےبھی پاک ہونا چاہیے لیکن جوراب، رومال اور انگوٹھی وغیرہ کا پاک ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ 358۔ خون ایک درہم سے کم ہو اور اسی طرح جراحت اور زخم کا خون جو نماز میں کوئی اشکال نہیں ہے، طواف میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 359۔ اگر بدن یا لباس خون سے اور احتیاط واجب کی بناپر باقی نجاست سے نجس ہو تو اگر ممکن ہو تو پاک کرنے کے لئے طواف کو اس وقت تک مؤخر کرے جب تک وقت تنگ نہ ہوجائے۔

مسئلہ 360۔ اگر شک ہو کہ بدن یا لباس پاک ہے یا نہیں توپاک ہے۔لیکن اگر یقین ہو کہ بدن یا لباس نجس تھا اور شک ہوجائے کہ پاک کیا ہےیا نہیں تو طواف کے لیے پاک کرنا چاہئے۔

مسئلہ 361۔ اگر طواف مکمل ہونے کے بعد پتہ چلے کہ بدن یا لباس نجس تھا توطواف صحیح ہے۔

مسئلہ 362۔ اگر طواف کے دوران بدن یا لباس نجس ہوجائے مثلاً ہجوم کی وجہ سےپاؤں زخمی ہوجائے اور طواف کو روکے بغیر اسے پاک بھی نہ کرسکتا ہو تو واجب ہے کہ طواف کو روک کر بدن یا لباس کو پاک کرے پھر فورا پلٹ آئے اور اگر موالات نہیں ٹوٹی ہو تو جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہاں سےآگے جاری رکھے اورطواف صحیح ہے۔

مسئلہ 363۔ اگر طواف کے دوران بدن یا لباس پر نجاست دیکھے اور یہ نہیں جانتا ہے کہ یہ نجاست طواف شروع کرنے سے پہلے موجود تھی یا طواف کے دوران لگی ہے تو سابقہ مسئلہ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ 364۔ اگر طواف کے دوران پتہ چلے کہ بدن یا لباس نجس ہے اور یقین ہوجائے کہ نجاست طواف شروع کرنے سے پہلے تھی تو سابقہ مسئلہ کے مطابق عمل کرے۔

مسئلہ 365۔اگر بدن یا لباس کانجس ہونا بھول جائے اور طواف کے دوران یاد آئے تو گذشتہ تین مسائل کی طرح ہے۔

مسئلہ 366۔ اگر بدن یا لباس کا نجس ہونا بھول جائے اورطواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف بھی نجس بدن یا لباس کے ساتھ ادا کی گئی ہو تو پاک

کرنے کے بعد دوبارہ نماز پڑھے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ پاک کرنے کے بعد طواف اور نمازدونوں کودوبارہ بجا لائے۔

چہارم: ختنہ شدہ ہو

مسئلہ 367۔مرد کاطواف صحیح ہونے کے لئے ختنہ شدہ ہوناشرط ہے۔پس بغیر ختنہ شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ ۔

پنجم: شرم گاہ چھپائے

مسئلہ 368۔ احتیاطِ واجب کی بنا پر طواف کے دوران شرمگاہ کا چھپانا شرط ہے۔

مسئلہ 369۔ اگر عورت طواف کے دوران اپنے بدن کا کچھ حصہ یا سر کے بال جس کو چھپانا چاہئے تھا، نہ چھپائےتو طواف صحیح ہےاگرچہ گناہ کی مرتکب ہوئی ہے۔

ششم: لباس طواف غصبی نہ ہو

مسئلہ 370۔ طواف کرنے والے کا لباس مباح ہونا چاہیے۔ غصبی لباس میں طواف کرنا احتیاط واجب کی بنا پر باطل ہے۔

ہفتم: طواف موالات کے ساتھ ہو

مسئلہ 371۔ احتیاط واجب کی بنا پر طواف کے اجزا کے درمیان عرفی موالات ہونی چاہیے یعنی طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ ہو جو اسے ایک ہی طواف کی شکل سے خارج کرے البتہ نصف طواف یعنی ساڑھے تین چکر پورے کرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف منقطع کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 372۔ اگر آدھا طواف انجام دینے کے بعد واجب نماز کے لئے طواف منقطع کرے اور نماز کے بعد باقی طواف بجا لائے تو کافی ہے اور وظیفہ ادا ہوجاتا ہے ۔ اگر نصف طواف سے پہلے منقطع کیا ہو اور زیادہ فاصلہ بھی درمیان میں ایجاد ہوا ہو تو احتیاط واجب ہے کہ شروع سے طواف انجام دے لیکن اگر زیادہ فاصلہ نہیں آیا ہو تواگرچہ احتیاط کی رعایت کرنا شائستہ ہے لیکن لازم نہیں ہے اور اس صورت میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادی ہو یا جماعت کے ساتھ ہو، نماز کا وقت تنگ ہو یا نہ ہو ۔

مسئلہ 373۔ واجب طواف کو منقطع کرنا اور شروع سے انجام دینا جائز ہے اگرچہ احتیاط یہ ہے کہ واجب طواف کو عرفی موالات ٹوٹنے کی حد تک منقطع نہ کرے ۔

مسئلہ 374۔ طواف کے واجبات درج ذیل ہیں:

اول۔ طواف کا آغاز حجراسود سے ہو۔

دوم۔ ہر چکر کا اختتام بھی حجر اسود پر ہو۔

سوم۔ کعبہ بائیں جانب ہو

چہارم۔ حجر اسماعیل کے باہرطواف کرے۔

پنجم۔ کعبہ معظمہ اور شاذر وان کے باہر سے طواف کرے۔

ششم۔ طواف کا سات چکرہونا۔

مسئلہ 375۔ طواف کو حجر اسود سے شروع کرنا واجب ہے یعنی طواف حجر اسود کے سامنےسے شروع ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ پورا بدن حجر الاسود کے تمام حصوں کے سامنے سے عبور کرے بلکہ اگر عرفا حجر اسود سے شروع کرنا صدق آئے تو اتنا کافی ہے اسی لئے طواف کو حجر اسود کے ہر نقطہ کے سامنے سے شروع کیا جاسکتا ہے البتہ جس نقطہ سےطواف شروع کیا جائے وہیں پر ختم کرنا چاہیے۔ اس کو ثابت کرنے کے لئے یہ نیت کرے کہ طواف کا اختتام بھی وہی نقطہ ہوگا جہاں سے طواف کا آغاز ہوا تھا۔

مسئلہ 376۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر چکر کےاختتام پرحجر اسود کے سامنے رک جائےاور پھر دوسرا چکر شروع کرے بلکہ اگر ساتوں چکر بغیر وقفے کے مسلسل مکمل کیے جائیں اور ساتواں چکر اسی نقطے پر ختم کرے جہاں سے طواف شروع کیا تھا تو کافی ہے۔ البتہ احتیاط کی نیت سے تھوڑاآگےطواف جاری رکھے تاکہ یقین ہوجائے کہ جہاں سے شروع کیا تھا وہاں اختتام کیا ہے۔

مسئلہ 377۔ محرم کووسواسی ہوئے بغیر عام مسلمانوں کی طرح حجراسود کے سامنے سے طواف کا آغاز کرنا چاہئے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ شروع کرتے وقت کچھ دیر حجر اسود کے سامنے رکےاس کے بعدطواف شروع کر دے۔

مسئلہ 378۔ واجب ہے کہ طواف کرتے وقت انسان اس طرح حرکت کرے کہ کعبہ اس کے بائیں جانب واقع ہو۔

مسئلہ 379۔ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدق عرفی ہے نہ دقت عقلیہ پس حجر

اسماعیل علیہ السلام اور کعبہ کے چاروں کونوں سے عبور کرتے وقت تھوڑا سا منحرف ہوجائے توبھی اس کا طواف صحیح ہے اور اس حالت میں ضروری نہیں کہ اپنے شانوں کو اس طرح سے موڑے کہ کعبہ اس کے بالکل بائیں جانب قرار پائے ۔

مسئلہ 380۔ اگر طواف کے کچھ راستے کو رائج حالت سے ہٹ کر طے کرے۔ مثلاً طواف کے دوران کعبہ کو چومنے کیلئے اسکی طرف رخ کرلے یا بھیڑ کی وجہ سے ناخواستہ طور پر کعبہ کی طرف رخ یا پشت کرے یا کعبہ کو اپنے دائیں جانب قرار دےتو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اور اس حالت میں طے کیے ہوئے فاصلے کو دوبارہ بجا لائے۔

مسئلہ 381۔ حجر اسماعیل علیہ السلام کے باہر سے طواف کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 382۔ اگر حجر اسماعیل علیہ السلام کے اندر سے یا اسکی دیوار کے اوپر سے طواف بجالائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کو اعادہ کرنا چاہیے اور اگر کسی ایک چکر میں حجر اسماعیل کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہی چکر باطل ہوگا۔

مسئلہ 383۔ اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجالائے تو اس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے طواف کو جان بوجھ کر ترک کیا ہے اور اگر بھول کر حجر اسماعیل کے اندر سےطواف انجام دے تو اس کا حکم اس شخص کے حکم کی مانند ہے جس نے بھول کر طواف کو ترک کیا ہے ، اور اس کے احکام بعد میں بیان کئے جائیں گے۔[1]

مسئلہ 384۔ خانہ کعبہ کے باہر سے اور اسکی دیوار کی بنیاد جسے "شاذروان" کہاجاتاہے، سے طواف کرنا چاہئے۔

مسئلہ 385۔ طواف کے دوران حجر اسماعیل یا خانۂ کعبہ کی دیوار کو ہاتھ لگانے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 386۔ طواف کے لیے شرط نہیں کہ وہ کعبہ اور مقامِ ابراہیم کے درمیانی حصے میں ہو بلکہ مسجد الحرام کے دیگر حصوں میں بھی طواف کیا جا سکتا ہے، خاص طور پر جب ہجوم کی وجہ سے اس مخصوص فاصلے میں طواف ممکن نہ ہو۔ البتہ اگر ہجوم نہ ہوتو بہتر ہے کہ طواف اسی مخصوص حصےمیں کیا جائے۔

مسئلہ 387۔ مسجد الحرام کے صحن سے اوپر کعبہ معظمہ کی دیوار کے محاذات تک طواف کیا جا سکتا ہےاس طرح کہ کعبہ کے اردگرد طواف کہا جائے اگرچہ احتیاط مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ 388۔ اگر کوئی شخص ناتوانی کی وجہ سے مسجد الحرام کے صحن یا گراؤنڈ فلور میں طواف بجا لا نہ سکے اور دوسری منزل پر کعبہ کے سامنے طواف بجا لانے پر مجبور ہوجائے تو احتیاط واجب ہے کہ ایسا شخص خود دوسری منزل پر طواف بجا لائے اور کسی کونائب بنادے جو اس کی

طرف سے مسجدالحرام کے صحن یا گراؤنڈ فلور میں طواف بجالائے۔ طواف کی نماز اگر ممکن ہو تو خود صحن میں پڑھےاور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو خود اوپر پڑھے اور اس کا نائب بھی صحن میں نماز ادا کرے۔

مسئلہ 389۔ طواف کے سات چکر لگانا واجب ہے۔

---

[1] مسئلہ 389 کے بعد بیان کیا جائے گا

طواف ترک کرنے اور اس میں شک کے احکام

مسئلہ 390۔ طواف عمرہ کے ارکان میں سے ہے۔ اگر کوئی فرصت ختم ہونے تک اسے جان بوجھ کر ترک کرے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس حکم کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

مسئلہ 391۔ مکہ میں داخل ہونے کےفورا بعدطواف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اسے اس وقت تک موخر کرسکتا ہے جب تک عرفات کا اختیاری وقوف یعنی نو ذی الحجہ کے ظہر شرعی تک کا وقت تنگ نہ ہوجائے اس طرح کہ عمرۂ تمتع کے اعمال اور حج کے لیے دوبارہ احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفات کو درک کر سکے۔

مسئلہ 392۔ اگر عمرہ باطل ہوجائے، جیسا کہ گزشتہ حالت میں بیان کیا یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم آئندہ بیان کریں گے، تو احتیاط واجب کی بناپر حج تمتع کو حج اِفراد میں تبدیل کرے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج تمتع دوبارہ بجالائے۔

مسئلہ 393۔ اگرطواف کرنا بھول جائے اور سعی کے بعد یاد آئے اور وقت باقی ہو تو پہلے طواف اور اس کی نماز انجام دے پھر سعی کو دوبارہ کرے۔

مسئلہ 394۔ اگر محرم طواف کرنا بھول جائے اور وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو ہر ممکن فرصت میں طواف اور نماز طواف کی قضا بجالانا چاہیے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اگر اس کے لئے بغیر مشقت کے لوٹنا ممکن ہو تو اس پر واجب ہے کہ واپس لوٹ کر طواف اور نماز طواف کی قضا بجالائےبصورت دیگر کسی کو نائب بنائے۔ بہرحال سعی تکرار کرنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ 395۔ اگر کوئی بیماری یا ٹانگ یا جسم کے فریکچر وغیرہ کی وجہ سے، حتیٰ کہ دوسروں کی مدد سے بھی ممکن وقت میں طواف نہ کر سکے تو اگر ممکن ہو تو اسے اٹھا کر طواف کرایا جائےورنہ کسی کو نائب بنانا چاہئے۔

مسئلہ 396۔ اگر طواف مکمل کرنے اور اس کی جگہ سے نکلنے کے بعد طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو تو اس شک پر اعتبار نہ کرےلیکن اگر طواف کے دوران شک ہو مثلاً یہ نہ یاد ہو کہ ساتواں چکر ہے یا اس سے کم تو طواف باطل ہے اور دوبارہ کرے۔

مسئلہ 397۔ کثیرالشک کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک کی پروا نہیں کرنی چاہیے اور احتیاط مستحب ہے کہ طواف کی تعداد کو یاد رکھنے کے لئے کسی سے مدد لے۔

مسئلہ 398۔ چکروں کی تعداد کے بارے میں گمان کا کوئی اعتبار نہیں اور شک کے حکم میں ہے

سوال 399۔ طواف میں کثیر الشک ہونے کا معیار کیا ہے؟

جواب: یہ مسئلہ عرفی ہے۔

سوال 400۔ ایک شخص نے چند چکر طواف مکمل کرنے کے بعد کچھ دیر آرام کیا پھر طواف مکمل کرنے کے لیے واپس آیا تو اسے شک ہوا کہ یہ پانچواں چکر تھا یا چھٹا ؛ اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: پانچ اور چھے چکروں کے درمیان شک کرنا ہر صورت میں طواف کو باطل کر دیتا ہے۔

سوال 401۔ ایک شخص نے اپنے والد کی طرف سے عمرۂ مفردہ انجام دیا اور اگلے دن اپنی والدہ کی نیابت میں مُحرم ہوا۔ اس دوران اسے معلوم ہوا کہ اس نے پہلے عمرے کا طواف اور اس کی نماز بغیر وضو کے ادا کی تھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرا احرام صحیح ہے۔ پہلے عمرے کا طواف اور اس کی نماز تکرار کرے۔

سوال 402۔ کیا واجب ہے کہ طواف کی نماز مقامِ ابراہیم سے قریب ترین جگہ پر پڑھی جائے، خواہ اس سے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہو ؟

جواب: سوال کے فرضیے میں مقام ابراہیم کے قریب ہونا واجب نہیں۔

سوال 403۔ کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ طواف اور اس کی نماز کو وقت پر انجام دینے کے لیے حیض مؤخر کرنے والی گولیاں وغیرہ استعمال کرے؟

جواب: اگر ان گولیوں کا قابلِ توجہ نقصان نہ ہو تو یہ جائز ہے۔

سوال 404۔ اگر کوئی شخص احتیاطاً طواف میں ایک چکر بڑھا دے تو کیا حکم ہے؟ اور کیا طواف شروع ہونے سے پہلے یا اس کے دوران اضافہ کرنے کا قصد کرنے میں کوئی فرق ہے؟

جواب: اگر اسے چکروں کی تعداد میں کوئی شک نہ ہو اور اس نے شروع ہی سے سات چکروں کا قصد کیا ہو تو کوئی اشکال نہیں۔

سوال 405۔ چند چکروں کے بعد مجھے گمان ہوا کہ ان میں سے ایک چکر میں اشکال ہے تو میں نے اس چکر کو چھوڑ کر اس کے بدلے نیا چکر لگایا ؛ کیا طواف صحیح ہے؟

جواب: طواف کےچکروں میں سے کسی ایک سے منحرف ہونا بذاتِ خود محل اشکال ہےاگرچہ طواف باطل ہونے کا باعث نہیں البتہ اگر جتنے چکر لگائے ہیں سب سے منحرف ہوجائے اور شروع سے دوباہ طواف انجام دے تو کوئی اشکال نہیں اورصحیح ہے۔

سوال 406۔ ایک چکر طواف کے بعد مجھے گمان ہوا کہ اس میں اشکال ہے اور اس سے منحرف ہوا اور دوبارہ طواف کیا تو کیا صحیح ہے ؟

جواب: صحیح ہے۔

سوال 407۔ اگر کوئی شخص یہ گمان کرتے ہوئے کہ اس کا طواف یا سعی باطل ہے، اس کو تکرار کرے مثلاً یہ سمجھتے ہوئے (تکرار کرے) کہ نماز جماعت میں شریک ہونا یا طواف یا سعی کے درمیان آرام کرنا باطل ہونے کا باعث ہے۔ کیا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب: اگر اس اعتقاد کے ساتھ پہلے عمل سے منحرف ہوا ہو اور جدید عمل انجام دیا ہو تو جدید عمل صحیح ہے۔

سوال 408۔ کیا طواف سے منحرف ہونے کے بعد نیا طواف شروع کرنے کے لیے ضروری ہے کہ کچھ وقت گزر جائے یا کوئی مُبطل عمل انجام دیا جائے؟

جواب: منحرف ہونے کی نیت اور اعراض کافی ہے۔ کچھ وقت گزرنا یا مبطل انجام دینا ضروری نہیں۔

سوال 409۔ اگر طواف کے دوران بلا اختیار چند قدم چلے تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اگر انسان قدم اپنے ارادے سے اٹھاتا ہے۔اگرچہ ہجوم کی وجہ سے کبھی آگے یا اِدھر اُدھر ہو جائے تو کوئی اشکال نہیں لیکن اگر اسے دوسرا شخص اس طرح لے جائے کہ اس کا اپنا ارادہ ختم ہو جائے تو اشکال ہے۔

سوال 410۔ کسی شخص سے مدد لیتے ہوئے وہیل چیئر کے ذریعے طواف یا سعی کرنا اس صورت میں جب خود اس کو چلا سکتا ہو، کیا حکم ہے؟

جواب: کافی نہیں ہے۔

سوال 411۔ اگر طواف میں کچھ رکاوٹیں پیدا ہوں تو کیا کعبہ سے زیادہ فاصلے سے یا حائل کے ساتھ کہ کعبہ نظر نہ آئے،طواف صحیح ہے؟

جواب ۔ اگرزیادہ فاصلے سے یا حائل کے ساتھ طواف کعبہ شمار ہوجائے توکوئی اشکال نہیں ۔

سوال 412۔ طواف کے دوران آدھا طواف مکمل کرنے کے بعد میرا وضو ٹوٹ گیا اوردوبارہ وضو کرنے کے لیے مسجد الحرام سے باہر گیا۔ آمد و رفت میں مجموعی طور پر 20 سے 25 منٹ لگ گئے۔ کیا اس سے موالات ٹوٹتی ہے اوردوبارہ شروع سے طواف کروں؟ کیا بوڑھے اور کمزور افراد کی موالات جن کو تجدید وضو میں جوان اور توانا لوگوں کی نسبت زیادہ وقت کی ضرورت ہے، کیا ان کی اور جوان اور توانا افراد کی موالات کے درمیان کوئی فرق ہے ؟کیا رش کے اوقات جب زیادہ وقت لگتا ہے اور خلوت میں فرق ہے؟ اور اگر موالات ٹوٹنے میں شک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: موالات ایک عرفی اور واقعی امر ہے اور افراد یا حالات کےاختلاف کا تابع نہیں لہٰذا بوڑھوں اور جوانوں، رش یا خلوت کی حالتوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ اگر طواف کرنے والا مولات ٹوٹنے کے بارے میں شک کرے تو اصل یہ ہے کہ موالات نہیں ٹوٹی ہے۔

سوال 413۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جو شخص خود طواف کرسکتا ہے، اس کو دوسروں کے ذریعے طواف کروانا صحیح نہیں ہے، اب اگر کوئی پورے سات چکروں کو خود مکمل نہ کرسکے لیکن اس میں سے کچھ مقدار انجام دے سکے تو کیا تم سات چکروں میں اس کو طواف کروانا جائز ہے؟

جواب: جتنا ممکن ہو خود انجام دے اور باقی کے لئے اس کو طواف کروائے۔

مسئلہ 414 ۔ مناسب ہے کہ طواف کی حالت میں مسلسل خشوع اور حضور قلب کے ساتھ رہے اور ذکر خدا میں مشغول رہے اور ماثورہ دعائیں پڑھے۔

طواف کی حالت میں پڑھے: «أَللّهُمّ إِنّی أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الّذِی یُمْشی بِهِ عَلى طَلَلِ الْماءِ کَما یُمْشى بِهِ عَلى جُدَدِ الأَرْضِ وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الّذِیْ یَهْتَزّ لَهُ عَرْشُکَ وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الّذِی تَهْتَزّ لَهُ اَقْدامُ مَلائِکَتِکَ وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الّذِی دَعاکَ بِهِ مُوسى مِنْ جانِبِ الطُور فاسْتَجَبْتَ لَهُ وَأَلْقَیْتَ عَلَیْهِ مَحَبّةً مِنْکَ وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الّذی غَفَرْتَ بِهِ لِمُحَمّدٍ (صلی االله علیه وآله) ما تَقَدّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَما تَأَخّرَ وَأَتْمَمْتَ عَلَیْهِ نِعْمَتَکَ أَنْ تَفْعَلَ بِی کَذا وَکَذا». کذا و کذا کے بجائے اپنی حاجت طلب کرے۔

طواف کی حالت میں پڑھے: «أَللّهُمّ إِنّی إِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَإِنّی خائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ فَلا تُغَیّرْ جِسْمِی وَلا تُبَدّلْ إِسْمِی».

محمد و آل محمد پر صلوات پڑھے مخصوصا جب خانہ کعبہ کے دروازے پر پہنچے۔

جب حجر اسماعیل کے پاس پہنچے میزاب رحمت کی طرف رخ کرے اور پڑھے: «أَللّهُمّ أَدْخِلْنِی الْجَنّةَ وَأَجِرْنِی مِنَ النّارِ بِرَحْمَتِکَ وَعافِنِی مِنَ السّقْمِ وَأَوْسِعْ عَلَیّ مِنَ الرّزْقِ الْحَلالِ وَادْرَأْ عَنّی شَرّ فَسَقَةِ الجِنّ وَالإِنْسِ وَشَرّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ».

جب حجر اسماعیل سے گزر کر کعبہ کی پشت پر پہنچے تو پڑھے: «یا ذَا الْمَنّ وَالطَوْلِ یاذَا الْجُودِ وَالْکَرَمِ إِنّ عَمَلِی ضَعِیفٌ فَضاعِفْهُ لِی وَتَقَبّلْهُ مِنّی إِنّکَ أَنْتَ السّمِیْعُ الْعَلِیْمُ»

جب رکن یمانی پر پہنچے تو دعا کے لئے ہاتھوں کو بلند کرے اور پڑھے: «یا أَللّهُ یا وَلِیّ الْعافِیَةِ وَخالِقَ الْعافِیَةِ وَرازِقَ الْعافِیَةِ وَالْمُنْعِمُ بِالْعافِیَةِ وَالْمَنّانُ بِالعافِیَةِ وَالمُتَفَضّلُ بِالْعافِیَةِ عَلَیّ وَعَلى جَمِیعِ خَلْقِکَ یا رَحْمنَ الدّنْیا وَالآخِرَةِ وَرَحِیمَهُما صَلّ عَلى مُحَمّدٍ وَآلِ مُحَمّدٍ وَارْزُقْنا الْعافِیَةَ وَتَمامَ الْعافِیَةِ وَشُکْرَ الْعافِیَةِ فی الدّنْیا وَالآخِرَةِ یا أَرْحَمَ الرّاحِمِیْنَ»

رکن یمانی اور حجر الاسود کے درمیان پڑھے: «رَبّنا آتِنا فی الدّنیا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النّارِ»

اگر طواف کرنے والوں کے لئے مزاحمت نہ ہو تو ہر چکر میں ارکان خانہ کعبہ اور حجر الاسود کو چھوئے اور چھوتے وقت پڑھے: «أَمانَتی أَدّیْتُها وَمِیثاقی تَعاهَدْتُهُ لِتَشْهَدَ لِی بِالْمُوافاةِ»

سوّم: نماز طواف

مسئلہ 415۔ عمرہ میں تیسرا واجب عمل، نماز طواف ہے۔

مسئلہ 416۔ مُحرم پر واجب ہے کہ طواف کے بعد آہستہ یا بلند آواز میں دو رکعت نماز ادا کرے۔ اورطواف کی طرح اس کی نیت میں اس کی قسم کا ذکر کرنا ضروری ہے اور اسےقصد قربت و اخلاص کی نیت سے انجام دے ۔

مسئلہ 417۔ طواف اور اس کی نماز کے درمیان فاصلہ نہیں ہونا چاہیے ؛ فاصلہ ہونے یا نہ ہونے کا معیار عرف ہے۔

مسئلہ 418۔ نماز طواف، نماز صبح کی طرح ہےاور سورہ حمد کے بعد کوئی بھی سورہ پڑھ سکتا ہے، سوائے چار سورتوں کے جن میں سجدہ واجب ہے۔ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ کافرون پڑھے۔

مسئلہ 419۔ ضروری ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور دوسروں کے لئے زحمت ایجاد نہ ہوتی ہو تو مقام ابراہیم کے نزدیک پڑھے اوراگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجدالحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے اور اس سے کچھ دوری پر پڑھنا صحیح ہے۔

مسئلہ 420۔ اگر جان بوجھ کر نمازطواف ترک کرے یہاں تک کے اس کے تدارک کا وقت گزر جائے تو حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر یا حکم شرعی نہ جاننے کی وجہ سے خواہ جاہل قاصر ہو یا مقصر، ترک کرے تو حج باطل نہیں ۔ اس صورت میں اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آجائے اورمسجد الحرام کی طرف لوٹنے میں شدید مشقت نہ ہو تو واپس جائے اور نماز طواف پڑھے اور اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ 421۔ اگر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے کے دوران یاد آئے کہ نماز طواف فراموش ہوئی ہے تو سعی کو منقطع کر کے مقام کے پیچھےجاکر نماز بجالائے۔ پھر جہاں سے سعی کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاری رکھے۔

مسئلہ 422۔ اگر مرد اور عورت ایک ساتھ کھڑے ہوکر نماز طواف انجام دیں یا عورت مردسے آگےکھڑی ہوجائےتو دونوں کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ 423۔ نماز طواف جماعت کے ساتھ ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 424۔ ہر مکلف بالخصوص اس شخص پر جو حج پر جانا چاہتا ہے لازم ہے کہ نماز صحیح

طریقے ادا کرنا سیکھے تاکہ اپنی ذمہ داری صحیح طرح سے انجام دے سکے۔

مسئلہ 425۔ مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید اور دوسری رکعت میں سورہ کافرون پڑھے۔

نماز کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بجالائے اور محمد و آل محمد پر درود پڑھے اور اللہ تعالی سے قبولیت کی دعا کرے اور پڑھے: «أللّهُمّ تقبّلْ مِنّی وَلا تجْعَلْهُ آخِرُ الْعَهْدِ مِنّی. ألْحَمْدُ للهِ بِمَحامِدِهِ کُلّها عَلی نَعْمائِهِ کُلّها حَتی یَنْتَهِی الْحَمْدُ إلی ما یُحِبّ وَیَرْضی، ألّلهُمّ صَلّ عَلی مُحَمّدٍ وَآلِ مُحَمّدٍ وَتَقبّلْ مِنّی وَطَهّرْ قلْبِی وَزَکّ عَمَلی».

اسی طرح پڑھے: «أللّهُمّ ارْحَمْنِی بِطاعَتی اِیّاکَ وَطاعَةِ رَسُولِکَ (صلی الله علیه وآله وسلم) أللّهُمّ جَنّبْنِی أنْ أتعدّی حُدُودَکَ وَاجْعَلْنِی مِمّنْ یُحِبّکَ وَیُحِبّ رَسُولَکَ وَمَلائِکَتکَ وَعِبادَکَ الصّالِحِینَ»

نماز طواف کے بعد سجدے میں جائے اور یہ پڑھے: «سَجَدَ لکَ وَجهی تعَبّداً وَرقاً لا إلهَ إلا أنْتَ حَقاً حَقاً الأوّلُ قبْلَ کُلّ شَیٍ ءٍ وَالآخِرُ بَعْدَ کُلّ شَیءٍ وَهاأناذا بَیْنَ یَدَیْکَ ناصِیَتی بِیَدِکَ فاغْفِرْ لی إنّهُ لا یَغْفِرُ الذّنْبَ الْعَظیمَ غَیْرُکَ فَاغْفِرْ لِی فإنّی مُقِرّ بِذنُوبی عَلی نَفْسی وَلا یَدْفَعُ الذّنْبَ الْعَظِیمَ غَیْرُکَ»

نماز طواف کے بعد اور سعی سے پہلے آب زمزم نوش کرے اور اپنے سر اور پشت پر ڈالے اور پڑھے: «أللّهُمّ اجْعَلَهُ عِلْماً نافِعاً وَرِزْقاً واسِعاً وَشِفاءً مِنْ کُلّ داءٍ وَسُقْمٍ»

مسئلہ 426۔ مستحب طواف عمرہ یا حج کے اعمال سے ہٹ کر، اپنے لیے یا دوسروں کی نیابت میں انجام دیا جاتا ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے مستحب اعمال میں سے ہے۔ جو شخص مکہ میں ہے اس کے لیے مستحب ہے کہ جتنا زیادہ ممکن ہو طواف کرے۔

مسئلہ 427۔ مستحب طواف کے لیے وضو شرط نہیں ہے، لیکن نماز کے لیے وضو لازمی ہے۔ البتہ اگر کسی پر غسل جنابت، حیض یا نفاس ہوتو مسجد الحرام میں داخلہ حرام ہونے کے علاوہ احتیاط واجب کی بناپر اس کا طواف بھی صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 428۔ اگر مستحب طواف کرنے والے کو شک ہو جائے کہ کتنے چکر لگائے ہیں تو کم پر بنا رکھے اور طواف مکمل کر لے۔

مسئلہ 429۔ مستحب طواف کو درمیان میں چھوڑ دینا جائز ہے۔

مسئلہ 430۔ مستحب طواف کی نماز مسجد الحرام میں کسی بھی جگہ پڑھنا جائز ہے اور اگر ہجوم ہو تو طواف واجب کی نماز پڑھنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے بہتر ہے کہ مقام ابراہیم کے پیچھے نہ پڑھے۔

مستحب طواف کے استفتائات

سوال 431۔ کیا مستحب طواف کی نمازحرکت کی حالت میں اور راستہ چلتے ہوئے پڑھی جا سکتی ہے؟

جواب: نماز طواف اگرچہ مستحب ہی کیوں نہ ہو، چلتے ہوئے پڑھنا محل اشکال ہے۔ لہٰذا نماز طواف مستحب کی حالت میں سکون ہونا احتیاط ہے۔

سوال 432۔ اگر کوئی ہجوم کے وقت مستحب طواف کرے اس طرح کہ واجب طواف کرنے والے حاجیوں کے لیے زحمت کا باعث بنے تو کیا اس کے طواف میں اشکال ہے مخصوصا جب وہ مستحب طواف کسی اور وقت بھی کر سکتا ہو؟

جواب: کوئی اشکال نہیں، لیکن بہتر بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ہجوم کے وقت مستحب طواف ترک کیا جائے۔

سوال 433۔ اگر کسی خاتون کو معلوم ہو کہ مستحب طواف کے دوران وہ مردوں کے جسم کو دیکھے گی یا ہجوم کی وجہ سے مردوں کے درمیان آنے کا احتمال ہو توکیا وہ مستحب طواف کر سکتی ہے؟

جواب: اگر وہ اختیاری طور پر نامحرم کے جسم کو نہ دیکھےتو طواف میں کوئی اشکال نہیں البتہ ہجوم میں خیال رکھنا بہتر ہے۔ بہرحال طواف صحیح ہے۔

چوتھا: سعی

مسئلہ 434۔ عمرہ کا چوتھا واجب عمل سعی ہے۔

مسئلہ 435۔ طواف اور دورکعت نمازطواف پڑھنے کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے ۔سعی سے مراد ، ان دونوں کے درمیانی فاصلے کو اس طرح طے کرنا ہے کہ پہلا دور صفا سے شروع کرےاور مروہ پر ختم کرے اور دوسرا دور مروہ سے شروع کرکے صفا پر ختم کرے اسی طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم کرے بنابرایں مروہ سے سعی شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 436۔ سعی بجا لانے کے لئے نیت کرنا واجب ہے اور سعی کی نیت میں بھی احرام کی نیت کی طرح عمل کی نوعیت معین ہونا چاہئے اورقصد قربت و خلوص سے ہو ۔

مسئلہ 437۔ سعی کے لیے وضو یا حیض و جنابت سے پاک ہونا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ 438۔ سعی طواف اور نمازطواف کے بعد انجام دینا چاہیے۔طواف سے پہلے سعی باطل ہے۔

مسئلہ 439۔ سعی کو طواف اور اس کی نماز کے بعد اگلے دن تک مؤخر کرنا جائز نہیں البتہ اسی دن کی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 440۔ ہر چکر میں صفاو مروہ کے درمیان پورا فاصلہ طے کرنا ضروری ہے ۔

مسئلہ 441۔ سعی کے دوران مروہ کی طرف جاتے ہوئے مروہ کی طرف رخ کرنا اورصفا کی طر ف جاتے ہوئے اس کی طرف رخ کرنا چاہیے۔ اور اگر سعی کے دوران صفا یا مروہ جاتے ہوئے ان کی طرف پشت کرکے الٹے پاوں چلے تو سعی صحیح نہیں ہے لیکن چہرے کو دائیں ، بائیں یا پیچھے کی طرف موڑنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 442۔ سعی گراؤنڈ فلور یا زیر زمین منزل میں انجام دینی چاہیے، اور اوپر کی منزلوں میں سعی کرنا صحیح نہیں ہے۔ اور جو شخص گراؤنڈ فلور یا زیر زمین میں سعی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ کسی کو اپنا نائب بنا لے۔

مسئلہ 443۔ سعی کے دوران استراحت کے لئے بیٹھنا یا سونا بغیر کسی عذر کے کیوں نہ ہو، جائز ہے۔

مسئلہ 444۔ طاقت اور توانائی رکھنے کی صورت میں خود کو سعی بجالانا چاہئے اور پیدل یا سواری دونوں حالتوں میں سعی کرنا صحیح ہے لیکن پیدل چلنا افضل ہے۔ پس اگر پیدل چلنے سے معذور ہو تو دوسروں کی مدد سے سعی کرنا چاہئے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نائب مقرر کرنا

چاہیے۔

مسئلہ 445۔ سعی بھی طواف کی مانند رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر یا بھول کر ترک کرنے کا حکم وہی ہے جو طواف کوترک کرنے کا ہے جس کی طرف پہلے اشارہ کیا گیا ہے۔[1]

مسئلہ 446۔ اگر کوئی عمرہ تمتع میں سعی کرنا بھول جائےاور احرام سے نکل آئے اور بیوی سے ہمبستری کرےتو سعی کی قضا کے علاوہ احتیاط واجب کی بناپر ایک گائے کفارہ دے۔

مسئلہ 447۔ اگر کوئی بھول کر یا لاعلمی میں سعی میں ایک یا زیادہ چکر اضافہ کرے تو سعی صحیح ہے۔

مسئلہ 448: جو شخص اس گمان سے کہ آنا اور جانا ایک چکر شمار ہوتا ہے، سعی میں سات چکروں کا اضافہ کردے تو اس کی سعی صحیح ہےاور دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح اگر سعی کے دوران متوجہ ہو کہ سات چکروں سے زیادہ چکر لگائے ہیں مثلا آٹھواں یا نواں چکر ہے تو اس کی سعی صحیح ہے اور مزید سعی جاری رکھنے سے گریز کرنا چاہئے۔

مسئلہ 449۔ اگر کسی نے بھول کر سعی کو ناقص انجام دیا ہو تو یاد آنے کے بعد اسے مکمل کرنا چاہیے اور اگر وطن لوٹنے کے بعد یاد آئے تو زیادہ مشقت کا باعث نہ ہوتو واجب ہے کہ مکہ واپس جائے ورنہ نائب مقرر کرے۔

---

[1] مسئلہ 389 کے بعد

استفتائات سعی

سوال 450۔ خوبی اور برائی میں تمیز کرنے والے بچے کا ولی اس کو سعی کے لئے لے جائے جبکہ بچہ سٹرولر کے اندر سورہا ہے تو سعی کے شروع میں اسے نیت کے لیے جگانا ضروری ہے؟ اور اگر ابتدا میں جاگ رہا ہو اور دورانِ سعی سو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نیت کے لئے سعی کے دوران ابتدا سے آخر تک بیدار ہونا ضروری ہےالبتہ ممکن ہے تو خود سعی کرے اور اس کو سعی کرانا صحیح نہیں ہے۔

سوال 451 : صفا و مروہ کی سعی کے دوران بہت سارے لوگ صفا و مروہ پر جمع ہو جاتے ہیں، اور انکے جمع ہونے کی وجہ سے چلنے والوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیا جو شخص سعی انجام دے رہا ہے اسے ہر چکر میں ان پہاڑوں پر پہنچنا چاہیے، یا پتھروں کی ابتدائی سیڑھی تک پہنچنا کافی ہےجہاں سے ناتوان افرادسعی شروع کرتے ہیں؟

جواب: صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے اوپر اتنا چڑھنا کہ پہاڑیوں پر پہنچنا اور دو پہاڑیوں کا درمیانی فاصلہ طے کرنا صدق کرے، کافی ہے۔

سوال 452۔ سعی کی جگہ میں جو توسیع کی گئی ہے اسکی وجہ سے سعی کا پرانا مقام ایک جانب آ گیا ہے، اور دوسری جانب سعی اس حصے میں کی جاتی ہے کہ جو نیا شامل کیا گیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ تشخیص نہ دے پائے کہ توسیع دی ہوئی جگہ صفا اور مروہ کے درمیان ہے یا نہیں اور احتمال دے کہ دونوں پہاڑوں درمیان یا کسی ایک سے خارج ہوگیا ہے تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اس جگہ سعی انجام دینا صحیح اور کافی ہے۔

سوال 453 ۔ ان افراد کے لئے جو نچلے طبقے پر سعی انجام نہیں دے سکتے مثلا معذور افراد وغیرہ، بالائی طبقے پر سعی کرنے کے سلسلے میں کیا حکم ہے جو اس وقت دونوں پہاڑیوں سے اونچا ہے۔

جواب: صفا اور مروہ سے اونچے مقام پر سعی انجام دینا کافی نہیں ہے، ایسے افراد جو وہیل چیئر وغیرہ پر بیٹھ کر بھی زیرزمین یا گراونڈ فلور پر سعی انجام نہیں دے سکتے انہیں چاہئے کہ کسی کو اپنا نائب بنائیں۔

سوال 454۔ اگر کوئی شخص سعی کرنے کے بعد متوجہ ہو کہ اس نے نماز طواف میں جس سورہ کو اپنے اعتقاد کے مطابق صحیح تلاوت کی تھی، غلط پڑھا تھا، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ قرائت میں عمدا غلطی نہیں کی تھی لہذا عمل صحیح ہے اور کوئی ذمہ داری نہیں۔

سوال 455۔ اگر کوئی شخص حکم بھول کر یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے سعی میں چودہ چکر انجام دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ابتدا سے اس کی نیت سات چکر لگانے کی تھی تو صحیح ہے۔

مسئلہ 456۔ سعی میں چند امور مستحب ہیں:
سکون اور وقار کے ساتھ صفا پر جائے اور خانہ کعبہ کی طرف نظر کرے اور اللہ کی حمد و ثنا بجالائے۔ ان اذکار کو پڑھے:

سات مرتبہ «اللّهُ أكبَرُ».
سات مرتبہ «ألحَمدُ للّهِ».
سات مرتبہ «لا إلهَ إلا اللّهُ». «لا إلهَ إلا اللّهُ وَحْدَهُ لا شَريکَ لَهُ، لَهُ المُلکُ وَلَهُ الحَمْدُ يُحْيى وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَىّ لا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلى كلّ شَئ ءٍ قَدِيرٌ».
اس کے بعد محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور پڑھے: «اللّهُ أكبَرُ عَلى ما هَدانا وَالْحَمْدُ لِلّهِ عَلى ما أبْلانا وَالْحَمْدُ لِلّهِ الْحَىّ الْقَيّومِ وَالْحَمْدُ لِلّهِ الْحَىّ الدّائِمِ» «أشْهَدُ أنْ لا إلهَ إلا اللّهُ وَأشْهَدُ أنّ مُحَمّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لا نَعْبُدُ إلا إيّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ».
تین مرتبہ پڑھے: «أللّهُمّ إنّى أسألُکَ الْعَفْوَ وَالْعافِيَةَ وَالْيَقِينَ فى الدّنْيا وَالآخِرَةِ»
تین مرتبہ پڑھے: «أللّهُمّ آتِنا فى الدّنْيا حَسَنَةً وَفى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النّارِ».
سو مرتبہ پڑھے: «اللّهُ أكبَرُ».

سو مرتبہ پڑھے: «لا إلهَ إلا اللّه».
سو مرتبہ پڑھے: «ألْحَمْدُ لِلّهِ»
سو مرتبہ پڑھے: «سُبحانَ اللّهِ».
اس کے بعد پڑھے: «لا إلهَ إلا اللّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ، أنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصرَ عَبْدَهُ، وَغَلَبَ الأحْزابَ وَحْدَهُ، فَلَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهُ، أللّهُمّ بارِکْ لِى فى الْمَوْتِ وَفِيما بَعْدَ الْمَوْتِ، أللّهُمّ إنّى أعُوذُ بِکَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهِ أللّهُمّ أظِلّنى فى ظِلّ عَرْشِکَ يَوْمَ لا ظِلّ إلا ظِلّکَ».
اس کے بعد اپنا خود، اپنا دین، بال بچوں اور مال کو اللہ کے حوالے کرے اور پڑھے: «أسْتَوْدِعُ اللّهَ الرّحْمنَ الرّحِيمَ الّذى لا تَضِيعُ وَدائِعُهُ دِينى وَنَفْسى وَأهْلى، أللّهُمّ اسْتَعْمِلْنى عَلى كِتابِکَ وَسُنّةِ نَبِيّکَ وَتَوَفّنى عَلى مِلّتِهِ وَأعِذْنى مِنَ الْفِتْنَةِ».
اس کے بعد تین مرتبہ پڑھے: «اللّهُ أكبَرُ».
پھر یہ دعا پڑھے: «أللّهُمّ اغْفِرْ لِى كلّ ذَنْبٍ أذْنَبْتُهُ قَطّ فَإنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَىّ بِالْمَغْفِرَةِ فَإنّکَ أنْتَ الْغَفُورُ الرّحِيمُ، أللّهُمّ افْعَلْ بى ما أنْتَ أهْلُهُ فَإنّکَ إنْ تَفْعَلْ بى ما أنْتَ أهْلُهُ تَرْحَمْنى وَإنْ تُعَذّبنى فَأنْتَ غَنىّ عَنْ عَذابى وَأنا مُحْتاجٌ إلى رَحْمَتِکَ. فَيامَنْ أنا مُحْتاجٌ إلى رَحْمَتِهِ ارْحَمْنى، أللّهُمّ لا تَفْعَلْ بى ما أنا أهْلُهُ، فَإنّکَ إنْ تَفْعَلْ بى ما أنا أهْلُهُ تُعَذّبْنى وَلَمْ تَظْلِمْنى أصْبَحْتُ أتّقى عَدْلَکَ وَلا أخافُ جَوْرَکَ فَيامَنْ هُوَ عَدْلٌ لا يَجُورُ اِرْحَمْنى».

پیدل سعی کرے اور صفا سے اس جگہ تک جو سبز بتیوں سے نشان زد ہے، معمول کے مطابق

چلے، اور سبز بتیوں کے شروع سے لے کر اس حد کے آخر تک ہرولہ (تیز قدموں سے چلنا) کرے۔ اسی طرح جب مروہ سے صفا کی طرف واپس آئے تو سبز بتیوں والے حصے میں ہرولہ کی حالت میں واپس آئے۔ البتہ عورتوں کے لیے ہرولہ نہیں ہے۔

سعی کی حالت میں بہت دعا کرے اور گریہ و زاری کی کیفیت پیدا کرے۔

پنجم: تقصیر

مسئلہ 457 ۔ عمرہ کا پانچواں واجب عمل تقصیر ہے۔

مسئلہ 458 ۔ سعی انجام دینے کے بعد تقصیر کرنا واجب ہےاگرچہ تھوڑی دیر بعد کیوں نہ ہو یعنی اپنے سر کے بال یا داڑھی یا مونچھوں کے تھوڑے سے بال کاٹے یا اپنے ہاتھ یا پاوں کے تھوڑے سے ناخن کاٹ لے۔

مسئلہ 459 ۔ تقصیر بھی عمرہ کے دیگر اعمال کی طرح عبادت ہے اور نیت ضروری ہے، جیسا کہ نیت احرام میں بیان ہوا۔

مسئلہ 460 ۔ عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کیلئے حلق (سر کا مونڈنا) کافی نہیں ہے اور عمرہ تمتع کے احرام سے خارج ہونے کے لئے حتما تقصیر کرنی چاہیے بلکہ اگر تقصیر کرنے سے پہلے مسئلہ جانتے ہوئے اور جان بوجھ کر سر مونڈ لے تو نہ فقط یہ کہ کافی نہیں ہے بلکہ اسے ایک دنبہ کفارہ بھی دینا ہوگا لیکن اگر عمرہ مفردہ کے لئےمحرم ہوا ہو تو تقصیر یا حلق میں سے کسی ایک کو انتخاب کرسکتا ہے ۔

مسئلہ 461۔ اگر عمدا یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے تقصیر نہ کرے یا اس کے بجائے بالوں کو مونڈے یا نوچے اور پھر حج بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور حج اِفراد شمار ہوگا اور اس صورت میں اگر اس پر حج واجب تھا تو بنا بر احتیاط واجب حج کے بعد ایک عمرہ مفردہ انجام دے اور آئندہ سال دوبارہ عمرہ تمتع اور حج بجالائے۔

مسئلہ 462۔ اگر بھول کر تقصیر ترک کردے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام ، عمرہ اور حج صحیح ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن مستحب ہے کہ ایک دنبہ کفارہ دے اور کفارہ ترک نہ کرے۔

مسئلہ 463 ۔ عمرہ تمتع کے اعمال کے اختتام پر تقصیر کرنے کے بعد احرام کے تمام محرمات حتی کہ بیوی بھی حلال ہوجاتی ہے۔

مسئلہ 464۔ عمرہ تمتع میں طواف النساءواجب نہیں ہے اگر چہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ ثواب کی امید سے تقصیر سے پہلے طواف النساءاور اس کی نماز بجالائے لیکن عمرہ مفردہ میں طواف النساء اور اس کی نماز واجب ہے۔

مسئلہ 465۔ احتیاطِ واجب کی بنا پر عمرۂ تمتّع اور حجّ تمتّع کے درمیان عمرۂ مفردہ انجام نہیں دینا چاہئے، لیکن اگر انجام دے تو عمرہ اور حج دونوں صحیح ہیں۔

مسئلہ 466۔ عمرۂ تمتّع کے بعد اور اعمالِ حج سے پہلے مکہ المکرمہ سے باہر جانا اس صورت میں جائز ہے جب انسان کو اطمینان ہو کہ وہ حجِ تمتّع کے لیے دوبارہ مکہ واپس آ سکے گا۔ اگرچہ مستحب احتیاط یہ ہے کہ بغیر کسی ضرورت یا اہم کام کے مکہ سے باہر نہ جائے۔ اگر باہر جانا ضروری ہو تو احتیاط مستحب کی بناپر پہلے مکہ میں حج کے لیے احرام باندھے پھر باہر جائے۔ اور اگر احرام باندھنا اس کے لیے دشوار ہو تو اپنے کام کے لئے بغیر احرام کے باہر جا سکتا ہے۔ ایسے افراد جو اس احتیاط پر عمل کرنا چاہتے ہیں اور انہیں بار بار مکہ سے باہر جانا پڑتا ہے، جیسے قافلے کے خدام وغیرہ، وہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے پہلے عمرۂ مفردہ انجام دینے کے بعد عمرۂ تمتّع کو مؤخر کر سکتے ہیں یہاں تک کہ حج کے اعمال سے پہلے عمرۂ تمتّع انجام دے سکیں۔ ایسی صورت میں عمرۂ تمتّع کے لیے میقات سے احرام باندھنا چاہئے اور جب اس عمرے سے فارغ ہوں تو مکہ سے ہی حج کے لیے احرام باندھیں۔

مسئلہ 467۔ پچھلے مسئلے میں مکہ سے خروج کا معیار موجودہ شہر مکہ کی حدود سے باہر جانا ہے۔ بنابراین ایسے مقامات پر جانا جو آج کل مکہ کا حصہ سمجھے جاتے ہیں، اگرچہ ماضی میں شہر سے باہر تھے، مکہ سے باہر جانا شمار نہیں ہوتا۔

مسئلہ 468۔ اگر کوئی شخص عمرۂ تمتّع کے بعد بغیر احرام کے مکہ سے باہر جائے اور اسی قمری مہینے میں مکہ واپس آ جائے جس میں اس نے عمرہ کیا تھا، تو دوبارہ احرام باندھنا لازم نہیں۔ لیکن اگر اگلے قمری مہینے میں مکہ واپس آئے، مثلاً ذیقعدہ میں عمرہ کرے اور باہر جا کر ذی الحجہ میں مکہ واپس آئے، یا ذی قعدہ میں عمرہ کرے، پھر ذی الحجہ میں باہر جائے اور دوبارہ آئےتو ایسی صورت میں واجب ہے کہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عمرۂ تمتّع کے لیے احرام باندھے اور یہی عمرہ حج تمتع کا عمرہ شمار ہوگا اور اگر وہ احرام کے بغیر داخل ہوجائے اور دوسرا عمرہ انجام نہ دے تو اس کا حجِ تمتّع صحیح نہیں۔

عمرۂ تمتّع اور حج کے مشترکہ احکام سے متعلق استفتاءات

سوال 469۔ کیا قافلہ سالار اور خدام جن کو عرفات کے خیموں کا معائنہ کرنے کے لیے مکہ سے باہر جانا ضروری ہےچنانچہ اطمینان رکھتے ہوں کہ وقوف عرفات درک کرسکیں گے تو کیا عمرۂ تمتّع کے بعد مکہ سے باہر جا سکتے ہیں؟

جواب: مجموعی طور پر اگر کسی کو اس بات کا خوف نہ ہو کہ اس سال کا حج ضائع ہو جائے گا تو عمرۂ تمتّع کے بعد اختیاری طور پر مکہ سے باہر جا سکتا ہے۔ اس صورت میں اگر خارج ہوجائے اور اسی مہینے میں جس میں عمرۂ تمتّع کیا تھا، مکہ واپس آئے، حج کا احرام باندھے اور وقوف عرفات درک کرے تو اس کا عمل صحیح ہے۔

سوال 470۔ اگر کوئی شخص حج کے مہینوں میں سے کسی ایک، جیسے شوّال میں عمرۂ تمتّع انجام دے اور اگلے مہینے مکہ سے باہر جائے تو عمرۂ تمتّع دوبارہ انجام دینا لازم ہے۔ اب چند سوالات ہیں:

الف۔ کیا پہلا عمرہ عمرۂ مفردہ میں تبدیل ہو گیا ہے؟ اور کیا اس کی تکمیل کے لئے طوافِ نساء لازم ہے؟

جواب: پہلا عمرہ عمرۂ مفردہ میں تبدیل ہونا ثابت نہیں اس لیے طوافِ نساء واجب ہونے کی کوئی وجہ نہیں، البتہ احتیاطاً اسے ترک نہ کیا جائے۔

ب۔ اگر دوبارہ عمرۂ تمتّع انجام نہ دے تو کیا پہلا عمرہ تمتع باطل ہوگیا اور حج تمتّع انجام نہیں دے سکتا؟

جواب: پہلا عمرہ حج تمتّع کے لئے لازمی عمرہ شمار نہیں ہوتا، لہٰذا حج تمتّع صحیح نہیں۔

ج۔ کیا جدید عمرۂ تمتّع کے احرام کا میقات بھی پانچ مقررہ میقات میں سےایک ہےیا ادنیٰ الحل سے بھی احرام باندھ سکتا ہے؟

جواب:پانچ مقررہ میقات میں سے کسی ایک سے احرام باندھنا چاہئے۔

سوال 471۔ اگر کوئی شخص شوّال یا ذی قعدہ میں عمرۂ تمتّع انجام دے کر مدینہ واپس آ جائے اور اگلے مہینے میں دوبارہ مکہ جانے کا ارادہ کرے تو مسجدِ شجرہ میں احرام باندھنے کے حوالے سے اس کا کیا وظیفہ ہے ؟ عمرۂ مفردہ، عمرۂ تمتّع یا وہ عمرہ جو اس کے ذمے ہے؟

جواب: عمرۂ تمتّع کے لیے احرام باندھنا چاہئے اور یہی اس کے حج تمتّع کا عمرہ ہوگا۔

سوال 472۔ بعض ڈرائیور حضرات مکہ کی سڑکوں میں رش سے بچنے کے لیے شہر کے ایک محلے سے دوسرے محلے جانے کے لیے منیٰ کی طرف جانے والےراستوں اور سرنگوں سے گزرتے ہیں، جو منیٰ سے گزر کر جاتے ہیں ؛ کیا یہ مکہ سے باہر جانا شمار ہوگا؟

جواب: اگر عرفا منیٰ مکہ سے باہر شمار ہوتا ہو تو گزرنے اور ٹھہرنے میں کوئی فرق نہیں ۔

آٹھواں: منی میں رات گزارنا

مسئلہ 555حج کے واجب اعمال میں سے بارہواں[1] اور منی کے اعمال میں سے چوتھا بیتوتہ[2]ہے۔

مسئلہ 556۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منی میں گزارے پس اگر عید کے دن مکہ کے اعمال بجالانے کیلئے منی سے مکہ معظمہ چلا گیا ہو تومنی میں رات گزارنے کیلئےواپس لوٹنا چاہئے۔

مسئلہ 557۔ مندرجہ ذیل افراد پر مذکورہ راتوں کومنی میں بسر کرنا واجب نہیں ہے ۔

الف: بیمار افراد اور انکی تیمار داری اور نگرانی کرنے والے، بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منی میں رات گزار نا مشکل ہو۔

ب: جن کو مکہ میں اپنا مال اور زاد راہ گم ہونے یاچوری ہوجانے کا خوف ہو ۔

ج: وہ افراد جوان دو راتوں کو مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہیں اور ضروری کاموں مثلا احتیاج کے مطابق کھانا پینا، رفع حاجت اور تجدید وضوکے علاوہ عبادت میں ہی مصروف رہیں۔

مسئلہ 558۔ منی میں بیتوۃ عبادت ہے اور نیت کے ساتھ ہونا چاہئے۔ نیت کے شرائط پہلے ذکر ہوچکے ہیں۔

مسئلہ 559۔ غروب آفتاب سے لے کر آدھی رات تک بیتوتہ کافی ہے۔ جو شخص بغیر کسی عذر کےرات کے ابتدائی نصف حصے میں بیتوتہ نہ کرے اس کو چاہئے کہ آخری نصف حصے میں بتوتہ کرے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ آخری نصف شب میں بھی اختیاری حالت میں بیتوتہ جائز ہو۔

مسئلہ 560۔ جو شخص واجب بیتوہ ترک کرے اور رات مکہ میں عبادت میں بھی نہ گزارے، اسے ہر رات کے بدلے ایک دنبہ کفارہ دینا چاہئے اور احتیاط واجب کی بناپر معذور اور غیر معذوراور بھول جانے اورمسئلہ نہ جاننے میں کوئی فرق نہیں۔

مسئلہ 561۔ جو شخص بارہویں دن منی سے نکلنے کا مجاز ہے، اسے زوال یعنی اذان ظہرکے بعد نکلنا چاہیے اور زوال سے پہلے نکلنا جائز نہیں۔

---

[1] اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مکہ کے واجب اعمال پانچ ہیں اور ان سے پہلے بھی حج کے چھے اعمال کا بیان گزر گیا، منی میں رات بسر کرناحج کا بارہواں عمل شمار ہوتا ہے۔

[2] بیتوته یعنی رات کو رہنا

اوّل: احرام

مسئلہ 473۔ حج کا پہلاواجب عمل احرام ہے۔ حج کا احرام کیفیت، شرائط ، محرمات، احکام اور کفار ات کے لحاظ سے عمرہ کے احرا م کی طرح ہے، صرف نیت میں فرق ہے۔ پس اعمال حج کو انجام دینے کی نیت کے ساتھ احرام باندھے البتہ حج کے احرام کی چند خصوصیات ہیں جنہیں آنے والے مسائل میں بیان کرینگے۔

مسئلہ 474۔ حج تمتع کے احرام کا میقات مکہ مکرمہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجدالحرام میں باندھے ۔ مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام باندھنا صحیح ہے حتی کہ شہر کی نئی بستیوں سے بھی محرم ہونا صحیح ہے لیکن شہر کے قدیمی حصوں میں احرام باندھنا احوط یہ ہے۔ اگر کسی محلے کا شہر کا حصہ ہونا مشکوک ہو تووہاں احرام باندھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ 475۔ ضروری ہے کہ ایسے وقت میں مُحرم ہوجائے کہ عرفات میں اختیاری وقوف انجام دینا ممکن ہواور احرام باندھنے کا بہترین وقت ترویہ کے دن (آٹھ ذی الحجہ) زوال کا وقت ہے اور اس سے پہلے بھی احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور مریض افراد کیلئے جنہیں بھیڑ کی شدت کا خوف ہے اسی طرح جولوگ کسی حاجت یا ضرورت کی وجہ سے مکہ سے خارج ہونا چاہتے ہیں۔

مسئلہ 476۔ اگر کوئی بھول کر یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے احرام باندھے بغیر منی یا عرفات کی طرف چلاجائے تو مکہ معظمہ واپس جاکر اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو وہیں سے احرام باندھ لے اور اس کا حج صحیح ہے ۔

مسئلہ 477۔ اگر کوئی شخص بھولنے یا مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے احرام نہ باندھے اور حج کے اعمال مکمل کر لے تو اس کا حج صحیح ہے، لیکن احتیاط مستحب ہے کہ اگلے سال دوبارہ حج کرے۔

مسئلہ 478۔ اگر کوئی شخص مسئلہ جانتے ہوئے اور عمدا1 احرام ترک کر دے اس طرح کہ عرفات اور مشعر میں وقوف کا عمل احرام کی حالت میں انجام نہ دے سکے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ 479۔ جو شخص حج کے لیے مُحرم ہوا ہے، اس پر واجب ہے کہ عرفہ کے دن ظہرسے لبیک کہنا بند کر دے۔

مسئلہ 480: وہ لوگ جنہیں وقوفِ عرفات سے پہلے مکہ کے اعمال انجام دینے کی اجازت ہے، ان کو چاہئے کہ اعمال سے پہلے احرام باندھیں۔ اگر وہ بغیر احرام کے اعمال کریں، تو ان اعمال کو

دوبارہ احرام کے ساتھ انجام دیں۔

دوم: عرفات میں وقوف

مسئلہ 481۔ حج کا دوسرا واجب عمل عرفات میں وقوف کرنا ہے۔ عرفات مکہ کے قریب ایک مشہور مقام ہے۔

مسئلہ 482۔ عرفات میں وقوف کرنا عبادت ہے، اس لیے نیت کے ساتھ ہونا ضروری ہے، اور نیت کے وہی شرائط ہیں جو احرام کی نیت میں بیان ہوئے۔

مسئلہ 483۔ وقوف کا مطلب عرفات میں موجود ہونا ہے، خواہ انسان سوار ہویا پیدل، کھڑا ہو یا لیٹا ہوا ہو۔

مسئلہ 484۔ احتیاطِ واجب یہ ہے کہ حاجی نویں ذی الحج کو زوال کے وقت یعنی ظہر شرعی سے لے کر غروبِ شرعی یعنی نماز مغرب کے وقت تک عرفات میں موجود رہے، اگرچہ اتنی تاخیر جائز ہونا بعید نہیں ہے جس میں نماز ظہر ین کو ان کے مقدمات سمیت اکٹھا ادا کیا جاسکے۔

مسئلہ 485۔ عرفات میں وقوف کرنا زوال سے نماز مغرب کے وقت تک واجب ہے، لیکن اس کا رکن اتنا وقت ہے کہ جس میں "وقوف" صدق کرے، چاہے ایک یا دو منٹ ہی کیوں نہ ہو۔ پس اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اور اختیار کے ساتھ اتنی مدت بھی وقوف نہ کرے تو اس کا حج باطل ہے۔

مسئلہ 486۔ شرعی غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرنا حرام ہے۔ پس اگر جان بوجھ کر غروب سے پہلے خارج ہوجائے اور نہ لوٹے تو گناہ گار ہے تاہم اس کا حج صحیح ہے اور اسے ایک اونٹ کفارہ دینا چاہیے۔احتیاط واجب کی بناپر عید قربان کے دن ذبح کرے اوراحتیاط مستحب ہے کہ منی میں ذبح کیا جائے۔ اگر قربانی دینے سے عاجز ہو تو اٹھارہ روزے رکھے ۔ اگر غروب سے پہلے عرفات واپس آئے تو کفارہ واجب نہیں ۔

مسئلہ 487۔ اگر بھول کر یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے باہر چلا جائے تو اگروقوف کا وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تولپلٹنا واجب ہے اور اگر نہ لوٹے تو گناہ گارہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے ۔اگروقت گزرجانے کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

مسئلہ 488۔ کچھ چیزیں وقوف عرفات میں مستحب ہیں:

1۔ وقوف کی حالت میں وضو سے رہے۔

2۔ غسل کرے اور بہتر ہے کہ ظہر کے نزدیک کرے۔

3۔ جو چیزیں توجہ ہٹانے کا باعث ہیں، خود سے دور کریں تاکہ اپنا دل ذات اقدس الہی کی جانب متوجہ ہوجائے۔

4۔ پہاڑی کے دامن میں اور ہموار زمین پر وقوف کرے اور پہاڑی کے اوپر جانا مکروہ ہے۔

5۔ نماز ظہر اور عصر کو اول وقت میں ایک اذان اور دو اقامہ کے ساتھ ادا کرے۔

6۔ سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ سورہ توحید پڑھےاور اللہ سے جو چاہے طلب کرے اور شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگے۔ یہ دعا بھی پڑھے: «أَللّهُمّ رَبّ الْمشاعِرِ كُلّها فُكّ رَقَبَتی مِنَ النّار وَأَوْسِعْ عَلَیّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلالِ وَادْرَأْ عَنّی شَرّ فَسَقَةِ الْجِنّ وَالانْسِ، أَللّهُمّ لا تَمْكُرْ بی وَلا تَخْدَعْنی وَلا تَسْتَدْرِجْنی یا أَسْمَعَ السّامِعینَ وَیا أَبْصَرَ النّاظِرینَ وَیا أَسْرَعَ الْحاسِبینَ وَیا أَرْحَمَ الرّاحِمینَ أَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلّیَ عَلی مُحَمّدٍ وَآلِ مُحَمّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بی كَذا وَكَذا». کذا و کذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے اس کے بعد آسمان کی جانب ہاتھ اٹھائے اور پڑھے:

«أَللّهُمّ حاجَتی إِلَیْکَ الّتی اِنْ أَعْطَیْتَنیها لَمْ یَضُرّنی ما مَنَعْتَنی وَإِنْ مَنَعْتَنیها لَمْ یَنْفَعَنی ما أَعْطَیْتَنی، أَسْأَلُکَ خَلاصَ رَقَبَتی مِنَ النّار أَللّهُمّ إِنّی عَبْدُکَ وَمِلْکُ ناصِیَتی بِیَدِکَ وَأَجَلی بِعِلْمِکَ، أَسْأَلُکَ أَنْ تُوَفّقَنی لِما یُرْضیکَ عَنّی وَأَنْ تُسَلّمَ مِنّی مَناسِكِیَ الّتی أَرَیْتَها خَلیلَکَ اِبْراهیمَ صَلَواتُ اللّهِ عَلَیْهِ وَدَلَلْتَ عَلَیْها نَبِیّکَ مُحَمّدا (صلی الله علیه وآله) أَللّهُمّ اجْعَلْنی مِمّنْ رَضِیتَ عَمَلَهُ وَأَطَلْتَ عُمْرَهُ وَأَحْیَیْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ».

7۔ یہ دعا پڑھے: «لا إِلهَ إِلا اللّهُ وَحْدَهُ لا شَریکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیی وَیُمیتُ وَهُوَ حَیّ لا یَمُوتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلی كُلّ شَیْ ءٍ قَدیرٌ، اللّهُمّ لَکَ الْحَمْدُ كَالّذی تَقُولُ وَخَیْرا مِمّا تَقُولُ وَفَوْقَ ما یَقُولُ الْقائِلُونَ، أَللّهُمّ لَکَ صَلاتی وَنُسُكی وَمَحْیایَ وَمَماتی وَلَکَ تُراثی (بَراءَتی خ ل) وَبِکَ حَوْلی وَمِنْکَ قُوّتی، أَللّهُمّ إِنّی أَعُوذُ بِکَ مِنَ الْفَقْر وَمِنْ وَساوِسِ الصّدور وَمِنْ شَتاتِ الأَمْر وَمِنْ عَذابِ الْقَبْر، أَللّهُمّ إِنّی أَسْأَلُکَ خَیْرَ الرّیاح وَأَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرّ ما یَجیءُ بِهِ الرّیاحُ وَأَسْأَلُکَ خَیْرَ اللّیْلِ وَخَیْرَ النّهار، اللّهُمّ اجْعَلْ فی قَلْبی نُورا وَفی سَمْعی وَبَصَری نُورا وَفی لَحْمی وَدَمی وَعِظامی وَعُرُوقِی وَمَقْعَدی وَمَقامی وَمَدْخَلی وَمَخْرَجی نُورا وَأَعْظِمْ لی نُورا یا رَبّ یَوْمَ أَلْقاکَ إِنّکَ عَلی كُلّ شَیْ ءٍ قَدیرٌ».

8۔ دعائے حضرت سید الشہداء علیہ السلام اور دعائے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جو

صحیفہ سجادیہ میں ہے، پڑھے۔

9ـبہت زیادہ پڑھے: «أللّہُمّ أعْتِقْنِی مِنَ النّار».

10ـ غروب آفتاب کے نزدیک پڑھے: «أللّہُمّ اِنّی أعُوذُ بِکَ مِنَ الفَقر وَمِنْ تشَتّتِ الاُمُور وَمِنْ شَرّ ما یَحْدُثُ بِاللّیْلِ وَالنّھار أمْسی ظُلْمِی مُسْتَجِیرا بِعَفْوکَ وَأمْسی خَوْفی مُسْتَجیرا بِأمانِکَ وَأمْسی ذُنُوبی مُسْتَجِیرَۃً بِمَغْفِرَتِکَ وَأمْسی ذُلّی مُسْتَجِیرا بِعِزّکَ وَأمْسی وَجْھی الْفانِیَ الْبالِی مُسْتَجیرا بِوَجْھِکَ الْباقی یا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ وَیا أجْوَدَ مَنْ أعْطی جَلّلْنِی بِرَحْمَتِکَ وَألْبِسْنی عافِیَتَکَ وَاصْرِفْ عَنّی شَرّ جَمِیعِ خَلْقِکَ».

11ـ غروب آفتاب کے بعد پڑھے: «أللّہُمّ لا تجْعَلَہُ آخِرَ الْعَھْدِ مِنْ ھذا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِیہِ مِنْ قابِلٍ أبَدا ما أبْقَیْتَنی وَاقْلِبْنِیَ الْیَوْمَ مُفْلِحا مُنْجِحا مُستجابا لِی مَرْحُوما مَغْفُورا لِی بِأفْضَلِ ما یَنْقَلِبُ بِہِ الْیَوْمَ أحَدٌ مِنْ وَفْدِکَ وَحجّاج بَیْتِکَ الْحَرام وَاجْعَلْنِیَ الْیَوْمَ مِنْ أکْرَمِ وَفْدِکَ عَلَیْکَ وَأعْطِنی أفْضَلَ ما أعْطَیْتَ أحَدا مِنْھُمْ مِنَ الْخَیْر وَالْبَرَکَۃِ وَالرّحْمَۃِ والرّضْوانِ وَالْمَغْفِرَۃِ وَبارِکْ لِی فِیما أرْجِعُ اِلَیْہِ مِنْ أھْلٍ أوْ مالٍ أوْ قَلِیلٍ أوْ کَثیرٍ وَبارِکْ لَھُمْ فِیّ».

سوم: مشعرالحرام (مزدلفہ) میں وقوف

مسئلہ 489۔ حج کا تیسرا واجب عمل مشعر الحرام میں وقوف کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرے اور اس میں جو معروف اور مشہور جگہ ہے،وہاں حاضر ہوجائے۔

مسئلہ 490۔ مشعرالحرام میں وقوف عبادت ہے، لہٰذا اسے نیت کے ساتھ ہونا چاہیے، انہی شرائط کے ساتھ جو احرام کی نیت میں بیان ہوئے ہیں۔

مسئلہ 491۔ مشعرالحرام میں وقوف کا واجب وقت عید قربان کے دن طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اور طلوع فجر سے وقوف کی نیت کرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پہلے مشعر میں داخل ہوتو احتیاط واجب کی بناپر مشعر میں داخل ہوتے وقت ہی وقوف کی نیت کرے۔

مسئلہ 492۔ مشعر میں طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تک ٹھہرنا واجب ہے لیکن حج کا رکن اتنی مدت ہے جس پر وقوف صدق آجائے اگر چہ ایک یا دو منٹ کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اتنی مقدار وقوف کرے اورجان بوجھ کر مشعر سے باہر چلا جائے تو حج صحیح ہے لیکن فعل حرام کا مرتکب ہوا ہے اور اگر اپنے اختیار کے ساتھ وقوف کے مصداق کی مقدار بھی توقف نہ کرے تو اس کا حج باطل ہے۔[1]

مسئلہ 493۔ عورتیں، کمزور، بیمار، بچے اور بوڑھے جو بیماری یا بھیڑ میں پھنس جانے کا عذر رکھتے ہیں، اسی طرح وہ افراد جو ان کی نگہداشت یا خدمت پر مامور ہیں، مثلاً نرس اور خادم ، عید کی رات مشعر میں کچھ دیر قیام کے بعد منیٰ کی طرف روانہ ہو سکتے ہیں۔

[1] دونوں وقوف (مشعر اور عرفات) یا ان میں سے کسی ایک کو اختیار یا اضطرار کی حالت میں بھول کر یا عمدا یا سہواً ترک کرنے پر حج کے صحیح ہونے یا باطل ہونے کے حوالے سے بہت ساری صورتیں تصور کی جاسکتی ہیں۔ جن کی تفصیل فقہ کی مفصل کتابوں میں بیان ہوگئی ہیں۔

مشعرالحرام میں وقوف سے متعلق استفتاءات

سوال 494۔ الف: کاروان کے خادمین جو عید قربان کی رات خواتین اور ناتوان افراد کے ساتھ مشعر الحرام سے حرکت کرتے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے پہلے منیٰ پہنچ جاتے ہیں، کیا ان پر لازم ہے کہ اگر ممکن ہو تو طلوع فجر سے پہلے مشعر واپس لوٹ کر اختیاری وقوف حاصل کریں؟

جواب: اگر ان کا ساتھ دینا ضروری ہو اور وہ وقوف کا مصداق درک کر چکے ہوں تو واپس آ کر اختیاری وقوف حاصل کرنا لازم نہیں۔

ب: کیا کاروان کے خادمین کا رات کو خواتین اور ناتوان افراد کے ہمراہ رمی کرنا کافی ہے یا ان کو دن کے اوقات میں رمی انجام دینا چاہیے؟

جواب: رات کو رمی انجام دینا ان کے لئے کافی نہیں ہے، مگر یہ کہ دن کے اوقات میں رمی انجام دینے سے معذور ہوں۔

سوال 495۔ عرفات میں وقوف کے بعد کیا حاجی کے لئے جائز ہے کہ عید کی رات مشعر نہ جائے، مثلا چند گھنٹوں کے لئے مکہ مکرمہ چلا جائے اور اذان صبح یا آدھی رات سے پہلے مشعر پہنچ جائے، یا براہ راست مشعر جانا چاہئے؟

جواب: براہ راست مشعر جانا ضروری نہیں بلکہ طلوع فجر سے پہلے مشعر پہنچنا چاہئے۔

سوال 496۔ اگر کوئی صاحب عذر شخص مشعرالحرام میں اضطراری وقوف کے بعد وہاں سے نکل جائے اور طلوع فجر سے پہلے معلوم ہو جائے کہ وہ عذر نہیں رکھتا تھا، تو کیا اس پر لازم ہے کہ واپس جا کر اختیاری وقوف درک کرے؟

جواب: اگر ممکن ہو تو اس کو چاہئے کہ واپس مشعر جائے اوروہاں اختیاری وقوف درک کرے۔

وقوف مشعر الحرام کے آداب اور مستحبات

مسئلہ 497۔ وقوف مشعر الحرام میں چند چیزیں مستحب ہیں:

عرفات سے مشعر الحرام کی طرف سکونِ بدن اور اطمینانِ قلب کے ساتھ روانہ ہو اور استغفار کرے۔

نماز مغرب اور عشاء کو مشعر الحرام (مزدلفہ) پہنچنے تک مؤخر کرے، اگرچہ رات کا ایک تہائی حصہ بھی گزر جائے، اور دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے پڑھے، اور نماز مغرب کی نوافل نماز عشاء کے بعد ادا کرے۔ البتہ آدھی رات سے پہلے مشعر پہنچنے میں کوئی رکاوٹ ہو تو اس صورت میں نماز مغرب و عشاء کو مؤخر نہ کرے۔

عید کی رات میں جتنا ممکن ہو عبادت اور اطاعتِ الٰہی میں مشغول رہے۔

اس دعا کو پڑھے: «أللّهُمّ هذِهِ جُمَعُ، اللّهُمّ اِنّی أسْألُکَ أنْ تجْمَعَ لِی فِیها جَوامِعَ الْخَیْر، اللّهُمّ لا تُؤَیسْنی مِنَ الْخَیْرِ الّذی سَألْتُکَ أنْ تجْمَعَهُ لِی فی قَلْبی وَأطْلُبُ اِلَیْکَ أنْ تُعَرّفَنی ما عَرّفْتَ أوْلِیاءَکَ فی مَنْزِلِی هذا وَأنْ تَقِیَنی جَوامِعَ الشّرّ».

عید کے دن نماز صبح کے بعد اللہ تعالی کی نعمتوں اور فضل و کرم کو یاد کرے، محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور دعا کرے اور یہ دعا بھی پڑھے: «أللّهُمّ رَبّ الْمشعرالحرام فُکّ رَقَبَتی مِنَ النّار وَأوْسِعْ عَلَیّ مِنْ رِزْقِکَ الْحَلالِ وَادْرَأْ عَنّی شَرّ فَسَقَةِ الْجِنّ وَالاِنْس، أللّهُمّ أنْتَ خَیْرُ مَطْلُوبٍ اِلَیْهِ وَخَیْرُ مَدْعُوّ وَخَیْرُ مَسْؤُولٍ وَلِکُلّ وافِدٍ جائِزَةٌ فَاجْعَلْ جائِزَتی فی مَوْطِنی هذا أنْ تُقِیلَنی عَثْرَتی وَتَقبَلَ مَعْذِرَتی وَأنْ تُجاوِزَ عَنْ خَطِیئَتی ثُمّ اجْعَلِ التّقْوی مِنَ الدّنیا زادِی».

مسئلہ 498۔ حج کا چوتھا واجب عمل اور مِنی کے اعمال میں سے پہلا عید قربان (10 ذی الحج) کے دن جَمرۂ عَقبہ کو کنکری مارنا ہے۔

مسئلہ 499۔ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ رمی جمرات انجام دینا چاہئے:

اول: نیت اسی طرح سے کرے جیسے احرام کی نیت میں بیان ہوئیہ

دوم: کنکری ہو، نہ اتنے چھوٹے ہوں کہ ریت کہا جائےاور نہ اتنے بڑے ہوں کہ پتھر کہا جائے۔

سوم : ممکن ہو تو طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب کے درمیان رمی انجام دی جائے۔

چہارم: کنکریاں جمرے کو لگنا ضروری ہے پس اگر کنکر جمرے کو نہ لگے یا لگنے کا صرف گمان ہو تو کافی نہیں ہے اور اسکے بدلے دوسری کنکری مارنا چاہیے۔

پنجم: سات کنکریاں ماری جائیں۔

ششم: کنکریوں کو یکے بعد دیگرے مارا جائے پس اگر ایک ہی دفعہ ساری کنکریاں پھینکے تو صرف ایک دفعہ شمار ہوگا ۔

مسئلہ 500۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حال ہی میں مکہ اور مشعر کی جانب سے جمرہ کی چوڑائی میں اضافہ کیا گیا ہے اور پرانا جمرہ اس کے درمیان واقع ہے، اگر وہ اس کو مارسکتا ہو تو اسی کو کنکریاں مارےاور اگر درمیان والے حصے کو مارنا اس کے لیے دشوار ہو تو موجودہ جمرہ کے جس حصے کو بھی رمی کرے، کافی ہے۔

مسئلہ 501۔ اوپر والی منزلوں (پل جمرات) سے رَمی کرنا جائز ہے، اگرچہ گراؤنڈ فلور سے رَمی کرنا احوط ہے۔

مسئلہ 502۔ کنکریوں میں درج ذیل خصوصیات ہونی چاہئیں:

اول : حرم کی حدود سے لی گئی ہوں۔ اگر باہر سے لی گئی ہوں تو کافی نہیں۔

دوم: نئی ہوں یعنی اس سے پہلے حتی گذشتہ سالوں میں بھی کسی نے اس سے صحیح رمی انجام نہ دی ہو۔

سوم: مباح ہوں بنابراین غصبی یا کسی دوسرے کی جمع کی ہوئی کنکری سے بغیر اجازت رمی کرنا صحیح نہیں تاہم کنکریوں کا پاک ہونا شرط نہیں۔

مسئلہ 503۔ عورتیں اور ناتوان افراد جنہیں عید کی رات مشعر الحرام سے منی کی طرف جانے کی اجازت ہے اگر وہ عید کے دن رمی کرنے سے معذور ہوں تووہ رات کو رمی کرسکتے ہیں۔ بلکہ کلی طور پر تمام عورتیں رات کو رمی کرسکتی ہیں، اس شرط پر کہ اپنے حج یا اپنے حج نیابتی کے لئے رمی کرنا چاہتی ہوں لیکن اگر عورت رمی کیلئے کسی کی طرف سے نائب بنی ہو تو رات کے وقت رمی کرنا احتیاط واجب کی بنا پر صحیح نہیں ہے اگرچہ وہ دن میں رمی کرنے سے عاجز ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ لوگ کہ جوان کے ہمراہ ہیں، اگر وہ خود کوئی عذر رکھتے ہوں تو رات کے وقت عقبہ کو کنکری مارسکتے ہیں ورنہ ان پر لازم ہے کے دن کے وقت رمی کریں۔

مسئلہ 504۔ عورت کے علاوہ جس کے لیے عید کی رات رمی کرنا ایک اختیاری وظیفہ ہے ، جو شخص عید کے دن رمی کرنے سے معذور ہو، وہ عید کی رات یا گیارہویں کی رات رمی کر سکتا ہے۔ اسی طرح جو شخص ذی الحجہ کی گیارہویں یا بارہویں تاریخ کے دن رمی کرنے سے معذور ہو، وہ اس سے پہلے والی رات یا بعد والی رات رمی کر سکتا ہے۔

رمی جمرات سے متعلق استفتاءات

سوال 505۔ رمی کے وقت یا اس سے پہلے، ایک استعمال شدہ کنکری ہماری کنکریوں کی تھیلی میں گر جاتی ہے اور غیر استعمال شدہ کنکریوں کے ساتھ اس طرح مخلوط جاتی ہے کہ اس کی پہچان نہیں رہتی ؛ کیا یہ کافی ہے کہ ہم جمرہ پر آٹھ کنکریاں ماریں، کہ ان میں سے ایک احتمالاوہی استعمال شدہ کنکری ہو؟

جواب:رمی صحیح ہے۔

سوال 506۔ کوئی شخص عید قربان کے دن ظہر کے بعد جب جمرہ عقبہ پر رش نہیں ہوتاہے اس وقت خود رمی کرسکتا ہے تو کیا وہ عید قربان کی صبح رمی کے لئے کسی کو نائب بنا سکتا ہے؟ چونکہ اگر وہ عصر کے وقت رمی کرنا چاہے تو عید کے دن قربانی انجام نہیں دے سکے گا، لہذاکیا صبح رمی جمرہ کے لئے کسی کو نائب بناسکتا ہے تاکہ عید کے دن قربانی کرسکے حالانکہ وہ خود عصر کے وقت انجام دینے پر قادر ہے؟

اسی طرح اگر کوئی شخص کئی سال تک عید قربان کی صبح رمی کے لئے کسی دوسرے کو اپنا نائب بناتا آیا ہو حالانکہ وہ عصر کے وقت بذات خود رمی انجام دینے پر قادر تھا تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی شخص کے لئے دن کے کسی بھی وقت اگر چہ عصر کے اوقات یا حتی رات میں ہی کیوں نہ ہو، خود رمی کرنا ممکن ہو تو رمی کے لئے نائب بنانا درست نہیں ۔ لیکن اگر وہ اس دن کے آخر تک اپنا عذر برطرف ہونے سے مایوس تھا ،اس لئے نائب بنایا تھا اور اتفاق سے نائب کے عمل کے بعد عذر برطرف ہوجائے تو نائب کا عمل کافی ہے اور اعادہ لازم نہیں ہے اور پچھلے سالوں میں اگر درست طریقے سے نائب نہیں بنایا ہے تو اس کا تدارک کرے۔

سوال 507۔ جمرات میں حالیہ توسیع کے بعد اگر جمرہ عقبہ کے ستون کا ایک حصہ منی سے باہر نکل گیا ہو،تو اس فرض کے ساتھ کہ پوری دیوار پر جمرہ کا اطلاق ہوتا ہو تو کیا اس حصے میں رمی انجام دینا صحیح ہے؟

جواب: اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ توسیع کے بعد جمرہ کی دیوار کا کوئی حصہ منی سے باہر نکل گیا ہے تو ایسی صورت میں احوط یہ ہے کہ رمی ایسے حصے میں انجام دی جائے کہ جو منی سے باہر نہ ہو۔

سوال 508۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ عورتیں دسویں دن کی رمی کو عید کی رات انجام دے سکتی ہیں، کیا ہر حال میں عید کی رات ہونا ضروری ہے یا گیارہویں رات بھی جائز ہے؟

اگر عورت کا حج نیابتی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت خود رمی کرنے پر قادر ہو تو عید کی رات ہی جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور گیارہویں رات تک تاخیر کرنا صحیح نہیں ہے مخصوصا اگر نیابتی حج ہو ۔

سوال 509۔ اگر عید قربان کے دن رمی کرنے میں محرم کے لئے جانی خطرہ ہو تو کیا عید کے اعمال کی ترتیب کی رعایت لازمی ہے یا ترتیب کی رعایت نہ کرنا بھی جائز ہے؟

جواب: اگر جانی خطرہ پورے دن برقرار رہے، تو ترتیب کی رعایت ضروری نہیں بلکہ اس صورت میں احتیاط واجب کی بناپر قربانی اور حلق کو عید کے دن سےمزید مؤخر نہ کیا جائے۔

مسئلہ 510۔ رمیِ جمرہ میں چند امور مستحب ہیں:

جمرات کی رمی کے وقت باوضو ہو۔

جب کنکریاں ہاتھ میں لے کر رمی کے لیے تیار ہو تو یہ دعا پڑھے:

«أللّهُمّ هذِهِ حصَيَاتی فَأحْصِهِنّ لِی وَارْفَعْهُنّ فی عَمَلی».

ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہے۔

جمرۂ عقبہ کو اس طرح رمی کرے کہ اس کا رخ جمرہ کی طرف اور پشت قبلہ کی طرف ہو، اور جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کو قبلہ رخ کھڑے ہو کر رمی کرے۔

dفتر مقام معظم رهبری
www.leader.ir

پنجم: قربانی

مسئلہ 511 ۔ حج کے واجب اعمال میں سے پانچواں اور منیٰ کے اعمال میں سے دوسرا قربانی کرنا ہے۔

مسئلہ 512 ۔ جو شخص حج تمتع انجام دے رہا ہے، اس پر قربانی واجب ہے کہ اونٹ، گائے، بکری یا دُنبہ کی قربانی کرے۔ کوئی فرق نہیں کہ نر ہویا مادہ اور اونٹ بہتر ہے۔ ان چار کے علاوہ کوئی اور جانور قربانی کے لیے کافی نہیں ہے۔

مسئلہ 513۔ قربانی ایک عبادت ہے اور نیت کے ساتھ ہونی چاہئے ان شرائط کے ساتھ جو احرام کی نیت میں بیان کی گئیں ۔

مسئلہ 514۔ قربانی کے جانور میں مندرجہ ذیل خصوصیات اور شرائط ہونے چاہئے:

اول: احتیاط واجب کی بناپر اونٹ چھٹے سال میں داخل ہوچکا ہو اور گائے اور بکری تیسرے سال میں اور دنبہ دوسرے سال میں داخل ہوا ہو اور قربانی کی عمر اس سے زیادہ ہو تو کوئی اشکال نہیں اس شرط پر کہ جانور زیادہ عمررسیدہ نہ ہو۔

دوم : جانور صحیح و سالم ہو۔

سوم: دبلا اور کمزور نہ ہو۔

چہارم: اسکے اعضا کامل ہوں پس ناقص حیوان کی قربانی کرنا کافی نہیں ہے جیسے اختہ شدہ یا جس جانور کے بیضے نکالے گئے ہوں۔لیکن جس کے بیضے کوٹ دیئے جائیں لیکن خصی کی حد کو نہ پہنچ جائے‌تو کوئی اشکال نہیں۔ اور اسی طرح دم کٹا ، اندھا ، مفلوج ، کان کٹا اور وہ حیوان جس کے سینگ کا اندرونی حصہ ٹوٹا ہوا ہو یا پیدائشی طور پر ہی ان نقائص میں سے کوئی ایک ہویا کوئی عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں میں عام طور پر پایا جاتا ہے، اور ایسے عضو کا نہ ہونا نقص شمار ہوتا ہو تو اس کی قربانی کافی نہیں ہے لیکن جس جانورکے سینگ کا بیرونی حصہ مثلا غلاف ٹوٹا ہوا ہویا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو تو کوئی اشکال نہیں ہے۔

مسئلہ 515۔ اگر کسی شخص نے کسی جانور کو یہ سمجھ کر ذبح کیا کہ وہ صحیح و سالم ہے، مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بیمار یا ناقص تھا تو اگر مالی استطاعت رکھتا ہو تو دوسرا جانور قربان کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 516 ۔ احتیاط واجب کی بناپر قربانی رمی جمرہ عقبہ کے بعد کی جائے۔

مسئلہ 517 ۔ احتیاط واجب کی بناپر اگر ممکن ہو توقربانی کو عید کے دن کے بعد کے لئے موخر نہ کرے اور اگر عمدا، بھول کر ، لاعلمی میں یا کسی اورعذرکی وجہ سےقربانی مؤخر کرے تو ممکن ہونے کی صورت میں احتیاط واجب کی بناپرایام تشریق میں قربانی کرےورنہ ذی الحجہ کے باقی دنوں کے دن یا رات میں قربانی کرے۔

مسئلہ 518 ۔ قربانی کا مقام منیٰ ہےاور اگر منیٰ میں قربانی کرنے سے روک دیا جائے تو موجودہ متعین مقام پر قربانی کرنے میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ 519 ۔ احتیاط واجب کی بناپر ذبح کرنے میں نائب شیعہ ہونا چاہئے لیکن اگر محرم نیت کرے اور فقط ذبح کرنے کے لئے نائب بنایا ہو تو ذبح کرنے والا شیعہ ہونا شرط نہیں ۔

مسئلہ 520۔ قربانی کو خود انجام دے یا اس کی نیابت میں انجام دیا جائے لیکن اگر نیابت کے بغیر کوئی اور شخص اس کے لئے قربانی کرے تو اس کا صحیح ہونا محل اشکال ہے اور احتیاط واجب کی بناپر کافی نہیں۔

مسئلہ 521 ۔ ذبح کے لیے استعمال ہونے والا آلہ لوہے کا ہونا ضروری ہے اور سٹیل (وہ فولاد جس کو زنگ مخالف مادے سے مخلوط کیا جاتا ہے) لوہے کے حکم میں ہے۔ لیکن اگر شک ہو کہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تک یقین نہ ہو جائے، اس سے ذبح کافی نہیں ہوگا۔

قربانی سے متعلق استفتائات

سوال 522۔ موجودہ زمانے میں منی سے باہر جانور ذبح کیا جاتا ہے کیا عید کے دن دوسرے مقام پر مثلا وطن میں نائب کے توسط سے قربانی جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے۔ قربانی کو اسی مقام پر انجام دینا ضروری ہے جو اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ قربانی جوشعائر الہی میں سے ہے، اس کی رعایت ہوجائے۔

سوال 523۔ آج کل منی میں ذبح پر پابندی ہے، کیا حجاج مکہ یا حرم سے باہر قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب: قربانی منیٰ کے علاوہ کسی جگہ صحیح نہیں البتہ اگر منیٰ میں قربانی سے روکا جائے تو منیٰ کے قریب جو مقام اس مقصد کے لیے متعین کیا گیا ہے، وہاں قربانی کافی ہے۔

سوال 524۔ سعودی عرب میں بعض خیراتی ادارے حجاج کی نیابت میں قربانی ذبح کرکے گوشت محتاجوں کو دیتے ہیں ؛ کیا اس طرح قربانی کرنا کافی ہے؟

جواب: قربانی کے لئے جو شرائط حج کے مناسک میں مذکور ہیں ان کا احراز ہونا ضروری ہے۔

سوال 525 ۔ کیا قربانی کے بعد گوشت خیراتی اداروں کے حوالے کرنا جائز ہے تاکہ وہ مستحقین کو دیں؟

جواب: کوئی اشکال نہیں۔

سوال 526 ۔ بعض افراد نے اپنی قربانی کو منی کے نزدیک ذبح کیا ہے اور اب قربانی صحیح ہونے میں تردید کا شکار ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: منیٰ میں قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ احتیاط کے طور پر امکان ہونے کی صورت میں اس مقام پر ذبح کرے جو منیٰ سے نزدیک تر ہو ؛ بنا بر این اگر کسی ایسے مقام پر قربانی کی ہے کہ جو منی کے نزدیک ترین ممکن مقام کے فاصلے کے برابر یا اس سے نزدیک تر ہو تو قربانی صحیح ہے

سوال 527 ۔ اگر کسی وجہ سے قربانی کافی نہ ہو تو کیا اس کے بعد انجام دیے گئے اعمال مکہ کو قربانی کے بعد دوبارہ انجام دینا ہوگا؟

جواب: اگر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہوا ہو تومکہ کے اعمال کا اعادہ لازم نہیں، اگرچہ احتیاط کرنا اچھا ہے۔

سوال 528 ۔ اگر موجودہ قربان گاہ میں ذبح کرنے سے روک دیا جائےتو کیا حکم ہے؟ اس صورت میں قربانی کا کوپن لے کر ذبح کا کام سعودی حکومت سے وابستہ اسلامی ترقیاتی تنظیم کو سونپنا کافی ہے؟

جواب: اگر یہ تنظیم ذی الحجہ ختم ہونے سے پہلے قربانی کو قربان گاہ یا مکہ میں انجام دے تو کافی ہے ؛ ورنہ یہ روزوں میں بدل جائے گی

ششم: تقصیر یا حلق

مسئلہ 529 ـ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور منی کے اعمال میں سے تیسرا تقصیر (بالوں یا ناخنوں کا کاٹنا) یا حلق (سر مونڈنا) ھے۔

مسئلہ 530۔ مرد محرم کو قربانی کے بعد یا تو سر منڈوانا (حلق) یا بال یا ناخن کاٹنا (تقصیرکرنا) چاہئے لیکن اگر وہ پہلی بار حج کر رہا ہے تو احتیاط واجب کی بناپر سر منڈوانا ضروری ہے۔ عورتوں کو ہر صورت میں تقصیر ہی کرنا چاہئے اور مستحب احتیاط ہے کہ وہ بال اور ناخن دونوں سے تھوڑا تھوڑا کاٹیں۔

مسئلہ 531 ـ حلق و تقصیر دونوں عبادت ہیں، اس لیے قصد قربت اور اخلاص کے ساتھ اور ریا کے بغیر انجام دیا جائے ورنہ وہ چیزیں جن کا حلال ہونا حلق یا تقصیر سے مشروط ہیں، حلال نہیں ہوں گیـ

مسئلہ 532۔ اگر حلق یا تقصیر میں کسی سے مدد لی جائے تو خود مُحرم کو نیت کرناواجب ہے۔

مسئلہ 533۔ احتیاط واجب کی بناپر عید قربان کے دن ہی حلق یا تقصیر کرے،اگر مؤخر کرے تو گیارہویں شب یا بعد میں انجام دینا واجب ہے۔

مسئلہ 534 ـ اگر کسی بھی وجہ سے عید کے دن قربانی نہ کر سکے، تو احتیاط واجب کی بناپر حلق یا تقصیر عید کے دن ہی کرےاور احتیاط واجب کی بنا پر جب تک قربانی نہ کرے، اعمال مکہ کو انجام نہ دے۔

مسئلہ 535 ـ حلق یا تقصیر منیٰ ہی میں انجام دینا چاہیےاور اختیاری طور پر کسی اور جگہ انجام دینا جائز نہیں۔

مسئلہ 536۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر، بھول کر یا لاعلمی میں منیٰ کے علاوہ کہیں اور حلق یا تقصیر کرےیا بغیر حلق یا تقصیر کے منیٰ سے نکل جائے اور باقی اعمال انجام دےتو اس پر واجب ہے کہ واپس منیٰ جا کر حلق یا تقصیر کرے اور باقی اعمال کو دوبارہ انجام دے۔

مسئلہ 537 ـ عید قربان کے دن محرم کو چاہئے پہلے رمی جمرہ عقبہ، پھر ممکن ہے تو قربانی اور اس کے بعد حلق یا تقصیرکرے۔ اگر کسی نے عمداً ترتیب کا لحاظ نہ رکھا تو وہ گناہگار ہےلیکن اعمال کومذکورہ ترتیب کے مطابق دہرانا واجب نہیں ہے البتہ اگر ممکن ہو تو احتیاط کے مطابق ہےـجو لوگ بھول کر یا نادانستہ ترتیب کی رعایت نہ کریں، ان کا حکم بھی یہی ہے۔

مسئلہ 538۔ اگر محرم عید کے دن منیٰ میں قربانی نہ کر سکے لیکن منی سے باہرقربان گاہ میں

قربانی کر سکتا ہو تو احتیاط واجب کی بناپر ترتیب کی رعایت کرے۔ اگر منی کے باہرقربان گاہ میں بھی قربانی نہ کرسکے تواحتیاط واجب کی بناپر عید کے دن حلق یا تقصیر کرے اور احرام سے باہر آجائےلیکن مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی کے بعد انجام دینا چاہیےورنہ ان اعمال کا صحیح ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ 539۔ حلق یا تقصیر کے بعدعورت اور خوشبو کے علاوہ تمام وہ چیزیں جو احرام میں حرام تھیں، حلال ہو جاتی ہیں ۔

سوال 540۔ کیا اس مشین سے حلق کرنا جو استرے کی طرح بالوں کوسرے سے کاٹ دیتی ہے، کافی ہے؟

جواب: احتیاط واجب کی بناپر استرےسے حلق کیا جائے۔

سوال 541۔ کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ عید قربان کی رات رمی جمرہ عقبہ کے بعد تقصیر کرے؟ اور کیا اس حکم میں عید کے دن قربانی کے لئے کسی کو اپنا نائب بنانے یا نہ بنانے میں کوئی فرق ہے؟

جواب: واجب ہے کہ عید کے دن اپنی قربانی ذبح ہونے تک صبر کرے اور عید کے دن قربانی کے لئے کسی کو نائب بنانا شب عید تقصیر جائز ہونے کے لئے کافی نہیں۔

سوال 542۔ کیا محرم قربانی کے لیے کسی کو نائب بنانے کے بعد حلق کر سکتا ہے یا اسے قربانی ذبح ہونے تک انتظار کرنا چاہیے؟

جواب: ذبح کی خبر ملنے تک انتظار کرنا چاہئے لیکن اگر جلد بازی کر کے اتفاقاً ذبح سے پہلے حلق یا تقصیر کر لے تو صحیح ہے اور اعادہ لازم نہیں۔

مسئلہ 543۔ عید قربان کے دن کے اعمال کے بعد مکہ میں پانچ عمل واجب ہیں: طواف حج (طواف زیارت) اورنمازطواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی، طواف نساء اور نمازطواف نساء۔

مسئلہ 544۔ عید قربان کے دن کے اعمال کے بعد مستحب ہے کہ حاجی اسی دن منی سے مکہ واپس جا کر یہ پانچ اعمال انجام دے اگرچہ ایام تشریق کے آخر بلکہ ذی الحجہ ختم ہونے تک تاخیر کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ 545۔ طواف اور اس کی نماز اور سعی کا طریقہ عمرہ کے طواف، نمازطواف اور سعی کی مانند ہے البتہ نیت حج کی ہوگی۔

مسئلہ 546۔ اعمال مکہ کو عید قربان کے دن کے اعمال کے بعد انجام دینا ضروری ہے، مگر تین قسم کے افراد عرفات جانے سے پہلے بھی یہ اعمال کر سکتے ہیں:

اول: وہ خواتین جن کو مکہ واپس آنے کے بعد حیض یا نفاس میں مبتلا ہونےکی وجہ سے طواف اور نماز طواف سے محروم ہوجانے کا ڈر ہو اورمکہ سے خارج ہونے سے پہلے پاک نہیں ہوتی ہوں۔

دوم : وہ مرد اورعورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد زیادہ بھیڑ کی وجہ سے طواف اور نماز طواف سے قاصر ہوں یا وہ لوگ جواصولی طور پر مکہ لوٹنے سے ہی قاصر ہوں۔

سوم: وہ بیمار افرد کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کی شدت یا خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں۔

مسئلہ 547۔ اگر مذکورہ افراد اعمال مکہ کو وقوف سے پہلے انجام دیں اور پھر ان کا عذر ختم ہو جائے تو واجب نہیں کہ اعمال دوبارہ ادا کریں اگرچہ اعادہ کرنا احتیاط مستحب ہے۔

مسئلہ 548۔ اگر یہ افرادوقوف سے پہلے اعمال مکہ ادا کریں تو عورت اور خوشبو کا استعمال حلال نہیں ہوگا بلکہ تمام محرّمات حلق یا تقصیر کے بعد حلال ہوں گے۔

مسئلہ 549۔ حج تمتّع کے آخر میں طواف نساء اور اس کی نماز واجب ہے لیکن حج کا رکن نہیں بنابراین اگر ان دونوں کو عمداً ترک کیا گیا تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حلال نہیں ہوں گے۔

مسئلہ 550۔ طواف نساء مردوں سے مخصوص نہیں بلکہ عورتوں پر بھی واجب ہےپس اگر مرد طواف نساء نہ کرے تو عورت اس پر حلال نہیں ہوگی اور اگر عورت نہ کرے تو مرد اس پر حلال نہیں ہوگا۔

مسئلہ 551۔ طواف حج اور اس کی نماز سے پہلے سعی کرنااور طواف حج اور اس کی نماز اور سعی سے پہلے طواف نساء کرنااختیاری حالت میں جائز نہیں اور اگر ترتیب کی رعایت نہ کی جائے اعادہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ 552۔اگر بھول کر یا جان بوجھ کر طواف النساءکو صحیح طریقے سے انجام نہ دے اور اپنے وطن لوٹ آئے تواگر بغیر مشقت کے واپس مکہ جا سکتا ہو تو لوٹنا واجب ہے ورنہ نائب بنائے اور جب تک وہ خود یا اس کا نائب صحیح طریقے سے طواف بجا نہ لائے اس پر زوجہ حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ 553۔ ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کے لیے ایک علیحدہ طواف نساء کرنا ضروری ہے بنابراین اگر دو عمرہ یا ایک حج اور ایک عمرہ کیا ہو تواگرچہ ایک طواف نساء زوجہ حلال ہونے کے لئے کافی ہے تاہم اعمال کی تکمیل کے لئے ہر ایک کے لیے الگ اور جداگانہ طواف نساء انجام دے۔

مسئلہ 554۔ احرام حج کے ساتھ وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عمرہ کے احرام کے محرمات میں گزرچکی ہیں اور پھر ان کا حلال ہونا تدریجا تین مرحلوں میں انجام پاتا ہے۔

اول: حلق یا تقصیر کے بعدشکار سمیت ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے، البتہ حرم کے حدود میں شکار کرنا ہمیشہ حرام ہے۔

دوم: سعی کے بعد خوشبو حلال ہوجاتی ہے۔

سوم: طواف النساءاورنماز طواف کے بعد زوجہ حلال ہوجاتی ہے۔

مسئلہ 555حج کے واجب اعمال میں سے بارہواں[1] اور منی کے اعمال میں سے چوتھا بیتوتہ[2]ہے۔

مسئلہ 556۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منی میں گزارے پس اگر عید کے دن مکہ کے اعمال بجالانے کیلئے منی سے مکہ معظمہ چلا گیا ہو تومنی میں رات گزارنے کیلئےواپس لوٹنا چاہئے۔

مسئلہ 557۔ مندرجہ ذیل افراد پر مذکورہ راتوں کومنی میں بسر کرنا واجب نہیں ہے ۔

الف: بیمار افراد اور انکی تیمار داری اور نگرانی کرنے والے، بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منی میں رات گزار نا مشکل ہو۔

ب: جن کو مکہ میں اپنا مال اور زاد راہ گم ہونے یاچوری ہوجانے کا خوف ہو ۔

ج: وہ افراد جوان دو راتوں کو مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہیں اور ضروری کاموں مثلا احتیاج کے مطابق کھانا پینا، رفع حاجت اور تجدید وضوکے علاوہ عبادت میں ہی مصروف رہیں۔

مسئلہ 558۔ منی میں بیتوۃ عبادت ہے اور نیت کے ساتھ ہونا چاہئے۔ نیت کے شرائط پہلے ذکر ہوچکے ہیں۔

مسئلہ 559۔ غروب آفتاب سے لے کر آدھی رات تک بیتوتہ کافی ہے۔ جو شخص بغیر کسی عذر کےرات کے ابتدائی نصف حصے میں بیتوتہ نہ کرے اس کو چاہئے کہ آخری نصف حصے میں بتوتہ کرے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ آخری نصف شب میں بھی اختیاری حالت میں بیتوتہ جائز ہو۔

مسئلہ 560۔ جو شخص واجب بیتوہ ترک کرے اور رات مکہ میں عبادت میں بھی نہ گزارے، اسے ہر رات کے بدلے ایک دنبہ کفارہ دینا چاہئے اور احتیاط واجب کی بناپر معذور اور غیر معذوراور بھول جانے اورمسئلہ نہ جاننے میں کوئی فرق نہیں۔

مسئلہ 561۔ جو شخص بارہویں دن منی سے نکلنے کا مجاز ہے، اسے زوال یعنی اذان ظہرکے بعد نکلنا چاہیے اور زوال سے پہلے نکلنا جائز نہیں۔

---

[1] اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مکہ کے واجب اعمال پانچ ہیں اور ان سے پہلے بھی حج کے چھے اعمال کا بیان گزر گیا، منی میں رات بسر کرناحج کا بارہواں عمل شمار ہوتا ہے۔

[2] بیتوته یعنی رات کو رہنا

مسئلہ 555حج کے واجب اعمال میں سے بارہواں[1] اور منی کے اعمال میں سے چوتھا بیتوتہ[2]ہے۔

مسئلہ 556۔ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منی میں گزارے پس اگر عید کے دن مکہ کے اعمال بجالانے کیلئے منی سے مکہ معظمہ چلا گیا ہو تومنی میں رات گزارنے کیلئےواپس لوٹنا چاہئے۔

مسئلہ 557۔ مندرجہ ذیل افراد پر مذکورہ راتوں کومنی میں بسر کرنا واجب نہیں ہے ۔

الف: بیمار افراد اور انکی تیمار داری اور نگرانی کرنے والے، بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منی میں رات گزار نا مشکل ہو۔

ب: جن کو مکہ میں اپنا مال اور زاد راہ گم ہونے یاچوری ہوجانے کا خوف ہو ۔

ج: وہ افراد جوان دو راتوں کو مکہ میں فجر تک عبادت میں مشغول رہیں اور ضروری کاموں مثلا احتیاج کے مطابق کھانا پینا، رفع حاجت اور تجدید وضوکے علاوہ عبادت میں ہی مصروف رہیں۔

مسئلہ 558۔ منی میں بیتوۃ عبادت ہے اور نیت کے ساتھ ہونا چاہئے۔ نیت کے شرائط پہلے ذکر ہوچکے ہیں۔

مسئلہ 559۔ غروب آفتاب سے لے کر آدھی رات تک بیتوتہ کافی ہے۔ جو شخص بغیر کسی عذر کےرات کے ابتدائی نصف حصے میں بیتوتہ نہ کرے اس کو چاہئے کہ آخری نصف حصے میں بتوتہ کرے اگرچہ بعید نہیں ہے کہ آخری نصف شب میں بھی اختیاری حالت میں بیتوتہ جائز ہو۔

مسئلہ 560۔ جو شخص واجب بیتوہ ترک کرے اور رات مکہ میں عبادت میں بھی نہ گزارے، اسے ہر رات کے بدلے ایک دنبہ کفارہ دینا چاہئے اور احتیاط واجب کی بناپر معذور اور غیر معذوراور بھول جانے اورمسئلہ نہ جاننے میں کوئی فرق نہیں۔

مسئلہ 561۔ جو شخص بارہویں دن منی سے نکلنے کا مجاز ہے، اسے زوال یعنی اذان ظہرکے بعد نکلنا چاہیے اور زوال سے پہلے نکلنا جائز نہیں۔

---

[1] اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مکہ کے واجب اعمال پانچ ہیں اور ان سے پہلے بھی حج کے چھے اعمال کا بیان گزر گیا، منی میں رات بسر کرناحج کا بارہواں عمل شمار ہوتا ہے۔

[2] بیتوته یعنی رات کو رہنا

بیتوتہ کے بارے میں استفتائات

سوال 562۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اعمال حج میں حاجی منیٰ میں رات گزارنے کے بجائے مکہ مکرمہ میں عبادت کرتے ہوئے رات بسر کرسکتا ہے، کیا رات کے دوران کھانا پینا، غسل کرنا، وضو کرنا اور رفع حاجت میں اشکال ہے؟

جواب: ضرورت کے مطابق کھانا پینا، رفع حاجت کے لئے باہر جانا اور تجدید وضو یا واجب غسل بجالانے میں اشکال نہیں ہے ۔

سوال 563۔ سابقہ سوال میں عبادت کے منافی کوئی عمل انجام دے تو اس پر کفارہ واجب ہے؟

جواب: اگر بیتوۃ کے بجائے مکہ میں عبادت کے علاوہ کوئی عمل انجام دے جو ضروریات مثلا کھانا پینا یا رفع حاجت میں شامل نہ ہو، تو کفارہ واجب ہے۔

سوال 564۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بعض حجاج بیماری یا ناتوانی یا کرونا کی وجہ سے عائد پابندیوں کی وجہ منی میں بیتوتہ درک نہ کرسکیں یا ان کے لئے مشکل ہو تو بیتوتہ کی راتوں میں مکہ میں عبادت کرنا معینا واجب ہے؟ اگر مکہ میں عبادت کی رعایت کریں تو کیا بیتوتہ کے لئے کافی ہے اور بیتوتہ ترک کرنے کا ان پر کفارہ نہیں ہے؟

جواب: بیماروں پر بیتوتہ منا واجب نہیں، مگر احتیاط واجب کی بنا پر ہر رات کے لئے ایک دنبہ قربان کرےالبتہ کرونا پروٹوکولز کی وجہ سے جو لوگ بیتوتہ نہ کر سکیں، اگر مکہ میں عبادت میں گزاریں توکافی ہے اور کفارہ واجب نہیں۔

سوال 565۔ جو لوگ بارہویں کےدن رمی نہیں کرسکتے ہیں اور نائب بنانا ضروری ہے، کیابیتوتہ کے بعد آدھی رات تک منی سے مکہ جاسکتے ہیں اور ظہر کے بعد کوچ کرنے کے لئے منی واپس نہ آئیں؟

جواب: احتیاط واجب کی بناپر بارہویں کی رات کوچ کرنا جائز نہیں اور خارج ہونے کی صورت میں احتیاط واجب ہے کہ ظہر کے بعد کوچ کرنے کے لئے منی واپس آئیں اگرچہ ان کی واپسی ظہر کے بعد کیوں نہ ہو۔

سوال 566۔ منی میں لوگوں کی زیادہ تعداد اور جگہ کی محدودیت کی وجہ سے کچھ خیمے پہاڑی کے دامن میں یا بلند جگہوں پر لگا دیے گئے ہیں، کیا وہاں بیتوتہ کرنا جائز ہے؟

جواب: اگر منی میں بیتوتہ ممکن نہ ہو تو ان خیموں میں بیتوتہ کرنا کافی ہے اور کفارہ نہیں۔

سوال 567۔ منی میں بیتوتہ کے لیے رات کی حد کیا ہے اور نصف رات کی تعیین نماز مغرب و

عشاء کے وقت کیسے ہوتی ہے؟

جواب: ا ن دونوں مسئلوں میں رات کی حد غروب آفتاب سے طلوع فجر تک ہے۔

سوال 568۔ اگر کوئی بارہویں کے دن دوپہر کے بعد منی سے کوچ کرےاور بھول کر یا لاعلمی میں یا عمدا منی واپس آئے اور تیرہویں رات کو غروب آفتاب تک منی میں رہے، کیا اس پر اس رات کو بیتوتہ اور تیرہویں تاریخ کو رمی واجب ہے؟

جواب: اگر حاجی کسی بھی وجہ سے بارہویں کے دن غروب کے وقت منی میں ہو تو تیرہویں کی رات بیتوتہ اور دن میں رمی جمرات کرے۔

سوال 569۔ منی کی حد جمرہ عقبہ ہے یا خود عقبہ جوکہ بڑی گھاٹی ہے؟

جواب: معاویہ ابن عمار کی صحیح روایت کے مطابق وادی محسّر اور عقبہ (گھاٹی) منی کا حصہ نہیں۔ منی وہ جگہ ہے جو وادی محسّر اور عقبہ کے درمیان ہے۔ مجموعی طور پر مشاعر (عرفات، مشعر، منی) کی حدود باریک بینی پر مبنی نہیں اور عرف کی نظر میں مشاعر شمار ہونے والے مقامات پر عمل کرنا کافی ہے۔

سوال 570۔ اگر کوئی بیتوتہ دوم کے دوران حدود سے جاہل ہونے کی وجہ سے منی سے نکل جائے تو کیا حکم ہے؟ منی واپس آنے اور نہ آنے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نکلنے کا وقت بہت کم مثلا دو سے پانچ منٹ ہو اس طرح کہ عرفاً کہا جائے کہ نصف رات بیتوتہ کی ہے تو کوئی اشکال نہیں ورنہ ایک دنبہ کفارہ دے۔

سوال 571۔ اگر بارہویں دن ظہر سے پہلےمنی سے خارج ہوجائے اس طرح کہ واپس آنے اور ظہر کے بعد خروج کی نیت نہ رکھتا ہو تو حرام ہونے کے علاوہ کوئی اور حکم بھی ہے؟

جواب: حرام ہونے کے علاوہ کوئی اور حکم نہیں ہے۔

مسئلہ 572۔ مستحب ہے کہ منی میں عید قربان کی نماز ظہر کے بعد سے پندرہ نمازوں تک نماز کے بعد تکبیر کہے اور بہتر ہے کہ اس طرح تکبیر کہے: «أللهُ أكبَرُ، اللهُ أكبَرُ، لا إلهَ إلا اللهُ وَاللهُ أكبَرُ، اللهُ أكبَرُ وَللهِ الحَمْدُ، اللهُ أكبَرُ عَلى ما هَدانا، اللهُ أكبَرُ عَلى ما رَزَقَنا مِنْ بَهيمَةِ الأنْعامِ، وَالحَمْدُ للهِ على ما أبْلانا».

گیارہویں اور بارہویں دن کو منی میں رہے اور حتی کہ مستحب طواف کے لئے بھی وہاں سے باہر نہ جائے۔

جب تک منی میں رہے واجب اور مستحب نمازوں کو مسجد خیف میں ادا کرے۔

نواں:تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا

مسئلہ 573۔ حج کے واجب اعمال میں سے تیرہواں اور منی کے اعمال میں سے پانچواں رمی جمرات ہے اور اس کو انجام دینے کی کیفیت اور شرائط عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مختلف نہیں۔

مسئلہ 574۔گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کے دن کو تینوں جمرات (اولی، وسطی اور عقبہ) کو کنکریاں مارنی چاہئیں اور جو شخص تیرہویں کی رات کو منی میں گزارتا ہے اس پر لازم ہے کہ تیرہویں کے دن کو رمی جمرات انجام دے۔

مسئلہ 575۔ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے پس اختیاری حالت میں رات کے وقت کنکریاں مارنا صحیح نہیں ہے اور جو لوگ دن کے وقت رمی سے معذور ہیں، مثلاً جان، مال یا عزت کا خطرہ ہو وہ اس حکم سے مستثنی ہیں۔اسی طرح عورتیں ، بوڑھے اور بچے جو بھیڑ کی وجہ سے خوف کا شکار ہیں اور دن میں رمی ان کے لئے مشقت ہے تو وہ رات کو کنکریاں مار سکتے ہیں۔

مسئلہ 576۔ جو شخص دن میں رمی سے معذور ہو، اسے چاہیئے کہ پہلی یا بعد والی رات کو رمی کرے۔اور نائب مقرر کرنا صحیح نہیں مگر اس صورت میں جب رات کو بھی رمی سے معذور ہو مثلا بیمار ہو نائب مقرر کرسکتا ہے اور نائب کو چاہئے دن میں رمی کرے۔ اگر نائب رمی کرنے کے بعد عذر برطرف ہوجائے تو چنانچہ نائب بناتے وقت عذر برطرف ہونے سے مایوس تھا تو اعادہ لازم نہیں لیکن اگر عذر برطرف ہونے سے مایوس نہیں تھا تو اگرچہ عذر وجود میں آتے وقت نائب مقرر کرنا جائز تھا تاہم احتیاط واجب کی بناپر عذر برطرف ہونے کے بعد خود دوبارہ رمی کرے۔

مسئلہ 577۔ تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے تاہم حج کے ارکان نہیں۔

مسئلہ 578۔ تینوں جمرات کو کنکریاں مارتے وقت ترتیب کا خیال رکھنا چاہئے یعنی پہلے جمرہ اولی اس کے بعد وسطی اور اس کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکری مارے اور ہر جمرہ پر بیان شدہ شرائط کے مطابق سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔

مسئلہ 579۔ اگر تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور منی سے باہر چلا جائے تو اگر ایام تشریق[1] میں یاد آجائے اور اسکے لئے منی واپس آنا ممکن ہو توخود منی واپس آئے اورکنکریاں مارے ورنہ کسی دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر رمی کو ایام تشریق کے بعد تک مؤخر کردے تو احتیاط واجب کی بناپرخود یا نائب منی واپس جائے اور کنکریاں مارے پھر اگلے سال خود یا نائب اس کی قضا کرے اور اگر تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور مکہ معظمہ خارج ہوجائے تو احتیاط واجب کی بناپر آئندہ سال

خودیا نائب اس کی قضا کرے۔

مسئلہ 580۔ جمرات کو ہر طرف سے کنکریاں مارنا جائز ہے اور پہلے اور درمیان والے جمرہ کو کنکریاں مارتے وقت قبلہ رخ ہونا اور جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے وقت قبلہ کی طرف پشت کرنا شرط نہیں ہے۔

---

[1] قمری مہینے کی 11ویں، 12 ویں اور 13 ویں تاریخ

سوال 581۔کیا دن میں بھیڑ کا خوف ہونے کی وجہ سے عورت تینوں جمرات کو رات کے وقت رمی کرسکتی ہے؟ کیا اس صورت میں رات کو رمی کرنا معین ہے یا دن کے وقت رمی کے لئے نائب مقرر کرسکتی ہے؟

جواب: اگر ممکن ہے تو رات کو رمی کرے خواہ بعد والی رات ہی کیوں نہ ہو، نائب مقرر کرنا صحیح نہیں ہے۔

سوال 582۔ جو شخص گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو دن میں گذشتہ روز کی قضا اور اسی روز کی ادا رمی کرنا چاہتا ہے چونکہ قضا کو اداپر مقدم کرنا واجب ہے، اگر ترتیب کی رعایت نہ کرے تو ادا رمی صحیح ہے؟ دوسرے الفاظ میں قضا اور ادا کے درمیان ترتیب شرعی حکم ہے یا وضعی؟

جواب: اگر قضاء اور ادا کے درمیان ترتیب کا خیال نہ رکھا جائے تو رمی کو درست طریقے سے دوبارہ کرنا ضروری ہے اور عمدا ہونے کی صورت میں یہ حکم فتوی کی بناپر اور نادانستہ یا بھول جانے کی صورت میں احتیاط واجب کی بناپر ہے۔

مکہ اور منی سے خارج ہونے سے متعلق استفتائات

سوال 583۔مندرجہ ذیل موارد میں مکہ اور منی سے نکلنے مثلا جدہ، مدینہ یا طائف جانے کا کیا حکم ہے؟

الف۔ عید قربان کے اعمال کے بعداعمال مکہ سے پہلے۔

ب۔ گیارہویں تاریخ کو رمی جمرات کے بعد۔

ج۔ گیارہویں اور بارہویں رات کو رات کے ابتدائی نصف تک بیتوتہ کرنےکے بعد۔

د۔ ایام تشریق کے اعمال کے بعد اعمال مکہ سے پہلے۔

جواب: ان تمام موارد میں کوئی اشکال نہیں ہے تاہم اس طرح خارج ہونا چاہئے کہ بقیہ مناسک اپنے مخصوص اوقات میں انجام دے سکے۔

مسئلہ 584۔ عمرہ مفردہ، عمرہ تمتع کی طرح ہے، سوائے چند امور کے جن میں فرق ہے:

1۔ عمرہ تمتع میں مُحرم کو احرام سے باہر نکلنے کے لیے صرف تقصیر کرناچاہئے، جبکہ عمرہ مفردہ میں مرد کو اختیار ہے کہ چاہے تو سر منڈوائے یا تقصیر کرے البتہ یہ حکم مردوں سے مخصوص ہے اورعورتوں کے لیے عمرہ تمتع اور مفردہ دونوں میں صرف تقصیر کرنا واجب ہے۔

2۔ عمرہ تمتع میں طوافِ نساء اور اس کی نماز واجب نہیں، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ تقصیر سے پہلے ان دونوں کو رجاء کی نیت کے ساتھ انجام دیا جائے ؛ لیکن عمرہ مفردہ میں تقصیر کے بعد طواف نساء اور اس کی نماز واجب ہے۔

3۔ عمرہ تمتع صرف حج کے مہینوں یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ میں کیا جانا چاہئے جبکہ عمرہ مفردہ پورے سال میں کسی بھی دن کرنا صحیح ہے۔

4۔ عمرہِ تمتّع کا میقات وہی ہے جس کی تفصیل چوتھے باب کے آغاز میں گزر چکی ہےاور عمرہِ مفردہ میں اس شخص کا میقات جس کے گھر سے مکہ کا فاصلہ، میقات یا محاذاتِ میقات سے مکہ کے فاصلے سے زیادہ ہے، وہی ہیں جو عمرہِ تمتّع کے ہیں۔ جس کا گھر میقات اور مکہ کے درمیان واقع ہے، اس کے لیے اپنا گھر ہی میقات ہےاور جو شخص شہر مکہ مکرمہ کے اندر ہے،ادنیٰ الحِلّ اس کا میقات ہےاگرچہ ان دونوں گروہوں کے لیے عمرہِ تمتّع کے میقاتوں سے احرام باندھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ 585۔ جو شخص مکہ میں ہے، اس کے لئے عمرہ مفردہ کے لیے "ادنی الحل" سے احرام باندھنے کے لئے کافی ہے کہ حرم سے باہر جاکر احرام باندھ لے۔ اگرچہ افضل یہ ہے کہ حدیبیہ، جعرانہ یا تنعیم سے احرام باندھا جائے۔

مسئلہ 586۔ اگر عورت حیض کی حالت میں عمرہ مفردہ کا احرام باندھ لے، یا احرام باندھنے کے بعد حیض آ جائے اور انتظار نہ کر سکتی ہو کہ حیض سے پاک ہوجائے اور عمرہ مفردہ کے اعمال انجام دے تو طواف اور اس کی نماز کے لیے نائب مقرر کرے، جبکہ سعی اور تقصیر خود انجام دے۔ ان اعمال کے بعد وہ احرام سے خارج ہو جائے گی۔

مسئلہ 587۔ عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور اس کی نماز کے لیے وضو لازم ہے۔ باقی اعمال کے لیے وضو ضروری نہیں، اگرچہ ہر حالت میں با وضو رہنا افضل ہے۔

مسئلہ 588۔ ہر عمرہ مفردہ کے ساتھ ایک الگ طوافِ نساء کرنا چاہئے لہٰذا اگر دو عمرہ مفردہ انجام دیے جائیں تو اگرچہ صرف ایک طواف نساء بھی عورت کے حلال ہونے کے لیے کافی ہے، تاہم اعمال

کی تکمیل کے لیے ہر عمرہ کا الگ طواف نساء اور اس کی نماز انجام دینا ضروری ہے۔

مسئلہ 589۔ حج کی طرح عمرہ کو تکرار کرنا مستحب ہےلیکن احتیاط واجب کی بناپر ہر قمری مہینے میں صرف ایک عمرہ اپنے لئے یا کسی کی نیابت میں انجام دیا جا سکتا ہے۔ اگر مختلف افراد کی طرف سے الگ الگ عمرے کرے یا ایک عمرہ اپنی طرف سے اور دوسرا کسی اور کی نیابت میں انجام دے، تو احتیاط مذکورہ ضروری نہیں لہٰذا اگر نائب کسی اور کی طرف سے بھی عمرہ مفردہ انجام دے تو وہ اس کے بدلے اجرت بھی لے سکتا ہے اور یہ عمرہ مفردہ اُس شخص یعنی منوب عنه کے لیے کافی ہے، چاہے وہ واجب ہی کیوں نہ ہو۔

عمرۂ مفردہ کے بارے میں استفتائات

سوال 590۔ اگر کسی نے عمرۂ مفردہ میں تقصیر بھول کر طواف نساء انجام دے دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا تقصیر کے بعد طواف نساء کو دوبارہ انجام دینا واجب ہے؟

جواب: واجب ہے کہ تقصیر کے بعد طواف نساء اور نماز طواف دوبارہ بجالائے۔

سوال 591۔ کیا مستحب عمرۂ مفردہ کو اپنی طرف سے اور بغیر اجرت کے دوسروں کی نیابت میں انجام دینا صحیح ہے؟

جواب: مستحب حج یا عمرہ میں دوسروں کو شریک کرنا جائز ہے۔

سوال 592۔ اگر مکلف قمری مہینے کے آخری دن مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے مُحرم ہوجائے لیکن عمرۂ مفردہ کے اعمال نئے قمری مہینے کی پہلی رات یا دن یا اس کے بعد انجام دے، تو کیا یہ عمرہ پچھلے مہینے کا شمار ہوگا یا نئے مہینے کا؟ اور اگر وہ نئے مہینے میں مکہ سے باہر جائے تو کیا واپس آنے پر احرام باندھنا ہوگا؟ کیا رجب اور دوسرے مہینوں میں کوئی فرق ہے؟

جواب: مکہ میں بغیر احرام دخول جائز ہونے کا معیار، عمرہ کے اعمال کی انجام دہی کا وقت ہےپس اگر کسی نے پچھلے مہینے کے آخری دن احرام باندھا لیکن اعمال نئے مہینے میں انجام دیے، تو عمرہ نئے مہینے کا شمار ہوگالہٰذا اگر وہ نئے مہینے میں مکہ سے باہر جائے تو وہ بغیر احرام مکہ واپس آ سکتا ہےسوائے ماہ رجب کے کہ روایات کےظاہر کے مطابق، اگر کسی نے ماہ رجب کے آخری دن احرام باندھا اور اعمال شعبان میں انجام دیے، تو بھی یہ عمرۂ رجبیہ شمار ہوگالہذا واجب احتیاط یہ ہے کہ اگر شعبان میں مکہ سے باہر جائےتو اسی مہینے میں مکہ واپسی آنے کے لئے احرام باندھے۔ اس احتیاط کی رعایت دوسرے مہینوں میں بھی بہتر ہے۔

سوال 593۔ اگر کوئی شخص عمرہ انجام دے اور ایک ماہ بعد جدہ جائے پھر واپسی پر بغیر احرام مکہ میں داخل ہوتو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: فی الحال اس کا کوئی خاص وظیفہ نہیں، لیکن اگرجان بوجھ کر بغیر احرام مکہ میں داخل ہوا ہے تو حرام کام کیا ہےاور توبہ کرنا چاہئے۔

سوال 594۔ کسی شخص کا حج باطل ہو گیا اور وہ اگلے سال مکہ آیا تاکہ حج کی قضا بجالائے، تو کیا ایسی صورت میں جب کہ اس کے ذمے حج واجب ہے، عمرۂ مفردہ انجام دے سکتا ہے؟

جواب: کوئی اشکال نہیں۔

سوال 595۔ حائض عورت کو علم ہے کہ حیض کی وجہ سے وہ عمرۂ مفردہ کے اعمال انجام نہیں دے سکتی اور اس کے ساتھی اعمال انجام دینے کے لئے اس کے انتظار میں نہیں رکیں گے، اور اُسے طواف و نماز کے لیے نائب بنانا ہوگا جبکہ خود فقط سعی و تقصیر کرسکتی ہے تو کیا وہ عمرۂ مفردہ کا احرام باندھ سکتی ہے؟

جواب: ہر حال میں مکہ میں داخل ہونے کے لیے احرام باندھنا چاہئے، اور طواف و نماز کے لیے نائب مقرر کرے۔

سوال 596۔ اگر کوئی شخص قمری مہینے میں عمرۂ مفردہ انجام دے اور اگلے قمری مہینے میں مکہ شہر سے باہر جائے لیکن حرم کی حدود سے باہر نہ نکلے مثلاً منیٰ جائے تو کیا وہ مکہ میں بغیر احرام داخل ہو سکتا ہے؟ اوراس مسئلے میں اگر وہ صرف عرفات تک جائے تو کیا مکہ واپسی کے لیے احرام واجب ہوگا؟

جواب: اصل معیار شہر مکہ سے باہر نکلنا ہے، چاہے حرم کی حدود سے باہر نہ بھی جائے، پس اگر وہ کسی بھی ایسی جگہ جائے جو موجودہ شہر مکہ سے باہر ہو تو اگر اس مہینے میں اس نے عمرہ انجام نہ دیا ہو تو مکہ میں واپسی پر احرام باندھنا چاہئے۔شہر مکہ سے مراد موجودہ شہر ہےجدید توسیع کے ساتھ۔

سوال 597۔ اگر کوئی شخص پولیس یا سیکیورٹی فورسز میں ہو اور ہنگامی صورتِ حال جیسے حادثے کی صورت میں فوری طور پر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا حکم ملے اور وقت کی تنگی کے باعث احرام باندھ کر داخل نہ ہو سکے تو کیا وہ گناہگار ہوگا اور اس پر کفارہ واجب ہوگا؟

جواب: وہ گناہگار نہیں اور اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں۔

سوال 598۔ اگر کوئی شخص ذی القعدہ میں عمرۂ مفردہ کی نیت سے مکہ میں داخل ہوجائے اور دس دن بعدذی الحجہ میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہے تو کیا بغیر احرام مکہ میں داخل ہو سکتا ہے؟

جواب: اس فرض کے ساتھ کہ وہ عمرہ کی ادائیگی والے مہینے کے بعد مکہ میں داخل ہو رہا ہے اس لیے احرام باندھنا واجب ہے۔

سوال 599۔ اگر کوئی شخص مکہ میں کام کرتا ہو لیکن جدہ میں رہتا ہو اور چھٹیوں کے علاوہ اکثر مکہ جاتا ہو یا آدھا ہفتہ یعنی تین دن مکہ جاتا ہو اور چار دن جدہ میں رہتا ہو تو اگرجس مہینے میں عمرہ کیا ہے ، ختم ہوجائے تو اگلے قمری مہینے میں اسے دوبارہ عمرہ کرنا چاہئے؟

جواب: اس صورت میں دوبارہ عمرہ کرنا واجب نہیں ہے۔

سوال 600۔ گذشتہ مسئلے میں اگر وہ عمرہ ادا کرنے کے بعدنیا مہینہ شروع ہونے تک مکہ سے

باہر نہ جائے تو کیا اس پر دوبارہ احرام باندھنا چاہئے؟ اور اگر احرام باندھنا چاہے تو کہاں سے باندھے؟

جواب:جب تک مکہ میں موجود ہے، دوبارہ عمرہ کرنا واجب نہیں۔ اگردوبارہ عمرہ کرنا چاہے تو حرم سے باہر قریب ترین جگہ مثلا مسجدِ تنعیم جا کر وہاں سے احرام باندھ سکتا ہے۔

سوال 601۔ اگر کسی کا پیشہ ٹیکسی چلانا ہو اور وہ مکہ کے مسافروں کو لے جاتا ہو جبکہ اس نےپہلے عمرہ انجام نہ دیا ہو تو کیا احرام کے ساتھ مکہ میں داخل ہونا چاہئے؟ بغیر احرام کے حرم میں داخل ہونےکا کیا حکم ہے؟

جواب: مکہ میں داخل ہونے کے لئے احرام باندھنا چاہئے اور عمرۂ مفردہ کے اعمال انجام دے۔ اگر بغیر احرام کے داخل ہو جائے تو گناہگار ہوگاتاہم کفارہ نہیں۔

متفرق استفتائات

سوال 602- حال ہی میں حج و زیارت کے ادارے اور بینک ملی ایران کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے مطابق حج تمتع کے خواہشمند حضرات بینک میں اپنے نام سے مخصوص اکاؤنٹ میں ایک ملین تومان بطور مضاربہ جمع کراتے ہیں اور رسید حاصل کرتے ہیں۔ یہ رقم حج سے مشرف ہونے تک اس شخص کے اکاؤنٹ میں باقی رہتی ہے اور مکتوب قرارداد کے مطابق اکاؤنٹ والے کو ہر سال کے اختتام پر مضاربہ کے سود کے عنوان سے کچھ منافع بھی دیا جاتا ہے۔ادارہ حج جلدی رجسٹریشن کروانے والوں کو ترجیح دیتا ہے اور تقریبا تین سال بعد لوگوں کی نوبت کا اعلان کیا جاتا ہے اور مائل ہونے کی صورت میں ان کو حج پر بھیجا جاتا ہے۔ جب حج پر جانے کا وقت آتا ہے تو مضاربہ کے اکاؤنٹ میں جمع اصلی رقم کو بینک سے دریافت کرتا ہے اور باقی اخراجات کے ساتھ ادارہ حج و زیارات کے اکاؤنٹ میں جمع کرتا ہے اور حج سے مشرف ہوتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ چونکہ معاہدہ مکتوب ہے اور پیسے کے مالک اور بینک کے درمیان کوئی گفتگو نہیں ہوتی پس صاحب مال کو مضاربہ کے منافع کے عنوان سے ملنے والی کچھ فیصد رقم کا کیا حکم ہے؟

جواب: بینک کے ساتھ مذکورہ طریقے (شرائط) کے مطابق تحریری معاہدہ کرنا بلا اشکال (جائز) ہے، اور مضاربہ سے حاصل ہونے والا منافع اکاونٹ والے کے لیے حلال ہے۔اصل رقم اگر غیر مخمس آمدنی سے ہو تو اس پر خمس ہے ۔اگر حج کا سفر کرنے سے پہلے سود قابل وصول نہ ہو تو جس سال وصول ہوجائے اس سال کی آمدنی کا حصہ ہوگا چنانچہ اسی سال حج کے اخراجات کے طور پر اکاؤنٹ میں جمع کیا جائے تو خمس نہیں۔

سوال 603۔ مسجد الحرام کے فرش کو آب قلیل سے پاک کیا جاتا ہے، کیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟

جواب:معمولا مسجد کے تمام مقامات کا نجس ہونا ثابت نہیں ہے اور اسکی تحقیق و جستجو بھی واجب نہیں بنا بر ایں مسجد کے فرش کے پتھروں پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔

سوال 604- جب مسجد الحرام خون، پیشاب یا کسی اور نجاست کی وجہ سے نجس ہو جاتی ہے اور ملازمین اس کو پاک کرنے کے لئے جو طریقہ اپناتے ہیں ہماری نظر میں اس طریقے سے پاک نہیں ہوتی ہے تو ایسی حالت میں جو نماز مسجد الحرام کی فرش (گیلی ہو یا خشک) پر پڑھی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک سجدے کی جگہ نجس ہونے پر یقین نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔

سوال 605-کیا کعبہ کے ارد گرد دائرے کی شکل میں (باقی شرائط کی رعایت کرتے ہوئے) نماز جماعت پڑھنا صحیح اور کافی ہے؟

جواب: جو شخص امام کے پیچھے یا اس کے دائیں یا بائیں کھڑا ہے، اس کی نماز صحیح ہے، اور احتیاط مستحب کی بنا پر جو شخص امام کے دائیں یا بائیں طرف کھڑا ہے اسے چاہئے کہ امام جماعت اور کعبہ کے درمیانی فاصلے کی رعایت کرے اور امام سے زیادہ کعبہ سے نزدیک نہ ہو، لیکن جو کعبہ کی دوسری طرف یعنی امام کے مد مقابل کھڑا ہے اس کی نماز صحیح نہیں۔

سوال 606۔ کیا قضا نماز میں اہل سنت کی اقتداصحیح ہے؟

جواب: صحیح نہیں۔

سوال 607۔ اذان اور اقامت کے دوران مسجد الحرام اور مسجد النبی سے باہر نکلنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اس وقت اہل سنت مسجد میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں اور ہمیں باہر نکلتے دیکھ کر باتیں کرتے ہیں اور عیب سمجھتے ہیں؟

جواب: اگر یہ کام دوسروں کی نظر میں اول وقت کی نماز کو کم اہمیت دینے کے مترادف ہو اور بالخصوص یہ بات مذہب کی توہین کا باعث بن رہی ہو توجائز نہیں ہے۔

سوال 608۔ جس شخص نے مکہ مکرمہ میں دس دن اقامت کی نیت کی ہے، وہ عرفات ، مشعر، منی اور اسی طرح ان کے درمیانی فاصلوں میں نماز کو قصر پڑھے گا یاپوری؟

جواب: اگر عرفات جانے سے پہلے اس نے مکہ میں دس روز قیام کا قصد کیا ہے تواقامت ثابت ہونے کے بعد جب تک وہ کوئی نیا سفر انجام نہ دے،اقامت کا حکم باقی ہےاور نماز پوری ہوگیـ عرفات، مشعر الحرام اورمنی جانا سفر شمار نہیں ہوگا۔

سوال 609۔ نماز قصر پڑھنے یا پوری پڑھنے میں اختیار کا حکم پورے شہر مکہ اور مدینہ کے لئے ہے یا مسجد الحرام اور مسجد النبی سے مختص ہے؟ اور یہ کہ ان دونوں شہروں کے نئے اور پرانے محلوں کے درمیان کوئی فرق ہے یا نہیں؟

جواب : قصر اور کامل نماز کے درمیان اختیار ان دونوں مقدس شہروں کے تمام مقامات کے لئے ہے، اور نئے اور پرانے محلوں کے درمیان بھی کوئی فرق نہیں ہے اگرچہ احتیاط مستحب یہ ہے دو نوںمقدس مساجد کے علاوہ دیگر مقامات پر دس دن کی اقامت کے بغیر نماز قصر پڑھے۔

سوال 610۔ کیا مسافر تخییری مقامات (مکہ و مدینہ) میں ظہر و عصر کی نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص تخییری مقامات پر پوری نماز ادا کرنا چاہے، تو وہ یومیہ نوافل بھی پڑھ سکتا ہے۔

سوال 611۔ جوشخص مشرکین سے برائت کے مراسم میں شرکت سے اجتناب کرے، اس کے حج کاکیا حکم ہے؟

جواب: اس عمل سے حج کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، اگرچہ اپنے آپ کو خدا کے دشمنوں سے برائت کے اعلان کے مراسم میں شرکت کی فضیلت سے محروم کیا۔

سوال 612- کیا حیض یا نفاس کی حالت میں عورت مسجدالحرام اور سعی کے راستے کی مشترکہ دیوار پر بیٹھ سکتی ہے؟

جواب: کوئی اشکال نہیں مگر اس صورت میں جب دیوار کا مسجد الحرام کا حصہ ہونا ثابت ہوجائے۔

سوال 613- سیدہ اور غیر سیدہ عورتوں کے یائسہ ہونے کی عمر کیا ہے؟

جواب: یائسہ ہونے کی عمر معین کرنا محل تامل اور محل احتیاط ہے۔ اس مسئلے میں خواتین دوسرے مجتہد جامع الشرائط کی جانب رجوع کر سکتی ہیں۔

سوال 614- اگرکسی کو رؤیت ہلال میں اختلاف کی وجہ سے وقوف اور عید کے دنوں میں شک ہو تو کیا اس کے حج کا کیا حکم ہے؟ کیا دوبارہ حج کرنا ہوگا؟

جواب: اگر وہ اہل سنت کے مفتی کے حکم کے مطابق ذی الحج کی رؤیت پر عمل کرے توکافی ہے پس اگر باقی لوگوں کے ساتھ وقوفات انجام دے تو حج صحیح ہے۔

سوال 615۔ کیا مقام ابراہیم کے پیچھے قرآن کی تلاوت یا دعا اورمستحب نماز میں مشغول ہوکر طواف واجب کی نماز پڑھنے والوں کے لئے جگہ تنگ کرنا جائز ہے؟

جواب: اولیٰ بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ جب طواف واجب کی نماز کے لئے بھیڑ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے مذکورہ عبادتیں انجام نہ دے۔

سوال 616۔ کیا مسجد النبی میں قالین پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سجدہ کے لئے ایسی چیز جس پر سجدہ صحیح ہے- کاغذیا چٹائی وغیرہ- کو سامنے رکھنے سے انسان مورد توجہ قرار پاتا ہے اور نمازی مغرضانہ نظروں کی زد میں آجاتا ہے اور مخالفوں کو مذاق اڑانے کا بہانہ مل جاتا ہے؟

جواب: جس جگہ تقیہ ضروری ہے وہاں پر انسان قالین اور اس جیسی چیزوں پر سجدہ کرے اور ضروری نہیں ہے کہ نماز کے لئے کسی اور جگہ چلا جائے، لیکن اگر اسی مقام پر بغیر زحمت اور تکلیف کے وہ پتھر یا چٹائی وغیرہ پر سجدہ کر سکتا ہو تو بنا بر احتیاط واجب انہی چیزوں پر سجدہ کرے۔

سوال 617۔ کیا مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی فرش کے پتھروں پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ اور کلی طور پر کن پتھروں پر سجدہ کیا جاسکتا ہے؟ اور اینٹ اور مٹی کے برتن پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سنگ مرمر اور اس طرح کے دوسرے پتھر جنہیں تعمیرات یا عمارتوں کی تزئین و آرایش کے

لئے استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح ۔ اینٹ ، چونا، مٹی کے برتن اور سیمنٹ پر سجدہ کرنا صحیح ہے۔ عقیق، فیروزہ، دُرّ وغیرہ پراگرچہ سجدہ بھی صحیح ہے، لیکن مستحب احتیاط یہ ہے کہ ان پر سجدہ نہ کیا جائے۔

سوال 618۔ ایسے پانی سے وضو کرنے کا کیا حکم ہے جو پینے سے مخصوص ہے؟

جواب: جس پانی کا مباح ہونامشکوک ہے، اس سے وضو کرنا صحیح نہیں۔

سوال 619۔ اگر اعلم مجتہد کسی مسئلے میں فتوی نہ دے بلکہ فقط احتیاط واجب قرار دے لیکن فالاعلم (اعلم کے بعد دوسرے مرتبے کا مجتہد) نے احتیاط کا فتوی نہیں دیا ہو تو کیا اعلم کے مقلد کے لئےیہ جاننا ضروری ہے کہ اعلم مجتہد نے اس مسئلہ کو احتیاط واجب قرار دیا ہے اور فالاعلم کی طرف رجوع کرنے کی نیت کرے یا یہی کافی ہے کہ اس نے اپنے شرعی وظیفے کو انجام دیا ہے اور اس کا عمل فالاعلم کے فتوی کے مطابق ہے؟

جواب: اگر اس کا عمل، انجام دیتے وقت ایسے مرجع کے فتوے کے مطابق ہو جس کی شرعی طور تقلید صحیح ہو اور اس مسئلے میں اس کی تقلید پر بنا رکھے تو کافی ہے۔

سوال 620۔ بعض مواقع پر بیت اللہ کے زائرین یا دوسرے مسافر نماز کے وقت ہوائی جہاز میں ہوتے ہیں۔ عام طور پر ہوائی جہاز میں نماز پڑھناطمانینہ اور استقرار کے لئے مانع بھی نہیں ہے۔ چنانچہ نماز کی دوسری شرائط مثلاً قیام، قبلہ، رکوع اور سجود وغیرہ کی رعایت کی جائے اور یہ جانتے ہوئے یا احتمال دیتے ہوئے کہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے مقصد تک پہنچیں گے اور جہاز سے اترنے کے بعد نماز ادا کر سکتے ہیں، کیا جہاز میں نماز ادا کرنا کافی ہے یا نماز میں تاخیر کرنا ضروری ہے اور اگر اس حالت میں نماز پڑھے اور نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی جہاز اتر جائے تو نماز کا دوبارہ ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: اگر بدن کا ساکن ہونا اور استقرار اور رو بہ قبلہ ہونا ممکن ہو تو نماز صحیح اور کافی ہے بلکہ اول وقت کی فضیلت کو درک کرنے کے لئے افضل ہے۔

سوال 621۔ اگر کسی نے مستحب عمرۂ تمتع انجام دیا ہو، لیکن اب وہ حج تمتع انجام نہیں دے سکتا مثلاً ایام تشریق میں حاجیوں کی خدمت کے لئے مکہ میں رہنے کی ذمہ داری ہو تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: وہ مستحب عمرۂ تمتع چھوڑ سکتا ہےاور احتیاط مستحب ہے کہ طوافِ نساء انجام دے۔

سوال 622۔ اگر کوئی حج واجب ہونے کے بعد پاگل ہوجائے تو اس کے حج کے حوالے سےولی کا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اس کے حج کے حوالے سے ولی پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ اگربعد میں عاقل ہو جائے تو خود حج

انجام دےورنہ مرنے کے بعد اس کے مال متروکہ سے نائب مقرر کیا جائے۔

سوال 623۔ ہمیں ایران میں کچھ رقوم دی گئی ہیں تاکہ انہیں مسجد نبوی یا قبور مطہرہ بقیع میں ڈالیں لیکن یہ ممکن نہیں لہذا کیا ہم ان پیسوں کو شیعہ فقراء میں تقسیم کر سکتے ہیں؟

جواب:اگر پیسے دینے والے راضی ہوں تو انہیں شیعہ فقراء پر خرچ کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

سوال 624۔ بہت سارے زائرین خانۂ خدا، مسجد الحرام میں اعتکاف کے مشتاق ہوتے ہیں۔ چونکہ روزہ اعتکاف کے لیے شرط ہےتو کیامکہ مکرمہ میں روزہ کی نذر کر کے اعتکاف کر سکتے ہیں؟

جواب:احتیاطِ واجب کی بناپر نذر وطن یا محل اقامت میں ہونی چاہئے۔

سوال 625۔ اگر کوئی شخص مسجد الحرام میں اعتکاف کرنا چاہے تو کیا جائز ہے کہ اذان صبح سے پہلے تنعیم جا کر احرام باندھے اور پھر باقی اعمال اعتکاف کی حالت میں انجام دے؟ یاد رہے کہ سعی کا مقام مسجد کا حصہ نہیں ہے۔

جواب: وہ احرام باندھ سکتا ہے اور سعی انجام دینے کے لیے مسجد سے باہر جانے میں کوئی اشکال نہیں۔

سوال 626۔ حاجت پوری ہونے کے لئے مدینہ منورہ میں تین دن مستحب روزے رکھنا مسافر سے مخصوص ہے یا مدینہ میں رہنے والوں اور دس دن قصد اقامت کرنے والوں کے لئے بھی مستحب ہے؟

جواب: مسافر کے ساتھ مخصوص نہیں۔سفر کی حالت میں روزہ کو مستثنی کرنے کے لئے مسافر کا ذکر ہوا ہے (چونکہ عام طور پر مسافر سفر میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔)

جتنا ہوسکے مسجد الحرام اور مدینہ منورہ میں وہ اعمال زیادہ اور تکرار کے ساتھ انجام دیں جنہیں خداوند عالم پسندکرتا ہے،یہ ایسے اعمال ہیں جو خالصانہ اور اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ انجام دیے جائیں۔ وہ دعائیں جو وارد ہوئی ہیں یا وہ جو ان مقامات سےمخصوص نہیں ہیں—جیسے دعائے کمیـــلان کا اجتماعی طور پر پڑھنا بہت ہی نیک عمل ہے۔[1]

حج ایک انسان کے لیے معنویت کے بیکراں ماحول میں داخل ہونے کا موقع ہے۔ ہم خامیوں اور مشکلات سے بھرپور اپنی معمول کی زندگی سے خود کو نکال کر صفا، معنویت اور اللہ کی قربت اور ریاضت سے معمور فضا میں لے آتے ہیں۔مناسک حج کے آغاز سے ہی ان چیزوں کوآپ اپنے لئے حرام قرار دیتے ہیں جو معمولا مباح ہوتی ہیں۔ احرام کا مطلب ان چیزوں کو اپنے لئے حرام قرار دینا ہے جو عام اوقات میں جائز اور مباح ہوتی ہیں۔ ان میں بہت ساری چیزیں غفلت کا باعث بنتی ہیں اور بعض زوال کی طرف لے جاتی ہیں۔

ظاہری اور مادی تفاخر کے تمام ذرائع ہم سے چھین لیے جاتے ہیں ؛ سب سے پہلے لباس۔ عہدہ، مقام، رتبہ، اور قیمتی لباس، یہ سب ختم ہو جاتے ہیں اور سب ایک جیسے لباس میں آ جاتے ہیں۔ آئینے میں نہ دیکھیں، کیونکہ یہ خود پسندی اور خود نمائی کا ایک مظہر ہے۔ خوشبو کا استعمال نہ کریں، کیونکہ یہ دکھاوے کا ایک ذریعہ ہے۔ چلتے وقت دھوپ یا بارش سے نہ بھاگیں اور چھت کے نیچے نہ جائیں، کیونکہ یہ آرام طلبی اور آسائش کی علامت ہے۔ اگر کسی ایسی جگہ سے گزریں جہاں بدبو ہو، تو اپنی ناک نہ بند کریں۔ اسی طرح احرام کے باقی تمام کاموں کا بھی یہی مقصد ہے ؛ یعنی اس مدت کے دوران ان تمام چیزوں کو خود پر حرام کر لینا جو آرام و سکون کا باعث بنتی ہیں، یا نفسانی شہوات اور حرام جنسی خواہشات کو ابھارتی ہیں ؛ چاہے وہ چیز فخر و غرور کا ذریعہ ہو یا امتیاز اور فرق پیدا کرنے والی ہو، یہ سب چیزیں ختم کر دی جاتی ہیں۔

پھر بیت اللہ اور مسجد الحرام میں داخل ہوتے ہیں جو پوری سادگی اور سجاوت سے خالی ہونے کے باوجود پرشکوہ اور عظمت سے بھرپور ہے۔اس جلال و عظمت کو اپنی آنکھوں، اپنے ہاتھوں بلکہ پورے وجود سے محسوس کرتا ہے۔ یہ عظمت اور جلال مادی زینت و آرائش نہیں بلکہ ایک ایسی روحانی اور باطنی شان و شوکت ہے جو عام انسانوں کے لیے بیان کرنا بھی ممکن نہیں۔ پھر جب انسان حاجیوں کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا حصہ بنتا ہے، اور ایک مرکز کے گرد گریہ اور خشوع کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کے ساتھ طواف کرتا ہے ؛ پھر صفا و مروہ کی سعی بھی اسی کیفیت میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔ عرفات اور مشعر میں وقوف اور ایام منیٰ کی عبادات بھی اسی طرح ہیں اور یہی حج ہے۔[2]

جو لوگ مکہ جاتے ہیں، وہ ان لمحات کو مکہ کو بازاروں میں گھومنے اور دکانوں کی سیر کی نذر نہ کریں۔ مکہ ان بے اہمیت سرگرمیوں سے بہت برتر و بالا ہے۔ اگر تجارت کا شوق ہے تو بعد میں الگ سے کسی سفر میں جائیں، جہاں چاہیں جائیں۔ لیکن حج کے دوران ان "ایام معلومات" کو اپنے لیے، زیارت کے لیےاور یادِ خدا کے لیے محفوظ رکھیں، اور ان قیمتی دنوں کو بے وقعت کاموں میں ضائع نہ کریں۔ نماز جماعت میں شرکت کریں، اجتماعات میں شریک ہوں، اور حرمین شریفین میں نماز اوّل وقت کی جماعت کے ساتھ ادا ئیگی کو یقینی بنائیں۔ پورےایمان اور پرہیزگاری کے ساتھ حاضر ہوجائیں جو ایرانی قوم کے شایان شان ہو۔[3]

حج کے اہم ترین پہلوؤں میں سے ایک بقائے باہمی ہے۔ ایسے افراد جو ایک دوسرے کو بالکل نہیں جانتے، مختلف ثقافتوں، علاقوں، رنگوں اور زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں یہاں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رہنا ہوتا ہے۔[4]

سیاسی اعتبار سے، حج کا مرکزی محور امت مسلمہ کے اتحاد اور یگانگت کا مظاہرہ ہے۔ مسلمان بھائیوں کی ایک دوسرے سےدوری سے دشمنوں کو موقع ملتا ہے اور امت کے درمیان تفرقے کا بیج پروان چڑھتا ہے۔ امت مسلمہ مختلف قوموں، نسلوں اور مسالک کے پیروکاروں پر مشتمل ہے۔ یہ تنوع، جو زمین کے ایک حساس اور اہم حصے میں جغرافیائی طور پر پھیلا ہوا ہے، خود اس عظیم امت کے لیے ایک قوت بن سکتا ہے۔ یہ تنوع ان کے مشترک ورثے، ثقافت اور تاریخ کو ایک وسیع دائرے میں زیادہ مؤثر اور کارآمد بنا سکتا ہے، اور انسانی و قدرتی صلاحیتوں کو اس امت کی خدمت میں استعمال کر سکتا ہے۔[5]

حج، ان مستکبروں کے مقابلے میں اپنی طاقت کا مظاہرہ ہے، جو فساد، کمزوروں پر ظلم، قتل عام اور لُوٹ مار کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ آج امت مسلمہ کا عظیم پیکر ان کے ظلم و خباثت سے زخمی اور خون آلود ہے۔ حج، امتِ اسلامی کی عسکری اور ایمانی و ثقافتی طاقت کی ایک شاندار نمائش ہے۔ یہی حج کی حقیقت، اس کی روح، اور اس کے اہم ترین اہداف کا ایک حصہ ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جسے امام خمینی کبیرؒ نے "حج ابراہیمی" کا نام دیا تھا۔[6]

وہ "حج ابراہیمی" جو اسلام نے مسلمانوں کو بطور ہدیہ عطا کیا ہے، عزت، معنویت، وحدت اور شکوہ و عظمت کا مظہر ہے۔ یہ حج امتِ اسلامی کی بزرگی اور خدا کی لازوال طاقت پرامت مسلمہ کے اعتقاد کو دشمنوں اور بدخواہوں کے سامنے نمایاں کرتا ہے، اور اُنہیں اُس گندگی، ذلت اور محرومی سے ممتاز و الگ دکھاتا ہے جو عالمی غاصبوں اور مستکبروں نے انسانی معاشروں پر مسلط کر رکھی ہے۔

اسلامی اور توحیدی حج اس نورانی کلام الٰہی کا مظہر ہے: "أَشِدّاءُ عَلَی الْکُفّار رُحَماءُ بَیْنَهُمْ"[7] یعنی کفار کے مقابلے میں سخت اور آپس میں مہربان۔ یہ مشرکوں سے براءت اور اہلِ ایمان کے آپس میں باہمی اُلفت و وحدت ظاہر کرنے کا مقام ہے۔[8]

[1] حج کے منتظمین سے ملاقات کے دوران خطاب، 2022

[2] حج کے منتظمین سے ملاقات کے دوران خطاب، 2007

[3] حج کے منتظمین سے ملاقات کے دوران خطاب، 1993

[4] حج کے منتظمین سے ملاقات کے دوران خطاب، 2022

[5] حج کانفرنس کے موقع پر پیغام، 1995

[6] ایام حج کے موقع پر پیغام، 2019

[7] فتح، آیت 29

[8] ایام حج کے موقع پر مسلمانان عالم کے نام پیغام، 2015